"اسلام میں خوش آمدید" کا دوسرا حصہ

نومسلموں کے لیے ایک تحفہ

نئے مسلمان ہونے والوں کے سوالات وجوابات

مؤلف:

مفتی عبدالنبی حمیدی عطاری

پیشکش

شعبہ فیضانِ اسلام

(دعوتِ اسلامی)

Second Part of “Welcome to Islam”

"اسلام میں خوش آمدید" کا دوسرا حصّہ

A Gift for the Reverts

نومسلموں کے لیے ایک تحفہ

نئے مسلمان ہونے والوں کے سوالات وجوابات

By:

Mufti Abdun Nabi Hamidi Attari

مفتی عبدالنبی حمیدی عطاری

www.dawateislami.net

Presented by:

Department Faizan e Islam

(Dawat-e-Islami)

Contents

پیش لفظ........ 8

ایمان کااقرار کرنا(شہادت دینا)اور عربی جانے بغیر نمازادا کرنا 1

کیافوری طور پر نمازادا کرنے کی ضرورت ہے؟ 4

صرف اسلام ہی کیوں؟ 7

اسلام قبول کرنے کاآسان طریقہ کیاہے؟ 11

اسلام میں عبادت کامقصد 13

اس دور میں خواتین کے لیے اسلامی لباس........ 13

حلال اور حرام 14

شراب اور سور کے گوشت کی فروخت........ 14

مسجد جانے سے ڈرنا........ 16

جمعہ کی نماز 16

میں نے سناہے کہ نمازِ جمعہ میں شرکت کرنافرض ہے۔اگر میرا آجر مجھے نماز میں شرکت کے لیے وقت نہ دے توکیاہوگا؟........ 16

توحید کیاہے؟........ 17

توحید: 17

ہمیں کیوں تخلیق کیاگیاتھا؟........ 17

اسلام کے عمدہ اخلاق 18

کیاسیکھنے کوترجیح دینی چاہیے؟........ 18

مذہبی اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن........ 19

میں کس طرح ایک مسلمان ہونے اور اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے تقاضوں کے درمیان توازن پیدا کر سکتا ہوں؟ 19

حضرت عیسیٰ علیہ السلام 20

اسلام بی بی مریم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ 20

دیگر مذاہب کو برداشت کرنا 24

اجنبیت 25

میڈیا کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں 25

کرسمس کے تہوار کی سرگرمیوں میں حصہ لینا کیسا ہے؟ 26

کرسمس کے تحائف قبول کرنا کیسا ہے؟ 29

کسی غیر مسلم کے جنازے میں شریک ہونا کیسا ہے؟ 33

مختلف اماموں/مذاہب کی پیروی کرنا کیسا ہے؟ 35

اپنے فیملی ممبرز کو اسلام قبول کرنے کی دعوت کیسے دی جائے؟ 35

اسلام میں ٹیٹوز کی حیثیت 37

کیا یہ کہنا کافی ہے کہ 'میں مسلمان ہوں'؟ 39

کیا کوئی عربی نہ سمجھنے کے باوجود نماز پڑھ سکتا ہے؟ 39

اسلام قبول کرنے کی شرائط 40

اسلام قبول کرنے کے بعد پھر کسی اور مذہب کو قبول کر لینا 40

غیر مسلم مرد دوست (بوائے فرینڈ) 42

عیسائیت سے اسلام کی طرف 43

نو مسلم اپنے عیسائی بچّوں کے ساتھ 45

اسکول میں داڑھی رکھنا 46

اسلام قبول کر لینا لیکن تمام فرائض کو پورا نہ کرنا، یا اسلام قبول کرنے کے لیے انتظار کرنا 48

والد کا اسلام قبول کرنے کو پسند نہ کرنا 49

اسلام تو قبول کر لیا مگر سب کچھ کھو دیا 52

غیر مسلم ممالک میں گوشت کے لیے حکم 54

سور کا گوشت کھانا 56
اسلام پر ثابت قدمی سے جمے رہنا 57
اسلام قبول کرنے سے قبل کی قابلِ اعتراض تصاویر 58
بچّوں کے والد تعاون نہیں کر رہے 59
ایک اچھا مسلمان کیسے بنیں؟ 60
مسلمان ملک میں کام کرنے والی عورت 62
سابقہ تعلق سے بچّوں کا والد 63
ہجرت 64
فیملی پریشان کر رہی ہے 65
فیملی کو چھوڑ دینا 66
مسلم ملک یا غیر مسلم ملک میں رہنا 68
والدین مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں 69
نقاب پہننا 70
مسلمان ملک میں کام کرنا 71
اسلام قبول کرنے کا اعلان کیسے کیا جائے؟ 72
کیا انگلش میں قرآن پڑھنے سے ثواب ملتا ہے؟ 73
قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کریں؟ 74
ہندو مذہب اور مردہ جلانے کا عمل 75
گناہ گار ماضی 77
بچّوں کا اسلام قبول کرنا 78
روزہ رکھنے میں مشکل پیش آنا 79
کتے پالنا 80
ایک مسلمان مرد کے لیے صرف 4 بیویاں جائز ہیں 82
چرچ میں عبادت کے لیے مجبور کیا جانا 83

زوجہ اسلام قبول کرنا نہیں چاہتی.......... 87

شراب پینا.......... 88

قانونی طور پر اپنا نام تبدیل کرنا.......... 89

نماز کے اَوقات کا علم نہ ہونا.......... 90

صرف انگریزی زبان میں دعا کرنا کیسا ہے؟.......... 92

ولی (سرپرست).......... 94

جنس مخالف کے ساتھ بات چیت کرنا.......... 95

اسلام قبول کرنے کے لیے انتظار کرنا.......... 96

دور دراز کا تعلق.......... 98

نام کی تبدیلی.......... 99

بوائے فرینڈز اور گرل فرینڈز.......... 99

نماز پر قائم رہنا.......... 100

اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ تعلقات.......... 101

اسلام میں استاد.......... 101

گھر والوں کے ساتھ مذہبی مسائل پر بحث.......... 102

دیگر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کرنا.......... 102

دیگر مسلمانوں کے ساتھ دوستی کا تعلق پیدا کرنا.......... 103

اسلام قبول کرنے کی وجہ سے خاندان اور دوستوں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا.......... 103

شدت پسندی.......... 104

منفی اندازِ فکر کو مثبت اندازِ فکر میں بدلنا.......... 105

حرام گوشت کے لیے استعمال ہونے والے برتن.......... 105

رمضان میں سگریٹ نوشی.......... 106

روزے کے دوران فلمیں دیکھنا.......... 107

روزے کے دوران جنس مخالف کو گلے لگانا.......... 108

گولیوں کے ذریعے حیض کو مؤخر کرنا...109
رمضان میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کے ساتھ سونا...110
ہم اپنی جنسی خواہشات پر قابو کیوں نہیں رکھ پاتے؟...110
صحیح عقائد والے مسلمان کا غلط عقائد والے مسلمان سے شادی کرنا...111
سابقہ ازدواجی تعلق کے ساتھ ملوث شخص سے شادی کرنا...111
نکاح نہ کرنا...112
دو بہنوں سے نکاح کرنا...112
گرل فرینڈ کے کئی مردوں سے تعلقات رہے ہیں...113
حیض کے دوران جنسی تعلقات...113
کنڈوم استعمال کرنا...114
سور کا گوشت کیوں منع ہے؟...114
(1) سور کا گوشت کھانے سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں...116
(2) سور زمین پر سب سے گندے جانوروں میں سے ایک ہے...116
(3) سور سب سے بے شرم جانور ہے...117
مرد دوست شراب پیتا ہے...117
(1) قرآن پاک میں شراب کی ممانعت...117
(2) احادیث میں شراب کی ممانعت...118
اتنے زیادہ فرقے کیوں ہیں؟...119
اسلام اور سماجی مسائل...121
1. میڈیا اسلام کو بدنام کرتا ہے...121
2- ہر کمیونٹی میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں:...121
3. مجموعی طور پر مسلمان سب سے بہتر ہیں:...121
4. گاڑی کو اس کے ڈرائیور سے نہ پرکھیں:...122
"کافر" کا لفظ استعمال کرنا...122

مردے کو جلانا حرام ہے...123
بہت زیادہ سوالات سے بے چینی محسوس کرنا...123
جب لوگ اسلام کو سمجھ نہ رہے ہوں...124
ایک مسلمان بننے میں کتنا وقت لگتا ہے؟...125
اسلام قبول کرنے پر غور کر رہا ہوں مگر ختنہ کا مسئلہ ہے...128
میری نسل کے چند مسلمان...129
اسلام قبول کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا...130
بہت سارے گناہ...131
کیا (ایمان کی) گواہی دیتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟...133
غسل...133
حیض کے دوران (ایمان کی) گواہی دینا...134
گوشۂ تنہائی میں رہ کر اسلام پر عمل کرنا...134
کیا خفیہ طور پر اسلام پر عمل کرنا جائز ہے؟...134
کلمہ شہادت پڑھ لیا تو جنت میں داخلہ ہو جائے گا...135
کیا شہادت دینے کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے؟...136
اسلام میں جو چیز ممنوع ہے اس سے آگاہ ہونا...137
ڈائنوسورز...138
مسجد کی طرف سے مفت کھانے اور پناہ گاہ کی پیشکش...139
غیر مسلم کو تعویذ (رقیہ) دینا...140
جدید (ماڈرن) دنیا میں اسلام کی عظیم کامیابی...141
کیتھولک ہے لیکن تہوار نہیں منا سکتی...143
نفاس کا خون جاری ہونا...145

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پیش لفظ

اسے لازمی پڑھیں

اے نو مسلم بھائی/بہن، الحمدللہ (تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں) کہ اس نے آپ کو اس مبارک دین کی طرف ہدایت دی۔ اسلام واقعی ایک عظیم نعمت ہے اور ہمیں اللہ تعالی کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی؛ یہی راستہ حقیقی کامیابی اور امن کا راستہ ہے۔

میری ایک عاجزانہ نصیحت - جس پر ایک نو مسلم کو سب سے پہلے عمل کرنا چاہیے - یہ ہے کہ وہ ایک ایسے استاد کو تلاش کرے جو صاحب علم اور متقی ہو۔ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جس میں کوئی فرد احکامات کی خود سے ہی تشریح کرنا شروع کر دے؛ یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو ایسے علم پر مبنی ہے جسے حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک طرز زندگی ہے جس پر عمل پیرا ہونا ہے، لیکن بدقسمتی سے اس پر اسلام کے اندر سے بھی اور باہر سے بھی متعدد منفی عناصر کا غلبہ ہے۔ کسی رہنما اور کسی استاد کے بغیر اسلام کی سچائی کو ان بگڑی ہوئی جھوٹی باتوں سے جدا کرنا مشکل ہے جو اسلامی تعلیمات کے نام پر پھیلائی جا رہی ہیں۔

بہت سے نو مسلم، خاص طور پر مغربی ممالک میں، اسلام کو خود سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ کتابوں، انٹرنیٹ کی معلومات، لیکچرز اور ویڈیوز کا سہارا لیتے ہیں، لیکن اس میں بہت سے نقصانات ہیں اور اس سے بچنا چاہیے۔ اگر ہم کسی صاحب علم اور تجربہ کار استاد یا رہنما کے بغیر دین سمجھنے کی کوشش کریں گے تو نفس اور خواہشات کے جال شک و شبہے میں ڈال کر ہمیں آسانی سے گمراہ کر سکتے ہیں۔ اپنے طور پر خود ہی سیکھنا ایک مغربی رجحان ہے، اور چونکہ ہم میں سے بہت سے لوگ مغرب میں پلے بڑھے ہیں یا مغربی ثقافت اور اقدار کے زیر اثر ہیں، لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان مغربی اصولوں کو اسلام پر بھی لاگو کر سکتے ہیں۔ تاہم، اسلام محض مغرب کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ تعالی کا مذہب ہے جو تمام انسانوں کے لیے ہے؛ یہ عالمگیر ہے، لہذا ان مغربی اصولوں کو اس پر کامیابی کے ساتھ لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

صدیوں سے یہ طریقہ رہا ہے کہ روایتی اسلامی تعلیمات براہ راست استاد سے ہی سیکھی جاتی رہی ہیں۔ اس طرح محض کتابی علم نہیں بلکہ حکمت حاصل کی جاتی تھی۔ صرف کتابوں کا مطالعہ کر کے کوئی حکمت حاصل نہیں کر سکتا۔ پڑھ تو کوئی بھی سکتا ہے اور طوطے

کی طرح رٹ بھی سکتا ہے، لیکن کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق پڑھ کر عمل کر سکتے ہیں؟ آج امت مسلمہ کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ پڑھ تو لیتے ہیں اور اسے رٹ بھی لیتے ہیں، لیکن کافی لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ بس ہم نے ان لوگوں سے سیکھنا چھوڑ دیا ہے جو علم اور حکمت رکھتے ہیں۔ اب ہم نے علماء کا شاگرد بننا چھوڑ دیا ہے۔ شاگرد بننے کے لیے عاجزی کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنے استاد پر یقین و بھروسہ رکھنا پڑتا ہے، اسی لیے بہت کم لوگ اس بات کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

استاد کو اچھے اخلاق و کردار اور تقویٰ کے اعلیٰ معیارات قائم کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ استاد کے اچھے اور حقیقی اخلاق و کردار کو جاننے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ اپنی زندگی کیسے گزارتا ہے۔

کیا وہ دین پر عمل بھی کرتا ہے یا اس کے بارے میں محض بات کرتا ہے؟

کیا وہ کہتا کچھ اور کرتا کچھ ہے؟

کیا وہ آپ کو اپنے گھر/ادارے میں مدعو کرتا ہے اور آپ کو محض زبانی کلامی بتاتا نہیں ہے بلکہ عملی طور پر کر کے دکھاتا ہے کہ اسلام پر عمل کیسے کیا جاتا ہے؟

کیا وہ روزانہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے؟

کیا وہ اللہ عزوجل اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر مشروط محبت کرتا ہے؟

کیا وہ مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت و جماعت) کے عقائد کی پیروی کرتا ہے یا اس کا تعلق کسی گمراہ فرقے سے ہے؟

کچھ طریقے ایسے موجود ہیں جن کی مدد سے آپ کسی استاد کی حقیقت و اصلیت کو جان سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے، آج کے دور میں بہت سے لوگ خود کو شیخ اور امام کہتے ہیں، لیکن ان کے پاس اسلام کا بہت کم علم یا حکمت ہوتی ہے؛ کبھی کبھار، ان کے اسلامی عقائد بھی بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لیے استاد کی تلاش میں القابات سے دھوکہ نہ کھائیں۔

اس حوالے سے میرا مقصد کسی کے دل میں خوف پیدا کرنا نہیں ہے، تاہم میں جانتا ہوں کہ ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کی کیا اہمیت ہے اور اگر یہ نہ ملے تو اس کے کیا نتائج ہوتے ہیں۔ اسلام اور اس کی تعلیمات کو سیکھنے کا ہمارا انداز اور ہمیں کس طرح اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے اسلام کی قدر کرنے، اس سے محبت کرنے، اس سے ہماری عقیدت اور - سب سے اہم یہ کہ - اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے میں کامیابی یا ناکامی پر اثر انداز ہوگا۔ علم کے ساتھ حکمت بھی ہوگی تو آپ محض اندھی پیروی نہیں کریں گے بلکہ آپ کے دل میں اسلام کی محبت بھی پیدا ہوگی۔

لہذا، میں آپ کو ترغیب دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ایک اچھے استاد کی تلاش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے اور آپ کی رہنمائی کرے۔ آج کے دور میں، دعوتِ اسلامی سب سے مستند، منظم اور منضبط تنظیم ہے جو آپ کو اسلام سکھانے کے لئے مستند اور بہترین اساتذہ فراہم کرتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ کے علاقے/ شہر میں دعوتِ اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں نہیں ہیں تو آپ دعوت اسلامی سے درج ذیل ویب سائٹ کے ذریعے منسلک ہو سکتے ہیں: www.dawateislami.net

نئے مسلمان کے لئے ابتدائی دن سیکھنے کے اور قدرے پیچیدہ ہوتے ہیں، چنانچہ اس دوران اپنے قریب چند ایسے قابل اعتماد مسلم دوستوں کا ہونا بہت مددگار اور سکون بخش ہوتا ہے جن سے آپ سوالات پوچھ سکیں اور ان کے ساتھ وقت گزار سکیں۔

ایسے مسلمان جو مسلم خاندانوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ عموماً آپ کے ایمان کو بہتر بنانے میں مدد کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ وہ آپ کو ان تفصیلات سے روشناس کراتے ہیں جو آپ کو بہتر مسلمان بننے میں مدد دیتی ہیں۔

اہل سنت مسلمان۔ جو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے، میلاد/ جمعہ اور دیگر کئی اسلامی تقریبات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے پر یقین رکھتے ہیں۔ عموماً مرکزی دھارے میں شامل اور پرامن مسلمان ہیں، اور آپ ان میں انتہا پسند نہیں پائیں گے۔

یہ بات مد نظر رکھنے کی ہے کہ اپنے غیر مسلم عزیزوں کے سامنے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے سے پہلے یہ یقینی بنائیں کہ آپ ان کے ممکنہ رد عمل کے لیے تیار ہیں۔ چاہے وہ خوشگوار ہو یا پھر خوفناک۔ تیار رہنے سے مراد بہت سی چیزوں کی تیاری ہے: اپنے ایمان پر عمل کے لئے بنیادی احکامات کو سمجھنا، ان اعمال کی وجوہات کو سمجھنا جن کا اسلام آپ سے مطالبہ کرتا ہے، اور اس قابل ہونا کہ آپ یہ سمجھ سکیں کہ دنیا میں ہونے والے منفی واقعات کے باوجود جو مسلمانوں سے منسوب کیے جاتے ہیں، اسلام کا حقیقی جوہر امن، منطق، اور اخلاقی خوبصورتی پر مبنی ہے۔

بہت سے کھلے دماغ کے لوگ بھی اس وقت اپنی روشن خیالی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے اور ان کا رویہ منافقانہ ہو جاتا ہے جب ان کا سامنا مذہب کی تبدیلی جیسے پیچیدہ مسئلے سے پڑتا ہے۔ ایسے لوگ جو عام حالات میں خاصے معقول، تعلیم یافتہ اور پختہ کار ہوتے ہیں بد قسمتی سے ان کی شخصیت اس وقت مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے جب ان کا کوئی عزیز ایسا مذہب قبول کر لیتا ہے جو ان کی سمجھ میں پوری طرح نہیں آپاتا یا اسے وہ پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ یہ آپ کے اور ان کے بھی بہترین مفاد میں ہے کہ آپ اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں ان سے اس وقت تک بات نہ کریں جب تک دین کے فہم کے حوالے سے آپ کے اندر اعتماد پیدا نہ ہو جائے ۔ اس وقت، ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ اسلام نے آپ کو بدتر یا کمتر نہیں بنایا ہے، بلکہ در حقیقت آپ کو نمایاں طور پر بہتر کیا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ یاد رکھیں کہ بہترین تعلیم عملی مثال کے ذریعے ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ اسلام سے متعلقہ دقیانوسی تصورات پر قابو پائیں اور مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کم ہو، تو ایک مثالی مسلمان کا عملی نمونہ بنیں۔ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بردباری اور تحمل مزاجی سے پیش آئیں، صدقہ و خیرات کرتے رہیں، لوگوں کی مدد کریں اور ان کے ساتھ پرامن انداز میں رہیں۔ اپنے نئے ایمان کے بارے میں سوالات کے جوابات دینے کے لیے تیار رہیں، لیکن ایسے سوالات کا جواب دینے کے لئے اپنے اوپر دباؤ محسوس نہ کریں جن کے جوابات فی الحال آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ اپنے مسلمان بھائیوں یا بہنوں کے ساتھ منسلک رہیں، اپنی نماز کا خیال رکھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ آپ کے لیے آسان ہوتا جائے گا۔

ملاقات کے وقت مسلمان ایک دوسرے کے لئے جو الفاظ ادا کرتے ہیں اسے سلام کہتے ہیں۔ یہی اسلام کی حقیقی برکت بھی ہے۔ زندگی میں صحیح راستے کے انتخاب سے جو سکون ملتا ہے وہ بے مثال ہے۔ کوئی آپ کو یہ نہیں بتا سکتا کہ آپ کو صحیح راستہ مل گیا ہے۔ آپ کو خود ہی اس کا پتہ چل جائے گا جب آپ اپنی روح کے اندرونی سکون کو پالیں گے۔ ایسی خوشی ملے گی جسے مشکلات بھی ختم نہیں کر سکتیں، اور اس احساس کا یقین ہو گا کہ محض ایک مذہب ہی نہیں بلکہ آپ کو زندگی کا ایک راستہ مل گیا ہے۔

الحمد للہ!

اسلام کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے آپ ایک ہی لقمے میں حلق سے نیچے اتار لیں؛ یہ زندگی بھر کے لئے روزانہ کے ایسے کھانے کی طرح ہے جس کا لطف اٹھانا ہے، اس کا مزہ لینا ہے اور اسے ہضم بھی کرنا ہے۔ اگر آپ اسے جلدی جلدی کھانے کی کوشش میں ایک ہی بڑے لقمے کی شکل میں حلق سے اتارنے کی کوشش کریں گے تو آپ کا معدہ بگڑ جائے گا اور الٹی کی صورت میں کھانا باہر آ کر آپ کو بیمار بھی کر سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ پھر دوسرا لقمہ لینے کو آپ کا دل بھی نہ کرے۔

اگر آپ تھوڑی مقدار میں اور بہت آہستہ آہستہ کھائیں گے تو آپ ہمیشہ بھوکے رہیں گے اور کبھی پیٹ نہیں بھرے گا۔ اور جب کوئی آ کر آپ کو میٹھا اور جنک فوڈ پیش کرے گا (جیسا کہ شیطان کرتا ہے) تو آپ اس کی طرف للچائیں گے اور پھر یہ ہو گا کہ اچھے کھانے کی طرف آپ کی رغبت نہیں رہے گی کیونکہ اب آپ کو جنک فوڈ میں مزہ جو آنے لگا ہے۔

لیکن اگر آپ کی غذا متوازن ہو گی (مقدس تحریروں کا مطالعہ کرتے رہیں گے، یعنی قرآن، حدیث اور دیگر مستند اسلامی لٹریچر؛ دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ تعلق رکھیں گے؛ جو سیکھا اس پر عمل کرتے رہیں گے)، تو آپ شکم سیر اور صحت مند محسوس کریں گے اور آپ کی زندگی آسودہ ہو گی۔

اے نومسلموں اور نئے مسلمان ہونے والے بھائیوں / بہنوں، میں آپ کے انتخاب اور خوش ذوقی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ابتداء میں راستہ ذرا پتھریلا ہو گا لیکن آپ نے یہ یاد رکھنا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ آپ کو آزما رہا ہے کہ آیا آپ اس نعمت کے صحیح حقدار بھی تھے؛ تھوڑے عرصے میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ مسکرائیں گے، روئیں گے، پریشان بھی ہو جائیں گے، اور بالآخر اس دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ مسرور شخص بھی آپ ہوں گے۔ کچھ عرصے میں آپ کو کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا کہ آپ نے زندہ رہنے کے لئے بہترین راستے کا انتخاب کیا تھا۔ یہ آپ کو کوئی نہیں بتائے گا، لیکن اپنے اندر گہرائی میں آپ اس بات کو جان لیں گے۔

آپ کا خیر خواہ

عبد النبی حمیدی عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ایمان کا اقرار کرنا (شہادت دینا) اور عربی جانے بغیر نماز ادا کرنا

سوال 1:

اگر مجھے عربی نہیں آتی تو اپنے ایمان کا اقرار کیسے کروں؟

مجھے عربی نہ سمجھ آتی ہے اور نہ ہی پڑھنا آتی ہے تو میں پنج وقتہ نماز کیسے ادا کروں؟

آخر میں، کیا مجھے اپنا نام تبدیل کرنا ہوگا؟

جواب:

اول: اس وقت، جبکہ آپ یہ سطریں پڑھ رہے ہیں، اس مذہب کو قبول کرنے کے لیے آپ کے لیے صرف یہ ضروری ہے کہ 'الشھادتین' یعنی ایمان کی دو گواہیوں اور تصدیقات کو اپنی بہترین صلاحیت کے ساتھ ادا کریں۔ عربی حروف کا کامل تلفظ ضروری نہیں ہے، چنانچہ آپ کی مدد کے لیے درج ذیل فقرے انگلش حروف میں نقل کئے جارہے ہیں:

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ *Ash-hadu Allaa-ilaaha illallaah* (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ *Ash-haduanna Muhammad-ar-Rasoolu-llaah* (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) ان کو ادا کرنے کے بعد، آپ کو فوراً غسل کرنا چاہیے، اپنی ناک میں پانی ڈالیں یہاں تک کہ وہ ناک کی سخت ہڈی تک پہنچ جائے اور اپنے منہ کے اندر کے حصّے کو اچھی طرح سے صاف کریں تاکہ پاکیزگی حاصل ہو سکے؛ اور اپنی معمول کی نمازیں پڑھنے کی تیاری کریں، جو ایمان کے اعلان کے ساتھ ہی آپ پر فرض ہو جائیں گی۔

دوم: اگر آپ نے ابھی تک نماز ادا کرنے کا طریقہ اور اس کے لوازم نہیں سیکھے ہیں (یعنی کم از کم نماز کے حرکات و سکنات)، تو اس پیغام کے ساتھ ان کی ایک تفصیلی وضاحت منسلک کی گئی ہے جس سے آپ سیکھ سکتے ہیں۔

جو آپ سے فی الحال مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ نماز کے آغاز اور ہر حرکت کے درمیان اَللّٰہُ اَکْبَرْ(یعنی اللہ کی بڑائی) کہیں۔ قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کے دوران، آپ کو یہ کہنا چاہیے:

سُبْحٰنَ اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرَ

"Subhaan Allah Wal-hamdu-lillaah Wa-laa-ilaaha Illa-llaa-hu Wallaa-hu Akbar."

(پاکی اللہ کے لئے ہے، حمد اور شکر اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔) پھر، نماز کو ختم کرنے کے لیے، اپنے سر کو پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب موڑیں، ہر بار یہ کہتے ہوئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

"As-Salaam-u 'Alaykum Wa Rahma-tullah."

اگر کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت بالکل نہیں کر سکتا یا اسے سیکھنے سے قاصر ہے، یا وہ نیا نیا مسلمان ہوا اور نماز کا وقت آ گیا ہے اور اس کے پاس سیکھنے کا وقت نہیں ہے، تو اس کے لئے درج ذیل حدیث میں رعایت دی گئی ہے:

روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفا رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، 'ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، "یا رسول اللہ، مجھے قرآن مجید سے کچھ سکھا دیں جو میرے لئے کافی ہو، کیونکہ میں پڑھ نہیں سکتا۔" آپ نے فرمایا، "کہو:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

"Subhaan-Allaah wal-hamdu Lillaah wala-ailaaha ill-Allaa-hu wa-llaah u akbar walaa hawla walaa quwwata illa Billaah"

(یعنی، پاکی اللہ کے لئے ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی طاقت اور قوت نہیں۔)

اس آدمی نے اپنے ہاتھ سے پکڑنے کا اشارہ کیا (یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اس نے بہت کچھ سیکھ لیا ہے) اور کہا، "یہ تو میرے رب کے لئے ہے، میرے لئے کیا ہے؟" آپ نے فرمایا، "کہو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِی وَعَافِنِیْ

Allaahummaghfir-lee warhamnee wahdinee war zuqnee wa ‘aafinee

(یعنی،اے اللہ،مجھے معاف فرما،مجھ پر رحم کر،مجھے ہدایت دے،اور مجھے رزق اور اچھی صحت عطا فرما).اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑنے کا اشارہ کیا اور کھڑا ہو گیا۔'(النسائی،924؛ ابوداؤد،832)

علامہ ابن قدامہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا،

اگر کوئی شخص بالکل بھی قرآن نہیں جانتا،اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اسے سیکھ بھی نہیں سکتا،تو اسے یہ لازمی کہنا چاہیے:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

(پاکی اللہ کے لئے ہے،تعریف اللہ کے لیے ہے،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی طاقت اور قوت نہیں)،کیونکہ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، "میں قرآن کی کوئی چیز نہیں سیکھ سکتا،تو مجھے کچھ ایسا سکھادیں جو میرے لئے کافی ہو۔" آپ نے فرمایا،" کہو:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

آدمی نے کہا، "یہ تو میرے رب کے لئے ہے،میرے لئے اس میں کیا ہے؟" آپ نے فرمایا،" کہو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِی وَعَافِنِیْ

(یعنی،اے اللہ،مجھے معاف فرما،مجھ پر رحم کر،مجھے ہدایت دے،اور مجھے رزق دے،اور مجھے اچھی صحت عطا فرما)۔ لیکن اسے صرف پہلے پانچ جملے کہنے سے زیادہ کچھ نہیں کرنا،کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف یہی فرمایا تھا،اور آپ نے اسے مزید تبھی بتایا جب اس نے اور طلب کیا۔

علامہ ابن قدامہ رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا،

کسی شخص کے لئے یہ کافی ہو سکتا ہے کہ وہ الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لئے)،لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہے،کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا،"جو کچھ تم قرآن سے جانتے ہو وہ پڑھو،ورنہ

اللہ کی حمد، اس کی توحید اور بڑائی بیان کرو۔"(المغنی، 290,289/1)(ابو داؤد، حدیث 861)

اس طریقے سے نماز کی ادائیگی کرنا آپ کے لئے اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ آپ نماز کی ہر حرکت اور مقام میں کہے جانے والے اذکار کو سیکھ اور حفظ نہ کرلیں۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ نے فقہ حنفی کے حوالے سے اس مسئلے کی وضاحت اس طرح کی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نو مسلم کو نماز میں قرآن کی تلاوت کے متعلق نصیحت فرمائی؛ ترمذی میں مذکور ہے، 'جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو، تو اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو۔ پھر کلمہ شہادت پڑھو، اور پھر تکبیر "اللہُ اَکبر" (اللہ سب سے بڑا ہے) کہو۔ اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہے تو اس کی تلاوت کرو، ورنہ تحمید "الحمد للہ" (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں)، تکبیر "اللہُ اَکبر" (اللہ سب سے بڑا ہے) اور تہلیل "لاالہ لااللہ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھو۔

مذکورہ حدیث کی شرح میں حکیم الامت، محترم مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو قرآن کا کوئی بھی حصہ زبانی یاد نہیں ہے تو قرآن کی جگہ اسے یہ پڑھنا چاہئیے:

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

فقہاء اسلام فرماتے ہیں، 'ایسا نو مسلم جو ابھی تک قرآن پاک کے کچھ حصے یاد نہیں کر سکا، اسے قرآن کی جگہ یہ دعا پڑھنی چاہیے۔' (مراۃ، جلد 2، ص 27، باب نماز کا طریقہ)

سوم: جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو اپنا نام تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے، بشرطیکہ اس کے نام کے کوئی ناپسندیدہ، غیر اخلاقی یا گستاخانہ معنیٰ نہ ہوں۔

کیا فوری طور پر نماز ادا کرنے کی ضرورت ہے؟

سوال 2:

اگر کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے، تو کیا اسے فوراً نماز ادا کرنا شروع کرنی چاہیے؟ بعض ممالک میں اسلام قبول کرنا بہت سے لوگوں کی نظر میں بڑا جرم ہے۔ اگرچہ سب تو نہیں لیکن کچھ لوگ اپنے گھر میں فوراً نماز ادا نہیں کر سکتے۔ بعض لوگ دوسروں

کے گھروں میں خفیہ طور پر نماز ادا کرتے ہیں لیکن سب کو یہ موقع میسر نہیں ہوتا۔ وہ مساجد میں نہیں جا سکتے کیونکہ ان پر نظر رکھی جائے گی۔ تو کیا وہ چند ہفتوں کے لئے نماز کو ملتوی کر سکتے ہیں تاکہ وہ اسلام کے بارے میں مزید سیکھ سکیں یا یہ ضروری ہے کہ فوراً انہیں نماز ادا کرنے کی تعلیم دی جائے؟

ہم ایک چھوٹا سا گروپ ہیں جو غیر مسلموں کو (اسلام کی) دعوت دینے میں مصروف ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ ہمیں نتائج مل رہے ہیں، لیکن اب ہمارا سامنا مذکورہ بالا مسائل سے ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان مسائل کو کس طرح حل کیا جبکہ ایمان کی کیفیت مختلف لوگوں میں مختلف ہوتی ہے۔

جواب:

سب سے پہلے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جس چیز کی طرف سب سے پہلے بلایا جانا چاہیے وہ یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔ لہذا، جو کوئی اس کو قبول کرے اور اسلام قبول کرے، اس پر نماز اور پھر اسلام کے دیگر ارکان ادا کرنا فرض ہو جاتے ہیں۔

اس کے بارے میں ثبوت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس ترتیب کی وضاحت فرمائی جب آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا: "یقیناً تم اہل کتاب کے لوگوں سے ملوگے، تو انہیں سب سے پہلے اللہ کی وحدانیت پر ایمان لانے کی دعوت دو۔ اگر وہ اس حقیقت کو تسلیم کر لیں، تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

اگر وہ نماز پڑھیں، تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوۃ (فرض صدقہ) ادا کرنے کا حکم دیا ہے، جو امیروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے۔ اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں، تو ان سے زکوۃ وصول کرو، لیکن ان کی بہترین دولت میں سے نہ لینا۔"

(صحیح البخاری، حدیث 6937؛ صحیح مسلم، حدیث 4980)

جو شخص اسلام قبول کرتا ہے، اس پر نماز ادا کرنا فرض ہے جو ایمان کی دو شہادتوں کے بعد سب سے بڑی فرض عبادت ہے۔ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو ظلم وستم کا شکار ہو اور اپنے دینی اعمال جیسے نماز کو ظاہر کرنے میں قادر نہ ہو، تو اس کو نماز چھپ کر ادا کرنی چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادا کرتے تھے جب مکہ میں ان پر ظلم ڈھایا جاتا تھا۔

یہ بھی معتبر روایت سے ثابت ہے کہ وہ صبح کی تاریکی میں گھر سے نکلتے اور وضو کر کے نماز فجر ادا کرتے تھے۔ تاہم، جو شخص اپنی دینی عبادات ادا کرنے سے قاصر ہو، اس پر فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد ایسے مقام پر ہجرت کرے جہاں وہ آزادانہ طور پر اپنے دین پر عمل کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو۔

(پارہ:21،العنکبوت:۵۶)

امام القرطبیؒ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"یہ آیت مکہ میں ایمان لانے والوں کو ہجرت کرنے کی ترغیب دینے کے لیے نازل کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ اس کی زمین وسیع ہے اور یہ کہ کافروں کے ہاتھوں تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے ایک جگہ پر رہنا مناسب نہیں ہے۔"

تاہم، تکلیف کے باعث نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی کے لیے نماز چھوڑنے کا کوئی جواز ہوتا، تو مجاہدین (جو اللہ کی راہ میں میدان جنگ میں لڑتے ہیں) اس سے مستثنیٰ ہوتے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نماز قائم کرنے کا حکم دیا جیسے کہ سورۃ النساء کی آیات 102-103 میں آیا ہے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے، وہ نماز خفیہ طور پر ادا کرتے تھے اور جب انہیں ظلم وستم ڈھایا گیا، تو انہیں ہجرت کا حکم دیا گیا، مگر انہیں نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

سوال کرنے والے اور وہ لوگ جو اسلام کی دعوت دیتے ہیں، انہیں لوگوں پر یہ واضح کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزما کر سچوں کو جھوٹوں سے ممتاز کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔ اور بیشک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔

(پارہ:۱،العنکبوت:2-3)

لہٰذا، جو لوگ اسلام کی دعوت دیتے ہیں، انہیں نئے مسلمان ہونے والوں کو اس بات کے لیے تیار کرنا چاہیے اور انہیں صبر کی تلقین کرنی چاہیے، اور یہ یاد دلانا چاہیے کہ برکت والا انجام نیک لوگوں کا ہوگا۔

صرف اسلام ہی کیوں؟

سوال 3:

میں کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوا ہوں، میرے دوست اور خاندان والے مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ سوالات جیسے کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ اسلام سچ ہے اور دوسرے مذاہب نہیں؟ براہ کرم میری مدد کریں تاکہ میں ان لوگوں کو جو مجھ سے سوال کرتے ہیں، ان کا جواب دے سکوں۔

جواب:

1. اسلام واحد مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ کو واحد مانتا ہے۔ یہ عقیدہ صرف مسلمانوں کا ہے اور یہ بالکل منطقی ہے۔
2. یہ واحد مذہب ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت پر یقین رکھتا ہے۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کی، نہ کسی بت کی، نہ کسی فرشتے کی، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی۔
3. قرآن مجید میں کوئی تضاد نہیں ہے۔
4. اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کسی ایک سورہ جیسی سورہ بنا کر دکھائیں۔ اور اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایسا کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ آج تک کوئی اس چیلنج کا جواب دینے کے قابل نہیں ہوا۔
5. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے سب سے زیادہ بااثر انسان تھے۔ ایک غیر مسلم مصنف کی لکھی ہوئی کتاب "The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History " میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نمبر پر رکھا گیا، جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیسرے نمبر پر تھے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی تھے۔

کچھ نومسلموں نے درج ذیل بیانات دیے ہیں؛ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلام حق کا دین کیوں ہے۔

1. ایک سچا خدا

میں نے اسلام قبول کیا کیونکہ کرہ زمین پر اسلام واحد دین ہے جو ایک سچے خدا کے تصور پر مضبوطی سے یقین رکھتا

اور اس پر عمل کرتا ہے۔اسلام میں ایک خدا کا تصور بہت واضح ہے اور اس کی پوری بنیاد توحید پر ہے۔ میں نے کئی مذاہب کا مطالعہ کیا اور یہ پایا کہ ان میں سے ہر مذہب کے خدا کے اوپر ایک اور خدا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، عیسائیوں کا ماننا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا ہیں، لیکن حضرت عیسیٰ کے بھی ایک خدا تھے جو ان سے برتر تھے۔اسلام میں، اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی باپ ہے نہ بیٹا، اور کوئی بھی اس کے برابر یا اس سے برتر نہیں ہے۔

2. اسلام میں اللہ کی بہت اہمیت ہے

مسلمانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی اہمیت کسی بھی دوسرے شخص کے اس کے معبودوں سے کہیں زیادہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ مسلمان ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے دل ودماغ میں رکھتے ہیں۔ایک حقیقی اسلامی معاشرے میں، اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ پہلی ترجیح دی جاتی ہے۔

3. اللہ کی کوئی تصویر نہیں ہے

جب ایک اسلامی تنظیم کے تحت غیر مسلموں کے لیے مسجد کے دورے کا اہتمام کیا گیا تو پہلی بار مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی تصویر نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جب میں نے یہ وضاحت سنی کہ وہ قادر مطلق، علم والا اور سب پر غالب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں تو یہ بات مجھے بہت متاثر کن لگی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

4. (بائبل کے) احکام میں خدا ایک ہے

بائبل کے دس احکام میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ خدا صرف ایک ہے اور ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے، لیکن ہم ان احکام پر عمل نہیں کرتے، جبکہ میں نے یہ تصور بہت واضح طور پر صرف قرآن پاک میں پایا؛ یہی وجہ ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا۔

5. نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم فرمانا

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانوں، خصوصاً غلاموں، عورتوں، جانوروں اور ماحول وغیرہ کے ساتھ بے پناہ رحمت وشفقت وہ بنیادی وجوہات تھیں جنہوں نے مجھے نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے سچ کو قبول کرنے پر آمادہ کیا۔

6. مسلمان نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی روزمرہ زندگی میں پیروی کرتے ہیں

میں ایک مشترکہ رہائش میں رہ رہا تھا اور میرے ساتھ مسلمان روم میٹس تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ہمیشہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اسلوب سے متاثر ہیں اور اُسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح داڑھی رکھنے سے لے کر گھر میں داخل ہونے، آئینے میں دیکھنے تک، یہ سب چیزیں مجھے نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی پیروی کرنے میں مددگار ثابت ہوئیں۔

7. اسلام تمام پیغمبروں کو مانتا ہے

مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ مسلمان اللہ کے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں جن کا ذکر مقدس بائبل میں ہے، جیسے حضرت ابراہیم، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام ایک ہی مذہب کی پیروی کرتے تھے اور اللہ کے واحد ہونے کا پیغام لائے تھے۔

8. قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتا ہے

مجھے یہ علم نہیں تھا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے یہ سنا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں، اور ان کا ذکر قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے، اور ہر مسلمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اور ان کا احترام کرنا فرض ہے تو میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور میں نے پایا کہ قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتا ہے اور ان کی شخصیت کی ایک واضح تصویر پیش کرتا ہے اور یہ بات میرے اسلام قبول کرنے کا محرک بنی۔

9. قرآن مجید میں تحریف نہیں کی جاسکتی

مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے اور ہزاروں مسلمان قرآن کو حفظ کر چکے ہیں۔

10. مسجد میں تصاویر نہیں ہوتیں

میں اور بیس دیگر غیر مسلموں کو ایک مسجد میں لے جایا گیا تھا۔ یہ ایک گہرا روحانی سفر تھا۔ وہاں ہمیں بتایا گیا کہ مسلمان کسی بھی بت کی پوجا کیوں نہیں کرتے؛ وہ مسجد میں کوئی تصویر نہیں رکھتے۔ مسجد کے گائیڈ نے ہمیں بہت اچھے طریقے سے مسجد کے بارے میں سمجھایا۔ اس تجربے نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔

11. غیر مسلم والدین کے ساتھ حسن سلوک

میں اسلام میں دلچسپی رکھتا تھا مگر اس کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کیونکہ میں اپنے والدین سے محبت کرتا تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا، اور میں ہی ان کا واحد روزگار کا ذریعہ تھا۔ ایک بار اسلام کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے، ایک مبلغ نے مجھے بتایا کہ اسلام ہمیں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے، چاہے وہ غیر مسلم ہوں۔ یہ جان کر میں نے اسلام قبول کر لیا۔

12. زنا سے بچنا

میرے ضلع کی وہ لڑکیاں جو مسلمان ہوئیں، وہ لڑکوں کے ساتھ دوستی نہیں رکھنا چاہتیں اور ہمیشہ ناجائز جنسی تعلقات سے دور رہتی ہیں، وہ لڑکوں سے میل جول نہیں رکھتیں اور اسے ناجائز سمجھتی ہیں۔ اس رویے نے مجھے اسلام کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب دی، اور میں نے اسلام کو اپنے دین کے طور پر قبول کر لیا۔

13. اسلام میں عورت کی عزت

جب میں ایک مسلم ملک گیا، تو میں عورتوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہاں عورتوں کی عزت کرنے کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے۔ عورتیں کام کرتی ہیں، پروفیشنل ملازمتوں میں شامل ہیں اور ہر جگہ ان کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے انہیں سپورٹ کیا جاتا ہے۔ ان سے براہ راست بات کرنا بھی نازیبا سمجھا جاتا ہے۔ عورتوں کو یہاں اپنی عزت کے حوالے سے دنیا کے کسی بھی دوسرے مقام سے زیادہ تحفظ حاصل ہے۔ ان پر کمانے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی کیونکہ مرد اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں؛ ان کی کمائی صرف ان کی اپنی ہوتی ہے۔

14. اسلام میں خاندانی زندگی

میری بہن مسلمان ہوئی اور ایک مسلمان شخص سے شادی کر لی اور ان کی خاندانی زندگی نہایت خوشگوار اور منظم

ہے۔میں ہر ہفتے کے آخر میں ان کے گھر جاتا ہوں اور ان سے دینی معاملات پر گفتگو کرتا ہوں۔وہ مجھے اسلام کے بارے میں ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ان کی خوبصورت خاندانی زندگی دیکھنے کے بعد میں نے اسلام قبول کرلیا۔

15.اسلام میں قواعد وضوابط

اسلام میں مسلمانوں کے لیے بے شمار قواعد وضوابط ہیں جو انہیں اپنی زندگی کو بہتر بنانے اور ان اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔اس کے برعکس، ہمارے ہاں زیادہ قواعد وضوابط نہیں ہیں، اور ہم اپنی زندگی اپنی خواہشات اور مرضی کے مطابق گزارتے ہیں۔اسلام کے چند اصولوں پر عمل کرنے سے میری زندگی میں مستقل مزاجی آئی، میں نے اپنے طور طریقوں کو درست کیا اور اسلام قبول کرلیا۔

16.اسلام میں شراب حرام ہے

میرا تعلق ایک عیسائی خاندان سے ہے اور میں ایک مسلم ملک میں تعلیم حاصل کررہا ہوں۔میرے والد روزانہ سونے سے پہلے شراب پیتے ہیں۔وہ بہت زیادہ شراب پیتے ہیں اور ان کا رویہ بدل جاتا ہے۔ہمارے گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑے اور چیخ وپکار عام تھی۔یہی وجہ تھی کہ میں زیادہ تر وقت اپنے مسلمان پڑوسی کے ہاں گزارتا، جہاں پر سکون اور خوبصورت ماحول ہوتا تھا۔اسی دوران میں نے اسلام کا مطالعہ کیا اور اسے قبول کرلیا۔

17.آخرت کی زندگی کا تصور

اسلام میں آخرت کی زندگی کا تصور ہمارے دوبارہ جنم لینے اور روحوں کے دوبارہ جنم لینے کے نظریے کے مقابلے میں نہایت عملی اور منطقی ہے۔اسلام کے مطابق مرنے کے بعد اپنے ایمان اور اعمال کے لیے جواب دہ ہونا ہمیں اس دنیا میں ایک ذمہ دار انسان بناتا ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا خوف اور شعور رکھنے والا بناتا ہے۔

اسلام قبول کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

سوال 4

میرا تعلق مراکشی نسل سے ہے اور میری بیوی انگریز ہے۔ہماری شادی کو 10 سال ہو چکے ہیں اور ہمارے دو بیٹے ہیں۔ہم ایک

چھوٹا سا مسلم خاندان ہیں؛ ہم سب نماز ادا کرتے ہیں اور اپنے دین پر عمل کرتے ہیں، الحمدللہ۔ تاہم، میری بیوی کہتی ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا ہے، لیکن وہ صرف کبھی کبھار ہی نماز ادا کرتی ہیں۔

براہ کرم میری مدد کریں کیونکہ میرا علم کسی کو اسلام قبول کروانے کے بارے میں محدود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایک آسان اور مختصر کتاب - یا کتابیں - فراہم کریں جو ایک مضبوط مسلمان بننے کے بارے میں ہوں۔ میں نے اس کے لیے جو کتابیں لیں، وہ اس کے لیے بہت پیچیدہ تھیں۔ میں نے اس کے لیے کچھ کہانیاں انگریزی میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ انہیں اس طرح نہیں سمجھ پائی جیسے سمجھنی چاہییں۔ اس کا دل بہت نرم اور مہربان ہے۔ براہ کرم میری اور اس کی مدد کریں۔

جواب

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ اس نے آپ کی زوجہ کو ہدایت دی اور اسے صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اسے نماز قائم کرنے اور اسلام کے دیگر فرائض کو پورا کرنے میں مدد دے۔ نیز، ہم آپ کی ان کوششوں کی قدر کرتے ہیں جو آپ اپنے خاندان کی دیکھ بھال کے لیے کر رہے ہیں اور یہ آپ پر ایک فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیں گے، اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے۔

(پارہ:16، طٰہٰ:132)

اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والوں اپنی جانو اور گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(پارہ:28، التحریم:6)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کے زیر نگرانی افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا؛ ایک مرد نگہبان ہے اور اس سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" [صحیح البخاری، حدیث 6719]

آخر میں، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی زوجہ کے لیے مکتبہ مدینہ (دعوتِ اسلامی کے پبلیشنگ ڈیپارٹمنٹ) کی کتاب "Welcome to Islam" حاصل کریں۔ آپ اس کتاب کو اس ویب سائٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں:
www.dawateislami.net

اسلام میں عبادت کا مقصد

سوال 5:

اسلام میں عبادت کا کیا مقصد ہے؟

جواب:

اسلام میں عبادت کا مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ لہٰذا عبادت، چاہے وہ نماز ہو، روزہ ہو، یا صدقہ ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے تاکہ جب انسان کا اللہ تعالیٰ سے سوچ اور عمل کے ذریعے تعلق پیدا ہو جائے، تو وہ دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے ایک بہتر مقام پر ہو۔

اس دور میں خواتین کے لیے اسلامی لباس

سوال 6:

کیا جدید دور میں مسلمان خواتین کے لیے اسلامی لباس مناسب ہے؟

جواب

اسلامی لباس جدید تقاضوں کے مطابق ہے اور اسے پہننا آسان ہے۔ مسلمان خواتین اسلامی لباس پہن کر بغیر کسی مشکل یا رکاوٹ کے کام کرتی ہیں اور پڑھائی کرتی ہیں۔ بس ذہنی طور پر مضبوط رہیں، کوئی آپ کے بارے میں رائے قائم نہیں کرے گا۔

حلال اور حرام

سوال 7:

حلال اور حرام کیا ہے؟

جواب:

حلال ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کی اجازت ہے یا یہ جائز ہے۔ حلال کا الٹا حرام ہے، جس کا مطلب ہے ناجائز یا ممنوع۔ اگرچہ یہ اصطلاح زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق استعمال کی جاتی ہے، لیکن جب خاص طور پر کھانے کے حوالے سے استعمال ہوتی ہے تو حلال اس کھانے کو کہا جاتا ہے جو ممنوع نہ ہو۔ گوشت کی مصنوعات کے حوالے سے حلال کا مطلب ہے کہ جانور کو اسلامی اصولوں کے مطابق ذبح کیا گیا ہو، جس میں ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام پڑھنا شامل ہوتا ہے۔

شراب اور سور کے گوشت کی فروخت

سوال 8:

کیا مسلمان سور کا گوشت اور شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

جواب:

ایسی اشیاء کی تجارت کرنا جو عموماً گناہوں کے ارتکاب کے لیے استعمال کی جاتی ہیں، حرام ہے۔ ایسی چیزوں کی مثالیں سور کا گوشت، نشہ آور اشیاء، اور دیگر عمومی طور پر ممنوعہ کھانے ہیں، اسی طرح بت، صلیب، مجسمے اور اس طرح کی دیگر چیزیں بھی شامل ہیں۔ ایسی اشیاء کی فروخت یا تجارت کی اجازت دینا گویا ان اشیاء کو لوگوں کے درمیان پھیلانا اور ان کی ترویج کرنا ہے، اور اس کے نتیجے میں لوگوں کو حرام کام کرنے کی ترغیب دینا ہے، جب کہ ان کی فروخت کو ممنوع قرار دینا گویا ان اشیاء کو دبا دینا اور نظر انداز کرنا ہے، جس سے لوگوں کو ان سے دور رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، مردار جانوروں کا گوشت، سور کا گوشت اور بتوں کی فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔" (صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 779، حدیث 2121)

کیا یہ لازمی ہے کہ ایمان کا اقرار سر عام کیا جائے

سوال 9:

کیا مجھے لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کی گواہی دینا ضروری ہے؟

جواب

نہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان ہونے کے لیے لوگوں کے سامنے دو گواہیوں کا اقرار کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ یہ بات اپنے آپ سے کہہ سکتے ہیں۔

جو بات اہم ہے وہ یہ ہے کہ:

1. آپ کو ایمان کی گواہی کا معنی معلوم ہو۔
2. آپ حقیقتاً دونوں گواہیاں زبانی طور پر ادا کریں۔
3. آپ کا دل اس کی تصدیق کرے، آپ اس پر صدق دل سے یقین رکھتے ہوں، اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق اس پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو بھی بندہ اس پر شک کیے بغیر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔" (صحیح مسلم، حدیث 41)

بہر حال، یہ بالکل ٹھیک ہے اور آپ کے فائدے میں ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کا اقرار کریں، جیسے کسی مسجد میں، تاکہ لوگ جان جائیں کہ آپ مسلمان ہیں۔ بعض ممالک میں انسان کو مسلمان کے طور پر رجسٹر ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ موت کی صورت میں اسے مسلمان کے طور پر دفن کیا جائے۔ اسی طرح، کسی وقت آپ کے مقامی اسلامی مرکز سے ایک خط حاصل کرنا بھی اچھا ہے جس میں لکھا ہو کہ آپ مسلمان ہیں۔ یہ خط حج کے لیے درخواست دیتے وقت یا کسی مسلم ملک میں نکاح کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرواتے وقت مفید ہو سکتا ہے۔

مسجد جانے سے ڈرنا

سوال 10:

میں اسلام میں نیا نیا داخل ہوا ہوں اور کسی مسلمان کو نہیں جانتا۔ مجھے مسجد جانے سے ڈر لگتا ہے۔ کیا کوئی میری مدد کرنے کے لیے دستیاب ہے؟

جواب

آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں اور ہم خوشی سے آپ کو ان مسلمانوں سے ملوائیں گے جو آپ کے قریب رہتے ہوں گے، براہ کرم ہماری ویب سائٹ: www.dawateislami.net وزٹ کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ کو سچائی پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو سچائی اور روشنی کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ آپ اس ای میل ایڈریس پر بھی ای میل بھیج سکتے ہیں:

faizaneislam.overseas@dawateislami.net

جمعہ کی نماز

سوال 11:

میں نے سنا ہے کہ نمازِ جمعہ میں شرکت کرنا فرض ہے۔ اگر میرا آجر مجھے نماز میں شرکت کے لیے وقت نہ دے تو کیا ہوگا؟

جواب:

آپ کے لیے اپنے آجر کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ آپ نمازِ جمعہ میں شرکت کرتے ہیں۔ نمازِ جمعہ تقریباً 45 منٹ سے 1 گھنٹے تک ہوتی ہے، اس لیے آپ اپنے دوپہر کے کھانے کے وقفے کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ضروری ہو تو، آپ تھوڑی طویل دوپہر کا وقفہ لے کر بعد میں اپنے کام پر یہ وقت پورا کر سکتے ہیں۔ بہر حال، آپ کو یہ حق ہے کہ آپ اپنے آجر سے نمازِ جمعہ کے لیے وقت مانگیں۔ زیادہ تر ممالک میں مذہبی آزادی ہوتی ہے، لہذا آپ اپنے مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی مشورہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

توحید کیا ہے؟

سوال12:

توحید کیا ہے؟ میں نے یہ لفظ بہت سنا ہے جب سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ براہ کرم وضاحت کریں۔

توحید:

توحید کا مطلب ہے اللہ (خدا) کی وحدانیت، یعنی اللہ تعالیٰ کو عبادت کے ہر پہلو میں منفرد ماننا۔اس کا برعکس شرک ہے، یعنی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا یااللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا یا شریک قرار دینا شرک (مشرکانہ عقیدہ) ہے۔توحید سب سے بڑا فرض ہے، اور شرک سب سے بدترین گناہ ہے۔

ہمیں کیوں تخلیق کیا گیا تھا؟

سوال13:

اللہ نے ہمیں کیوں پیدا کیااور زمین پر کیوں بھیجا؟

جواب

قرآن پاک کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے، مثلاً:

- صرف اسی کی عبادت کرنے کے لیے اور اپنی زندگی کو اس کے احکامات کے مطابق گزارنے کے لیے۔تاکہ اس کے نتیجے میں ہمیں آخرت میں جنت نصیب ہو۔
- اللہ تعالیٰ کو جاننے اور اس کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لیے۔
- ایک آزمائش کے طور پر، یہ دیکھنے کے لیے کہ ہم اپنے ارد گرد موجود ہر چیز کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔

اسلام کے عمدہ اخلاق

سوال14:

اسلام کون سے عمدہ اخلاق و آداب کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟

جواب

اسلام ایک ایسا دین ہے جو اخلاق اور آداب پر مبنی ہے؛ یہ حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ چند اخلاق و آداب جن کی طرف یہ ہماری رہنمائی کرتا ہے یہ ہیں:

- والدین کی فرمانبرداری اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا۔
- سچائی، دیانتداری اور امانت داری۔
- پڑوسیوں کے ساتھ مہربانی اور مہمانوں کی عزت کرنا
- جنس مخالف کے سامنے نظریں جھکائے رکھنا
- سچ اور لوگوں کے حقوق کا دفاع کرتے ہوئے حوصلہ اور بہادری کا مظاہرہ کرنا۔
- ماحول اور جانوروں کی دیکھ بھال۔
- بڑوں کا احترام، چھوٹوں کے لیے شفقت، اور علم و تقویٰ رکھنے والوں کی عزت۔

کیا سیکھنے کو ترجیح دینی چاہیے؟

سوال15:

میں ایک نومسلم ہوں، مجھے کیا سیکھنے کو ترجیح دینی چاہئے؟

جواب

ہر مسلمان پر اسلام کے بارے میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔ آپ کو اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں سیکھنے سے آغاز کرنا

چاہیے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی اور آپ کے روزمرہ کے اعمال کے بارے میں پڑھنا چاہیے، اور نیز نماز کو صحیح طریقے سے ادا کرنا سیکھنا چاہیے اور قرآن مجید کی تلاوت سیکھنی چاہیے۔

مذہبی اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن

سوال16:

میں کس طرح ایک مسلمان ہونے اور اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے تقاضوں کے درمیان توازن پیدا کر سکتا ہوں؟

جواب

اسلام ہمیں ایسی زندگی گزارنے کی ہدایت دیتا ہے جس میں آخرت کی طرف محنت کرنے اور دنیاوی حقوق و فرائض کو پورا کرنے کے درمیان توازن ہو۔یہی بات قرآن میں ذکر کی گئی ہے۔

وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر، اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول، اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا۔

(پارہ:20،القصص:77)

لہذا توازن اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ دنیاوی کامیابی کو شریعت کی حدود میں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے: حلال کمائیں اور خرچ کریں، حرام سے بچیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو درست کریں اور لوگوں کے ساتھ تعلق کو بھی درست کریں؛ اپنے دنیاوی فرائض کو پورا کریں لیکن اپنی حتمی توجہ آخرت کی طرف رکھیں۔

نوٹ: اگر آپ نو مسلم ہیں، یا ایک ایسے مسلمان ہیں جو اسلام کے بارے میں سیکھنا چاہتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ کہاں سے شروع کریں، تو براہ کرم ہمیں ای میل بھیجیں اور ہم آپ کو ایک مقامی یا آن لائن ادارے کی طرف رہنمائی کرنے کی کوشش کریں گے جو آپ کے لیے مناسب ہو۔

Email: faizaneislam.overseas@dawateislami.net

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سوال 17

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت اور توقیر کرتے ہیں، اور ان کے دوسری بار آنے کا انتظار کرتے ہیں۔ وہ انہیں انسانیت کی طرف اللہ کے عظیم ترین پیغمبروں میں سے ایک سمجھتے ہیں۔ ایک مسلمان کبھی بھی انہیں صرف "عیسیٰ" علیہ السلام کے طور پر نہیں پکارتا، بلکہ ہمیشہ "سلام ہو ان پر" کا جملہ شامل کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر اسی طاقت سے ہوئی جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر والد کے پیدا کیا تھا:

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے۔

(پارہ:3،اٰل عمران:59)

نہ ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لیے تشریف لائے تھے کہ اللہ عزوجل کے واحد ہونے کے عقیدہ کو بدلیں جو پہلے کے پیغمبروں علیہم السلام نے پیش کیا تھا، بلکہ ان دونوں نے اس عقیدہ کی تصدیق اور تجدید کی۔

اسلام بی بی مریم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

سوال 18:

میں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، اور جب میں عیسائی تھا، تو میں ہمیشہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے محبت اور ان کی تعظیم کرتا تھا۔ اسلام ان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ، خاندانِ عمران سے تعلق رکھتی تھیں جو ایک بلند مرتبہ اور صالح خاندان تھا۔ان کے خاندان کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے اور ان کے نام پر ایک مکمل سورۃ، سورۃ آلِ عمران، بھی ہے۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کے نام پر بھی ایک مکمل سورۃ، سورۃ مریم ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے خاندان کو محبت اور عزت دی۔ اور ان کو یہ عزت بڑھانے کے لیے جو ایک تحفہ دیا گیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش تھی، جو اس عزت والے خاندان کی نسل سے تھے۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پیدائش سے پہلے ہی ان کی والدہ نے قسم اٹھائی تھی کہ ان کا بچہ مسجد اقصیٰ کا نگہبان اور محافظ ہوگا، جو اسلام کی ایک مقدس مسجد ہے، اور وہ مسجد جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سفر معراج کے دوران تمام پیغمبروں علیہم السلام کی امامت کی تھی۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے رب میرے میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے خالص تیری خدمت میں رہے، توتُو مجھ سے قبول کرلے، بے شک تو ہی سنتا جانتا۔

(پارہ:3،اٰل عمران:35)

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا نے پھر اپنی زندگی حضرت زکریا علیہ السلام کی نگرانی میں اللہ تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری میں گزاری۔ ان کی خدمت اور اللہ تعالیٰ پر ان کا توکل بے مثال تھا، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے،

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

(پارہ:3،اٰل عمران:37)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کو ان کے زمانے کی تمام عورتوں پر منتخب کیا اور انہیں ایک نمایاں اور خاص مقام عطا کیا۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے،

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔

(پارہ:3،اٰل عمران:42)

اللہ تعالیٰ نے ان کو "القانتین "یعنی انتہائی فرمانبرداروں میں بھی شمار کیا ہے۔

وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۠ ﴿۱۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابو کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

(پارہ:28،التحریم:12)

وہ پاکیزگی اور عِفّت کی علامت تھیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں ماں کا مرتبہ عطا کیا اور اس سے بھی بڑھ کر،ایک پیغمبر کی ماں ہونے کا شرف

دیا، بغیر کسی مرد کے چھوئے۔ یہ ان کے لیے ایک بھاری آزمائش تھی، مگر انہوں نے اسے ایمان اور ثابت قدمی کے ساتھ قبول کیا۔

پھر ان پر ایسے بے ہودہ اعمال کا الزام عائد کیا گیا جو کبھی ان کے دل یا ذہن میں نہیں آئے، مگر وہ ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا کہ وہ ان کی پاکیزگی کو ثابت کرے گا اور اس آزمائش سے بھلائی نکلے گی۔ اور واقعی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ان کی پاکیزگی کو ایک معجزے کے طور پر ثابت کیا، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی پاکیزگی کا اعلان کیا، حالانکہ وہ ابھی شیر خوار تھے۔

یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

(پارہ:16، مریم:30-28)

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی کہانی سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے، ان کی رسوائی کے لیے نہیں بلکہ ان کا مقام انسانوں کی سمجھ سے کہیں بلند کرنے کے لیے۔ ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ ایک پاکیزہ خاندان جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے نفس کی پاکیزگی کو ہر پہلو سے محفوظ رکھتا ہے، نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لیے بھی برکتیں لاتا ہے۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا نے اپنی پاکیزگی اور پاکدامنی کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محفوظ رکھا، اور جب دوسرے انسانوں نے اس کے برعکس کہا تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی برائی کو غلط ثابت کیا۔ انہیں صرف اس وجہ سے عظیم نہیں سمجھا گیا کہ وہ ایک پیغمبر کی والدہ تھیں، بلکہ انہیں خود ایک ایسی عورت کے طور پر پہچانا گیا جس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا، اور انہوں نے ہمیں توکل (اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ) کی اصل حقیقت دکھائی، اور سب سے مشکل وقتوں میں اللہ تعالیٰ پر بے چون وچرا اعتماد کرنے کی مثال پیش کی۔

اس کے علاوہ، سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کو دونوں جہانوں کی بہترین عورتوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا؛ان کی کہانی قرآن مجید میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دی گئی ہے اور یہ قیامت تک لوگوں کے لیے پارسائی کے ایک نمونہ کے طور پر بار بار پڑھی جائے گی۔

دیگر مذاہب کو برداشت کرنا

سوال19:

کیااسلام دیگر مذاہب کو برداشت کرتا ہے؟

جواب

قرآن پاک فرماتاہے:

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۸﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ تمھیں ان سے منع نہیں کرتاجو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاوں برتو بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پارہ:28،الممتحنۃ:8)

اسلامی قانون کا ایک اہم مقصد اقلیتوں کی خصوصی حیثیت کا تحفظ کرنا ہے،اور اسی وجہ سے غیر مسلم عبادت گاہیں تمام اسلامی دنیامیں قائم ہیں۔تاریخ میں مسلمانوں کے دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں: 634عیسوی میں ،جب اسلام کے دوسرے خلیفہ، سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یروشلم میں داخل ہوئے، تو اسلام نے شہر میں تمام مذہبی کمیونٹیوں کو عبادت کی آزادی دی۔اسلامی قانون غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے عدالتی نظام قائم کرنے کی اجازت بھی دیتاہے،جوان کے اپنے بنائے گئے خاندانی قوانین کو نافذ کرتے ہیں۔

اجنبیت

سوال 20:

اسلام کیوں اکثر اجنبی سا لگتا ہے؟

جواب

اسلام جدید دنیا میں نرالا یا حتیٰ کہ انتہاپسند لگ سکتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کے مغرب میں مذہب روزمرہ زندگی پر غالب نہیں ہے، جبکہ مسلمانوں کے لیے دین ہمیشہ ان کے ذہنوں میں سب سے اہم ہوتا ہے، اور وہ سیکولر اور مقدس کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ قانون الٰہی یعنی شریعت کو بہت سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے، یہی وجہ ہے کہ مذہب سے متعلق مسائل آج بھی ان کے لیے اتنے زیادہ اہم ہیں۔

میڈیا کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں

سوال 21:

میں نو مسلم ہوں؛ جب میں دیکھتا ہوں کہ میڈیا میں مسلمانوں کی جانب سے اسلام کے نام پر کیے جانے والے مظالم کی کہانیاں بھری ہوئی ہیں تو مجھے افسوس ہوتا ہے۔

جواب

یہ سچ ہے کہ مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف رپورٹیں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ تاہم، میڈیا ان کی رپورٹنگ میں انصاف سے کام نہیں لیتا کیونکہ یہ صرف وہ کیسز دکھاتا ہے جو مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔ جب ان میں سے کچھ کیسز کی تشہیر کی جاتی ہے تو بعض لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ واقعات مسلم ممالک میں عام اور معمول کی بات ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ہر کمیونٹی میں "کالی بھیڑیں" ہوتی ہیں، لیکن جس طرح اسلام کو میڈیا میں پیش کیا جاتا ہے، اس سے یہ لگتا ہے کہ ہر مسلمان "کالی بھیڑ" ہے۔ جب ایک مسلمان غلط کام کرتا ہے تو فوراً اس کے دین پر الزام لگایا جاتا ہے اور اسلام سرخیوں میں آجاتا ہے، لیکن جب دوسرے لوگ اسی طرح کے کام کرتے ہیں تو اکثر رپورٹ نہیں کی جاتی یا ان کے مذہب کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

اسلام کے مطابق، ہر انسان جرم ثابت ہونے تک بے گناہ ہوتا ہے۔ لہذا، کسی ایک یا چند افراد کے رویے کی بنا پر پوری قوموں اور کمیونٹیوں پر الزام نہیں لگایا جا سکتا۔

اسی طرح جیسے عیسائیت کو کچھ عیسائیوں کے برے افعال کی بنا پر نہیں جانچا جا سکتا، ویسے ہی اسلام کو کسی مسلمان یا مسلمانوں کے گروہ کے کسی جرم یا متعدد جرائم کی بنا پر نہیں جانچا جا سکتا۔ اگر کوئی اسلام کا جائزہ لینا چاہتا ہے یا اسے بہتر سمجھنا چاہتا ہے، تو اسے اس کے مستند ذرائع کا مطالعہ کرنا ہوگا یعنی قرآنِ مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی اور مثالی زندگی۔

میڈیا کمپنیاں تعلیم دینے کے مشن سے نہیں بلکہ منافع کمانے کے لیے چلتی ہیں۔ اس لیے آخر کار منافع ہی یہ تعین کرتا ہے کہ شہ سرخیاں کیا ہوں۔
اسلام ہر اس شخص کو جو اسلام کے بارے میں مزید جاننا چاہتا ہے اسے یہ ترغیب دیتا ہے کہ وہ میڈیا رپورٹس پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے اسلام کے بتائے گئے ذرائع کا مطالعہ کرے۔

کرسمس کے تہوار کی سرگرمیوں میں حصہ لینا کیسا ہے؟

سوال 22:

میں ایک نو مسلم ہوں اور اب کرسمس نہیں مناتی۔ تاہم، میں اپنے خاندان کے غیر مسلم افراد کے ساتھ تحائف کا تبادلہ کرتی ہوں اور کرسمس کے موقع پر ان کے ساتھ کھانے پر وقت گزارتی ہوں تاکہ ان کے ساتھ خوشگوار لمحات گزار سکوں۔

میری ہمسائی اور میں بہت اچھی طرح سے رہتی ہیں۔ اس نے چند دن پہلے اپنا کرسمس کا درخت اور سجاوٹ لگا لی اور مجھے بھی کہا کہ میں اپنا لگاؤں، اور یہ بھی کہا کہ مجھے سجاوٹ کی ضرورت ہے۔ میں نے مسلمان ہونے کے بعد سے کبھی ایسا نہیں کیا، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اگر میں لوگوں کو بتاؤں کہ میں اپنے بچوں کے لیے تحائف نہیں خریدتی تو میں ایک "بری" ماں کے طور پر نظر آسکتی ہوں، کیونکہ بچوں کو بہت زیادہ تحائف ملتے ہیں۔ میرے بچوں کو میرے خاندان کی طرف سے تحائف ملتے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہ لوگ جو باقاعدہ طور پر کرسمس نہیں مناتے، وہ ان لوگوں کے ساتھ کیسے تعلق رکھتے ہیں جو یہ تہوار مناتے ہیں؟ کیا غیر مسلموں کی جانب سے 'ہیپی کرسمس' یا 'Best Wishes' کہنے پر میرے لیے جواب میں 'آپ کو بھی مبارک ہو' کہنا جائز ہے؟

جواب

امام اہل سنت، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

"جلیل القدر علماء فرماتے ہیں: 'مسلمان کو چاہئے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے اور پر ظاہر کہ ان کا میلہ صدہا کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہو گا اور یہ ممانعت وازالہ منکر پر قادر نہ ہو گا تو خواہی نخواہی گونگا، شیطان اور کافر کا تابعدار ہو کر مجمع کفار میں رہنا اور ان کے کفریات کو دیکھنا سننا مسلمان کی ذلت ہے۔'" (فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 120)

غیر مسلموں کو کرسمس یا ان کے کسی اور مذہبی یا ذاتی دن کے موقع پر مبارکباد دینا یا ان مواقع پر ان کی مبارکباد کا جواب دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ ایسے تہوار ہیں جو ہمارے دین میں مقرر نہیں کیے گئے۔ ان کی مبارکباد کا جواب دینا ان کے تہواروں کی تائید اور منظوری ہے۔ ایک مسلمان کو اپنے دین اور اس کے احکام پر فخر ہونا چاہیے اور اسے دینِ الٰہی کی دعوت دوسروں تک پہنچانے کی فکر کرنی چاہیے۔ کرسمس یا کسی اور مذہبی تہوار کے موقع پر غیر مسلموں کو مبارکباد دینا علماء کے اِجماعی فیصلے کے مطابق ناجائز ہے۔

علماء کے مطابق، غیر مسلموں کو ان کے خاص مذہبی شعائر پر مبارکباد دینا اجماعی طور پر ناجائز ہے، اور ان کے تہواروں پر یہ کہنا کہ "آپ کو تہوار مبارک ہو" یا "آپ اپنے تہوار کا لطف اٹھائیں" وغیرہ بھی ممنوع ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی کو صلیب کو سجدہ کرنے پر مبارکباد دینا، یا اس سے بھی بدتر۔ یہ اتنا ہی بڑا گناہ ہے جتنا کسی کو شراب پینے، قتل کرنے، یا ناجائز جنسی تعلقات پر مبارکباد دینا۔ بہت سے لوگ، جو اپنے دین کی عزت نہیں کرتے، اس غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنے اعمال کی سنگینی کا ادراک نہیں کرتے۔ جو شخص کسی کو گناہ یا کفر پر مبارکباد دیتا ہے، وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق بناتا ہے۔

غیر مسلموں کو ان کے مذہبی تہواروں پر مبارکباد دینا ناجائز ہے کیونکہ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ کوئی شخص ان کے کفریہ عقائد یا رسومات کو قبول یا ان کی تائید کر رہا ہے، چاہے وہ خود ان چیزوں کو اپنے لیے نہ بھی مانتا ہو۔ لیکن مسلمان کو کفریہ رسومات کو نہ خود قبول کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی اور کو ان پر مبارکباد دینا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو بالکل بھی قبول نہیں کرتا، جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے۔

(پارہ:23، الزمر:7)

مزید اللہ تعالی فرماتا ہے:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارادین کامل کر دیااور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

(پارہ:6،مائدہ:3)

لہٰذا،ان کو مبارکباد دینا ممنوع ہے،چاہے وہ رشتہ دار ہوں،کام پر اس کے ساتھی (کولیگ) ہوں یا کوئی اور۔

اگروہ ہمیں اپنے تہواروں کے موقع پر سلام کریں،تو ہمیں ان کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے تہوار نہیں ہیں اور نہ ہی یہ ایسے تہوار ہیں جو اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول ہیں۔یہ تہوار ان کے مذہب میں بدعات ہیں،اور حتی کہ جو تہوار پہلے مقرر کیے گئے تھے،وہ دینِ اسلام کے ذریعے منسوخ کر دیے گئے ہیں،جس کے ساتھ اللہ نے پوری کائنات کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔

(پارہ:3،اٰل عمران:85)

ایک مسلمان کے لیے ایسے مواقع پر دعوت قبول کرنا ناجائز ہے کیونکہ یہ ان کو مبارکباد دینے سے بھی بدتر ہے،کیونکہ اس کا مطلب ان کے جشن میں شریک ہونا ہوتا ہے۔

اسی طرح مسلمانوں پر یہ بھی حرام ہے کہ وہ ایسے مواقع پر محافل منعقد کر کے،تحائف کا تبادلہ کر کے،مٹھائیاں یا کھانا تقسیم کر

کے، یا کام سے چھٹی لے کر یا دیگر امور کے ذریعے غیر مسلموں کی تقلید کریں۔

کرسمس کے تحائف قبول کرنا کیسا ہے؟

سوال 23:

میری ہمسائی ایک عیسائی ہیں، تو وہ اور ان کی فیملی کرسمس کے موقع پر میرے لیے ایک تحفہ لائیں۔ میں تحفہ رد نہیں کر سکی، مبادا وہ ناراض نہ ہو جائیں۔

کیا میں یہ تحفہ قبول کر سکتی ہوں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلموں سے تحائف قبول کیے تھے؟

جواب:

اول: بنیادی اصول یہ ہے کہ غیر مسلموں سے تحائف قبول کرنا جائز ہے، تاکہ ان کے دل نرم ہوں اور اسلام ان کے لیے پر کشش بنے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض غیر مسلموں سے تحائف قبول کیے۔

دوم: مسلمان کو غیر مسلموں کو تحائف دینا جائز ہے، تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف نرم ہوں، خاص طور پر اگر وہ رشتہ دار یا ہمسائے ہوں۔

اسلام کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے مشرک بھائی کو مکہ مکرمہ میں ایک حلہ (سوٹ) دیا، جیسا کہ امام البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نمبر 2619 میں روایت کیا۔

تاہم، غیر مسلم کو اس کے کسی مذہبی تہوار کے دن تحفہ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ اس کے جھوٹے تہوار کی تائید یا اس میں شرکت کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

اگر تحفہ ایسا ہو جو تہوار منانے میں مدد دے، جیسے کھانا، موم بتیاں یا اسی قسم کی چیزیں، تو یہ اور بھی زیادہ ناجائز عمل ہے اور بعض علماء کی یہ رائے ہے کہ یہ کفر ہے۔

کتاب "تبیین الحقائق" (جلد 6، صفحہ 228) میں بیان کیا گیا ہے، "نیروز اور مہرجان (دو غیر اسلامی فارسی تہوار) کے موقع پر تحفے دینا جائز نہیں ہے، یعنی ان دونوں دنوں پر تحفے دینا حرام ہے، اور درحقیقت یہ کفر ہے۔ ابو حفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

اگر کوئی شخص پچاس سال تک اللہ کی عبادت کرے، پھر نیرُوز کے دن اس دن کی عزّت کے ارادے سے ایک انڈا کسی مشرک کو تحفے کے طور پر دے، تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور اس کے تمام اچھے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

الجامع الصغیر کے مصنف نے فرمایا: "اگر کوئی شخص نیرُوز کے دن دوسرے مسلمان کو تحفہ دے، اور اس دن کی عزت کرنے کا ارادہ نہ ہو، بلکہ بعض لوگوں کا یہ معمول ہو کہ وہ اس دن تحفے دیتے ہیں، تو یہ کفر نہیں سمجھا جائے گا۔ لیکن اسے اس خاص دن تحفہ نہیں دینا چاہیے؛ اسے اس سے پہلے یا بعد میں تحفہ دینا چاہیے تاکہ یہ ان لوگوں کی تقلید نہ ہو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی قوم کی تقلید کرتا ہے، وہ ان میں سے ہے۔"

الجامع الصغیر میں مذکور ہے: "اگر کسی شخص نے نیرُوز کے دن ایسا کچھ خریدا جو اس سے پہلے نہیں خریدا تھا، اور اس نے ایسے اس دن کی عزت کرنے کا ارادہ کیا جیسے مشرکین اس کی عزت کرتے ہیں، تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ لیکن اگر اس کا مقصد کھانا پینا یا لطف اندوز ہونا تھا، تو اس نے کفر نہیں کیا۔"

سوم: جہاں تک غیر مسلم سے اس کے تہوار کے دن تحفہ قبول کرنے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور یہ اس تہوار میں شرکت یا اس کی تائید نہیں سمجھا جاتا، اگرچہ بہتر یہی ہے کہ تحفہ کسی دوسرے دن قبول کیا جائے، نہ کہ بالکل تہوار کے دن۔ یہ ایک حسن سلوک ہے، جس کا مقصد اس کے دل کو نرم کرنا اور اسے اسلام کی دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف کا سلوک کرنے کی اجازت دی ہے جو مسلمانوں سے لڑ نہ رہے ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۸

(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہے۔

(پارہ:28، الممتحنۃ:8)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ
اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلو میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن سکی مدد کی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(پارہ:28،المجادلۃ:22)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ
قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انھیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔

(پارہ:28،الممتحنۃ:1)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا
عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَ مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

(پارہ:4،ال عمران:118)

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔

(پارہ:12،ھود:113)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ﳕ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔

(پارہ:6،المائدۃ:51)

خلاصہ:

آپ کے لیے اپنے عیسائی ہمسائے سے ان کے تہوار کے دن تحفہ قبول کرنا جائز ہے، بشرطیکہ درج ذیل شرائط پر عمل کیا جائے:

1. یہ تحفہ تہوار کے لیے ذبح کیا گیا گوشت نہ ہو۔
2. یہ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے جو ان کے تہوار کے دن ان کی تقلید میں مدد دینے کے لیے استعمال ہو، جیسے موم بتیاں، انڈے، پام کے پتے وغیرہ۔
3. آپ کو اپنے بچوں کو ان تہواروں کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدے کی وضاحت کرنی چاہیے، تاکہ ان کے دلوں میں اس تہوار کی محبت یا دینے والے کے لیے محبت پیدا نہ ہو جائے۔
4. تحفہ اس نیت سے قبول کیا جائے کہ اس کے دل کو نرم کیا جائے اور اسے اسلام کی طرف دعوت دی جائے، نہ کہ دوستی اور محبت کی وجہ سے۔
5. مستحب یہ ہے کہ تحفہ تہوار کے بالکل دن کے بجائے کسی دوسرے دن قبول کیا جائے۔

اگر تحفہ ایسا ہو جسے قبول کرنا جائز نہ ہو، تو اسے قبول نہ کرنے کے ساتھ وضاحت بھی دی جانی چاہیے، جیسے کہ کہا جائے، "ہم نے آپ کا تحفہ صرف اس لیے قبول نہیں کیا کیونکہ یہ گوشت ہے اور اسے تہوار کے لیے ذبح کیا گیا ہے، اور ہمارے لیے اسے کھانا جائز نہیں ہے، " یا "یہ چیزیں صرف وہی قبول کرتے ہیں جو جشن میں شرکت کر رہے ہیں، اور ہم اس تہوار کو نہیں مناتے کیونکہ یہ ہمارے دین کا حصہ نہیں ہے، اور اس میں ایسے عقائد شامل ہیں جنہیں ہم نہیں مانتے" وغیرہ، دراصل یہ انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے اور جس کفر کی وہ پیروی کرتے ہیں اس کے خطرات کو سمجھانے کا ایک آغاز ہے۔

ایک مسلمان کو اپنے دین پر فخر ہونا چاہیے اور اس کے احکام کو اپنانا چاہیے، اور اسے کسی کی خوشنودی یا شرم کے باعث ان کو ترک نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ اس بات کا حق دار ہے کہ ہم اس کے سامنے شرم محسوس کریں۔

کسی غیر مسلم کے جنازے میں شریک ہونا کیسا ہے؟

سوال 24:

میں ایک نو مسلم ہوں اور میرے والدین اور رشتہ دار غیر مسلم ہیں۔ حال ہی میں میری ایک رشتہ دار کا انتقال ہوا ہے اور میں ان

کے ساتھ بہت قریب تھی۔میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا میں چرچ میں ان کے جنازے میں شرکت کر سکتی ہوں؟میں ان کی عبادت کے دوران کوئی الفاظ نہیں کہوں گی،بس وہاں بیٹھوں گی۔

جواب:

اول: ایک مسلمان کے لیے غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے،چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو،کیونکہ جنازے میں شرکت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے اور یہ ایک ایسا احترام،عزت اور دوستی کا اظہار ہے جو غیر مسلم کے ساتھ ظاہر کرنا جائز نہیں ہے۔اگرچہ اسلام قرابت داری کو قائم رکھنے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دیتا ہے،لیکن وہ ایمان والوں اور کافروں کے درمیان گہری دوستی کو منع کرتا ہے،اس لیے جو بھی گہری دوستی کی صورت ہو،وہ ممنوع ہے،لیکن جو بھی ایسا نیک سلوک ہو جو گہری دوستی سے کم ہو،وہ جائز ہے۔

دوم: کسی غیر مسلم کے جنازے میں گرجا گھر وغیرہ میں شرکت کرنا،صرف جنازے کے جلوس میں شامل ہونے سے کہیں زیادہ سنگین ہے کیونکہ اس میں کفر اور جھوٹ کو سننا شامل ہوتا ہے۔یہ وہ بات ہے جسے وہ لوگ نظرانداز کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جنازے میں شرکت کرنا تو جائز ہے،تاہم یہ شرط لگاتے ہیں کہ وہاں ہونے والے مذہبی رسومات میں شرکت نہ کی جائے۔ صرف بیٹھ کر دیکھنا اور کفر اور جھوٹ کو سننا بھی غلط عمل ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں۔

(پارہ:5،النساء:140)

اس آیت میں اس بات کا ثبوت ہے کہ برائی کرنے والے کے عمل کی مذمت کرنا واجب ہے،اور اگر برائی کو ختم کرنا ممکن نہ ہو

تو اس کی مذمت کرنا ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ نیز، اس محفل کو چھوڑ دینا جہاں وہ برائی ہو رہی ہو، یہاں تک کہ وہ لوگ اس برے عمل کو ترک کر دیں۔

لہٰذا، یہ بات واضح ہے کہ چرچ میں جنازے کی رسومات میں شرکت ایک بڑی برائی ہے، کیونکہ اس میں کفریہ باتوں کو سننا اور وہاں موجود رہنا اور اس پر خاموشی اختیار کرنا شامل ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ جنازے میں شرکت عزت و احترام اور دوستی کا اظہار بھی ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

مختلف اماموں/مذاہب کی پیروی کرنا کیسا ہے؟

سوال 25:

میں نومسلم ہوں، کیا میں مختلف مسائل میں مختلف اماموں/مذاہب کی پیروی کر سکتا ہوں یا مجھے صرف ایک امام کی پیروی کرنی ہو گی؟

جواب

کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی ذاتی خواہشات یا ضروریات کے مطابق مختلف اماموں کی پیروی کرے۔ دوسرے الفاظ میں، ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ کسی ایک مسئلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کریں اور پھر کسی دوسرے مسئلے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کریں۔ صحیح طریقہ (منہج) یہ ہے کہ شریعت کے قوانین میں صرف ایک امام کے منہج کی پیروی کی جائے۔

اگر کوئی شخص اسلام میں نیا داخل ہوا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک ایسے امام کو منتخب کرے جن کے کام، کتابیں اور ذرائع اس کے لیے سب سے زیادہ دستیاب ہوں یا اس کے علاقے میں موجود ہوں اور جن کی پیروی اس کے علاقے کے زیادہ تر علماء کرتے ہوں۔

اپنے فیملی ممبرز کو اسلام قبول کرنے کی دعوت کیسے دی جائے؟

سوال 26:

ایک شخص مسلمان ہوا اور اپنے خاندان کے ساتھ رہتا ہے جو غیر مسلم ہیں، اور وہ اس کے مسلمان ہونے پر اعتراض نہیں

کرتے۔اس نے مختلف طریقوں سے انہیں اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔اس کو ان کی گمراہی کی حالت میں ان کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟ کیا اسے ان کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے چاہئیں یا ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو محدود کر لینا چاہیے؟

جواب

وہ انہیں اسلام کی طرف بلانے کے لیے کوئی بھی جائز ذریعہ استعمال کر سکتا ہے، جیسے آڈیو اور ویڈیو ٹیپس، کتابیں اور ویب سائٹس دینا، بااثر مسلمان افراد کو مدعو کرنا، تحفوں کے ذریعے ان کے قریب آنا، اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے رویے کے ساتھ پیش آنا۔اسے اپنے رویے میں سختی سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ان کی ہدایت فرمائے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، چاہے وہ اپنے بچے کو کفر کی طرف بلائیں اور اس میں سخت کوشش کریں، تو اسی طرح یہ حسن سلوک ان لوگوں کے ساتھ زیادہ مناسب ہے جو آپ کو مسلمان رہنے کی اجازت دیتے ہیں اور اس پر اعتراض بھی نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ
اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

(پارہ:21، لقمٰن:15-14)

آپ کو اپنے حقیقی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے، لیکن مذہبی معاملات میں آپ کو سچے دین کی پیروی کرنی چاہیے، چاہے وہ آپ کے والدین کے مذہب سے مختلف ہو، اوران کے ساتھ اچھے سلوک کا بدلہ دینے کے طور پر حسن سلوک کرنا چاہیے۔ تو آپ کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اوران کے احسانات کا بدلہ دینا چاہیے، چاہے وہ غیر مسلم ہوں۔ آپ کو اپنے والدین کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے اوران کی عزت کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اوران کے احسانات کا بدلہ دینا چاہیے، لیکن کسی بھی ایسے معاملے میں ان کی اطاعت نہ کریں جو اللہ تعالیٰ اوران کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر مبنی ہو۔

اسلام میں ٹیٹوز کی حیثیت

سوال 27:

اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے اپنے جسم پر ٹیٹو بنوایا تھا۔ میں نے حال ہی میں پڑھا کہ جو عورت ٹیٹو بنواتی ہے وہ ملعون ہوتی ہے۔ کیا یہ بات مجھ پر بھی لاگو ہوتی ہے؟ اگر میری منگنی ہو تو کیا مجھے اپنے مستقبل کے شوہر کو پہلے ہی اس بارے میں بتانا چاہیے تاکہ اگر وہ "ملعون عورت" سے منگنی نہیں کرنا چاہتا ہو تو اسے معلوم ہو جائے؟

جواب:

اول: مسلمان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اسلام ان تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اسلام قبول کرنے سے پہلے کئے گئے تھے، اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ انہیں نیک اعمال میں بدل دیتا ہے، جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۷۰

(ترجمہ کنزالایمان)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:19، الفرقان:70)

روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو میرے دل میں ڈال دیا، تو میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا: "مجھے اپنا سیدھا دست مبارک دیجئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔" تو آپ

نے اپنا دست مبارک بڑھایا، مگر میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ نے فرمایا، "کیا بات ہے، اے عمرو؟" میں نے کہا، "میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔" آپ نے فرمایا، "تمہاری کیا شرط ہے؟" میں نے کہا، "کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔" آپ نے فرمایا، "کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور ہجرت (اللہ کے لیے ہجرت کرنا) اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے، اور حج اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟"

(مسلم، حدیث 121)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی اسلام قبول کرتا ہے، اس کے تمام گناہ جو اس نے اسلام لانے سے پہلے کیے تھے، معاف کر دیے جاتے ہیں۔

دوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جسم پر ٹیٹو بنوانا حرام (ممنوع) ہے۔

روایت ہے کہ حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو ٹیٹو بناتا ہے، جو اپنے (جسم پر) ٹیٹو بنواتا ہے، جو سود (ربا) کھاتا ہے اور جو سود دیتا ہے، اور آپ نے کتے کی قیمت اور جسم فروشی کی کمائی کو حرام قرار دیا، اور آپ نے تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت کی۔ (صحیح البخاری، 5032)

ٹیٹو بنوانا ایک بڑا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس پر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

سوم: موجودہ دور کی ادویات ٹیٹوز کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں؛ علاج موجود ہے، لہٰذا آپ آسانی سے اس سے پیچھا چھڑا سکتی ہیں، ان شاء اللہ۔

چہارم: ٹیٹو کروانے والی عورت پر جو لعنت ہے، وہ دائمی نہیں ہے؛ بلکہ جب کوئی شخص اس سے توبہ کرتا ہے، تو وہ لعنت ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ آپ ایک لعنتی عورت ہیں، ایک غلط فہمی ہے۔ بلکہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو نیک اور صالح مسلمان عورت بنائے۔

پنجم: یقیناً، جو شخص آپ سے شادی کرنا چاہے گا، وہ اس مسئلے کو سمجھ لے گا، خاص طور پر یہ کہ یہ آپ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا معاملہ تھا۔ اگر یہ مسلمان ہونے کے بعد بھی تھا، اور اگر مسلمان اس سے توبہ کر چکا ہو تو اس بات پر اسے موردالزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور نہ ہی اس کا حساب لیا جا سکتا ہے۔

کیا یہ کہنا کافی ہے کہ 'میں مسلمان ہوں'؟

سوال 28:

اگر کوئی شخص کہے کہ میں مسلمان ہوں، تو کیا ہمیں اس کی تحقیق کرنی چاہیے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا وہ واقعی مسلمان ہے یا وہ کسی پوشیدہ مقاصد کے لئے جھوٹ بول رہا ہے/رہی ہے؟

جواب

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب وہ (یعنی غیر مسلم) کہتا ہے میں مسلمان ہو چکا ہوں تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا جب تک اس سے کفر جدید ظاہر نہ ہو اور اس تحقیقات کا کچھ اعتبار نہیں کہ نفی کی گواہی نا معتبر ہے اور کافر کا اقرار کرنا ہی اسے مسلمان ٹھہرانے کے لئے کافی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 130)

کیا کوئی عربی نہ سمجھنے کے باوجود نماز پڑھ سکتا ہے؟

سوال 29:

کیا میں نماز پڑھ سکتا ہوں اگرچہ عربی میں زبان سے ادا کر رہا ہوں وہ مجھے سمجھ نہ آتی ہو؟

جواب

جی ہاں، آپ بغیر عربی سمجھے نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس بات پر مطمئن بھی ہو جائیں کہ آپ کو عربی سمجھ نہیں آتی۔ اگر آپ کو کسی گانے کے بول سیکھنا ہوں تو آپ گہری تحقیق کریں گے، دوست کو فون کریں گے، ای میل کریں گے، یا انٹرنیٹ پر جا کر ان بولوں کا مطلب جاننے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ کسی چیز میں دلچسپی رکھتے ہیں تو آپ مزید جاننے کے لیے جو بھی ضروری ہو وہ کریں گے۔ تو اگر آپ نماز پڑھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، جو کہ بہر حال ایک فرض عبادت

ہے، تو آپ کو نماز کے الفاظ کے معنی جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ مشکل نہیں ہے، آپ بہت آسانی سے ترجمہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بس کبھی کبھار ہم میں ترغیب کی کمی ہوتی ہے۔ اس سے آپ کی نماز میں حضوری بڑھ جائے گی اور آپ اللہ عزوجل کے قریب ہوں گے، اور یہی نماز کا مقصد ہے۔ آپ www.dawateislami.net سے 'نماز کے احکام' کتاب ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور نماز کے صحیح معنی جان سکتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کی شرائط

سوال 30:

اسلام قبول کرنے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب

یہ بہت آسان ہے۔ آپ کلمہ طیبہ پڑھیں (ایمان کا اعلان کرنا)۔ یہی شرط ہے؛ گواہی کا اقرار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ نومسلموں کو مستقل مدد اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، جو بدقسمتی سے کمیونٹی کی جانب سے بہت کم فراہم کی جاتی ہے۔ بہتر ہو گا کہ کوئی ایسی تنظیم ہو جو اس قسم کی مدد فراہم کر سکے۔ ایک ایسی جگہ جہاں نومسلم چند مہینے رہ سکیں، جہاں کھانے، رہائش، بنیادی اور عملی تربیت، کتابیں اور اساتذہ کی سہولت دستیاب ہو۔ ان حقیقی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی نے ایسے امیدواروں کو پناہ دینے کے لیے ایک پروگرام کا آغاز کیا ہے، جس کے تحت جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ کے فیضانِ مدینہ میں کامیابی کے ساتھ 92 دن کا ایک کورس مکمل کیا جا چکا ہے۔ روزانہ کلاسز، ہفتہ وار کلاسز، 7 دن کا کورس اور میرا پہلا نماز کورس بھی اب فعال ہیں۔ یہ کورسز دنیا بھر میں مسلسل بنیادوں پر جاری رہیں گے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد پھر کسی اور مذہب کو قبول کر لینا

سوال 31:

ایک شخص مسلمان ہو اور بعد میں کسی اور مذہب کو اختیار کر لے تو اس حوالے سے اسلامی حکم کیا ہے؟

جواب

مرتد ہو جانا یعنی جب کوئی شخص غیر مسلم ہو جائے؛ چاہے وہ مشرک، یہودی یا عیسائی ہو۔ اگر وہ اس حالت میں مر جاتا ہے، تو علماء کے اجماع کے مطابق اس کے تمام نیک اعمال مٹا دیے جائیں گے، جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر ذکر ہے۔ مثال کے طور پر، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشی رہنا ہے۔

(پارہ:2، البقرۃ:217)

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے۔

(پارہ:6، المائدۃ:5)

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا۔

(پارہ:7، الانعام:88)

روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، "ایک عیسائی شخص تھا جس نے اسلام قبول کیا۔ وہ سورۃ البقرہ اور آل عمران پڑھتا تھا اور وحی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لکھتا تھا۔ پھر وہ دوبارہ عیسائیت پر لوٹ آیا اور کہنے لگا، "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ نہیں آتا بجز اس کے جو میں نے ان کے لیے لکھا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دے دی، اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا، لیکن صبح کے وقت انہوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کا جسم باہر پھینک دیا تھا۔ انہوں نے کہا، "یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھودی اور اس کا جسم باہر نکال لیا کیونکہ وہ ان سے بھاگا ہوا تھا۔" پھر انہوں نے اس کے لیے قبر کو گہرا کھودا، لیکن صبح کے وقت پھر انہوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کا جسم باہر پھینک دیا تھا۔ انہوں نے کہا، "یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھودی اور اس کا جسم باہر پھینک دیا کیونکہ وہ ان سے بھاگا ہوا تھا۔" پھر انہوں نے اس کے لیے قبر کو جتنا گہرا ہو سکتا تھا کھودا، لیکن صبح کے وقت دوبارہ دیکھا کہ زمین نے اس کا جسم باہر پھینک دیا تھا۔ تو انہوں نے سمجھا کہ جو کچھ اس پر گزرا تھا وہ انسانوں کا کام نہیں تھا اور انہیں اسے زمین پر پڑا ہوا ہی چھوڑ دینا پڑا۔ (صحیح البخاری، حدیث 3421؛ صحیح مسلم، حدیث 2781)

غیر مسلم مرد دوست (بوائے فرینڈ)

سوال 32:

میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ میرا ایک بوائے فرینڈ ہے اور میں مکمل طور پر اس پر انحصار کرتی ہوں۔ وہ میرے علاج اور جو کچھ بھی مجھے ضرورت ہوتی ہے، اس کے پیسوں کی ادائیگی کرتا ہے۔ میں کام نہیں کرتی اور نہ ہی میرے پاس کوئی ڈگری ہے، میں ہمیشہ اس سے پوچھتی ہوں کہ کیا وہ مسلمان ہو جائے گا؟ وہ کہتا ہے نہیں۔ لیکن وہ ایک اچھا انسان ہے، مجھے نہیں معلوم کہ آیا مجھے اس پر مزید زور دینا چاہیے؟ میں کیا کروں؟

جواب:

انسان پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وہ اسے بصیرت اور ایک اچھا دماغ عطا فرماتا ہے جس کے ذریعے وہ سچائی کو سمجھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے خوشی کس چیز میں ہے۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے کا عزم کرتا ہے، اس کے احکام پر عمل کرنے اور جو وہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، اور سیدھے راستے پر ثابت قدم رہتا ہے۔

بے شک اسلام وہ سچا دین ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ ادیان کو منسوخ کر دیا، اور یہ تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ہے۔ یہ آخری دین ہے اور اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں کرتا۔

کسی شخص کو اسلام قبول کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ بطور ایک مسلم عورت آپ غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتیں۔ جب آپ اسلام قبول کر لیں، تو آپ کو لازما اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دینی چاہیے تاکہ آپ اس سے شادی کر سکیں۔ اگر وہ آپ سے سچی محبت کرتا ہے یا آپ کی فکر کرتا ہے، تو وہ اسلام قبول کر لے گا اور آپ کا جائز شریک حیات بن جائے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اسے چھوڑ دیں اور صبر کریں؛ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بہتر شریک حیات عطا فرمائے گا۔

عیسائیت سے اسلام کی طرف

سوال 33:

میں ایک عیسائی کے طور پر پلا بڑھا، اور بچپن سے ہی جب میں انبیاءِ کرام علیھم السلام کی زندگیوں کے بارے میں جاننے اور نیک اعمال کرنے کے بارے میں سیکھنے کی کوشش کرتا تھا تو مجھے بے حد خوشی محسوس ہوتی تھی۔ اُس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ عیسائیت میں ان معاملات کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا ہے، اس میں سے کچھ غلط بھی ہے۔ جیسے میں بڑا ہوا تو مجھے پتہ چلا کہ عیسائیت میں موجود کچھ مسائل حل طلب ہیں اور یوں میری آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا۔ جیسے ہی مجھے اسلام کے بارے میں معلومات ملیں تو میں اسلام کے بارے میں جاننے میں دلچسپی لینے لگا اور مجھے پتہ چلا کہ عیسائیت میں موجود غلط باتیں اسلام میں نہیں ہیں؛ بلکہ صرف اچھے پہلو ہیں۔

اس وقت مجھے خوشی اور دلچسپی کا ویسا ہی احساس ہوا جیسا بچپن میں ہوتا تھا۔ اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں اور الحمد للہ مسلمان ہو چکا ہوں تو کبھی کبھار مجھے (اسلام) دین کے بارے میں خوشی اور دلچسپی کا ایسا احساس ہوتا ہے جو مجھے یاد دلاتا ہے کہ میں بچپن میں کیسا محسوس کرتا تھا۔ ایسے وقت میں، میں خود کو ایسا محسوس کرنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہوں کہ کہیں یہ عیسائیت اور اسلام کے درمیان کوئی تعلق جوڑنے جیسا نہ ہو۔ تاہم، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں خود کو اسلام کے بارے میں خوشی محسوس کرنے سے روکتا ہوں۔ تو میرے دو سوال ہیں:

1. کیا یہ غلط ہے کہ میں بچپن میں محسوس کیے گئے جذبات کو اچھا سمجھوں کیونکہ وہ کفر کی حالت میں ہوئے تھے، یا یہ فطرت (قدرتی میلان) کی ایک مثال ہے، جو انسان کو اسلام کو سچائی کے طور پر پہچاننے کی طرف مائل کرتی ہے، حالانکہ میں نے اسلام کے بارے میں بعد میں سنا؟

2. کیا خوشی کے ان جذبات کو روکنا ضروری ہے کیونکہ یہ مجھے بچپن کے جذبات کی یاد دلاتے ہیں، حالانکہ میں عیسائی مذہب میں شامل جھوٹ اور بگاڑ کو قبول نہیں کرتا؟

جواب:

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے بھلائی چاہی اوراسی وجہ سے آپ کے دل میں دین سے محبت پیدا کی۔اسی کے نتیجے میں آپ نے عیسائیت میں سچائی تلاش کی،اور آپ کی فطرتِ سلیمہ کی وجہ سے آپ پر یہ واضح ہو گیا کہ سچائی اسلام میں ہے کیونکہ یہ فطرتِ سلیمہ کے عین مطابق ہے۔

لہٰذا، ہم آپ کو اس نعمت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اور آپ کو موت تک حق پر ثابت قدم رکھے، ہمیں جنت میں داخل کرے اور جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔

انبیا علیہم السلام اور نیک بندوں رحمھم اللہ کی سیرت پڑھنے یا نیک اعمال کرنے پر جو خوشی آپ کو محسوس ہوئی، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اسی طرح ان دنوں کی یادوں کے ساتھ جو خوبصورت جذبات آپ کو محسوس ہوتے ہیں، ان میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے،اور آپ پر انہیں دبانے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ، آپ کو اسلام پر زیادہ خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جو آپ کے لئے دنیاوی زندگی اور آخرت دونوں میں حقیقی خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةًۚ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انھیں ان کا نیک (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہو۔

(پارہ:14،النحل:97)

بے شک، نیکوکار بندوں نے دنیاوی زندگی اور آخرت کی خوشنودی حاصل کی،اور دونوں جہانوں میں خوشگوار زندگی پائی۔ایک پاکیزہ روح،دل کی شادمانی اوراس کی خوشی،اس کا لطف،اس کا اطمینان،اس کا سکون،اس کی سلامتی،اس کا نور،اس کی وسعت، اور ممنوع خواہشات اور غلط فہمیوں کو ترک کرنے سے حاصل ہونے والا تحفظ کا ہونا—یہ سب در حقیقت حقیقی مسرت ہے۔

نومسلم اپنے عیسائی بچّوں کے ساتھ

سوال 34

ایک نئ مسلمان خاتون جو ایک مسلمان کی دوسری بیوی ہیں، اپنے دو بچوں کے ساتھ اکیلی رہتی ہیں جو عیسائیت پر عمل پیرا ہیں۔ وہ اپنے پہلے شوہر سے طلاق لے چکی ہیں۔ وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتی ہیں اور خفیہ طور پر مسلمان ہیں۔ وہ منتظر ہیں کہ ان کے دونوں بچّے 18 سال کے ہو جائیں جو وہ اگلے سال تک ہو جائیں گے۔ انہوں نے اپنے دوسرے بیٹے کی عوامی پول میں بپتسمہ (عیسائی مذہب میں داخل کرنے کی رسم) کی تقریب میں شرکت کی ہے اور دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ کوئی نماز نہیں پڑھتیں۔ انہیں کیا کرنا چاہیے؟

کیا انہیں معافی مانگنی چاہیے یا دوبارہ ایمان کی گواہی دینی چاہیے؟ اس کی شادی کی حیثیت کیا ہے کیونکہ اس نے اپنے مسلمان شوہر کی اجازت کے بغیر اس تقریب میں شرکت کی؟

جواب:

مسلمانوں کے لیے بپتسمہ اور دیگر ایسی رسومات میں شرکت کرنا جو کفر پر مبنی ہوں، جائز نہیں ہے۔ تاہم، اگر اس عورت نے یہ عمل قانون سے واقفیت کی بنا پر کیا، خاص طور پر چونکہ اس نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ بپتسمہ کی تقریب میں شرکت کا ایک انفرادی عمل کفر کے جیسا عمل نہیں ہے جو کسی مسلمان کو اسلام سے خارج کر دے۔ انہیں ابھی بھی مسلمان سمجھا جائے گا اور اسے اپنے ایمان کی گواہی کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسے مستقبل میں ایسی کوئی حرکت دوبارہ کرنے سے بچنا چاہیے اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ ایسی تقریبات میں شرکت کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہے، خواہ اس کے شوہر نے اسے اجازت دی ہو یا نہیں۔ اگر وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تھی تو اس نے ایک گناہ کیا ہے اور اسے اس پر توبہ کرنی ہوگی۔ اگر اس کے لیے اسلام چھپانا ضروری ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ ورنہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنے اسلام کا اعلان کرے۔ بلاشبہ، اسلام کو چھپانا بعض برائیوں کا سبب بن سکتا ہے، جیسے کہ بعض دینی واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی۔ بہر حال، یہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے کہ وہ دینی فرائض کو نظر انداز کرے بالخصوص نماز کو۔

ہم اسے مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کے بچوں کو سیدھی راہ پر ہدایت دے اور اپنی بہترین

صلاحیتوں کے مطابق ان پر اچھا اثر ڈالنے کی کوشش کرے، خاص طور پر اس لیے کہ جب وہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچیں گے تو وہ اپنے والد یا کسی دوسرے شخص کے اثر سے آزاد ہو کر خود مختار زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اسکول میں داڑھی رکھنا

سوال 35:

میں ہائی اسکول کا طالب علم ہوں اور اپنے آخری سال (12 ویں کلاس) کی تکمیل کر رہا ہوں اور میں نے پچھلے اکتوبر میں اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد، میں نے سیکھا کہ داڑھی منڈنا حرام ہے، اس لیے میں نے اسے اللہ کے حکم سے بڑھنے دینا شروع کر دیا۔ اب میرے اسکول کی پالیسی یہ ہے کہ لڑکوں کا داڑھی منڈا ہونا ضروری ہے اور کوئی داڑھی نہیں ہونی چاہیے، اور مجھے نکالنے کی دھمکی دی جا رہی ہے کیونکہ میں داڑھی مونڈھنے سے انکار کر رہا ہوں۔ میرے والدین اور میرے ارد گرد کے تمام لوگ مجھ پر داڑھی منڈوانے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں اور میری والدہ مجھے اس بات پر شرمندہ کرتی ہیں کہ میں ان کو اپنے گریجویشن کے دن کو دیکھنے سے محروم کر رہا ہوں۔ میری وفاداری پہلے اللہ تعالی کے ساتھ ہے اور سب کے ساتھ دوسرے نمبر پر۔ میں ایک حقیقی الجھن کا سامنا کر رہا ہوں کیونکہ وہ مجھے نکالنے والے ہیں، لیکن میں اس بات پر جمے رہنے کے لیے پر عزم ہوں کہ میں داڑھی نہیں منڈاؤں گا۔ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

حدیث کی روشنی میں داڑھی رکھنا واجب (ضروری) ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مشرکین سے الگ نظر آؤ؛ اپنی داڑھیاں بڑھاؤ اور اپنی مونچھوں کو تراشو۔" (صحیح البخاری ،کتاب اللباس، حدیث 5553؛ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، حدیث 259)

داڑھی بڑھانا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرنا ہے۔

اور اللہ تعالی فرماتا ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۱﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

(پارہ:21،الاحزاب:21)

جہاں تک اسکول کے قواعد اور خاندان کی درخواستوں کی وجہ سے داڑھی منڈوانے کا تعلق ہے، تو اس قسم کی درخواستوں کے آگے ہار ماننے سے پہلے آپ کو چند اقدامات کرنے چاہیے:

1. کوشش کریں کہ اسکول اس قاعدے کو آپ کے لیے ترک کر دے اور آپ کو اپنی داڑھی بڑھانے کی اجازت دے۔ اگر کوئی اعلیٰ کمیٹی یا اسکول کا مالک ہو، تو ان سے بھی بات کریں تاکہ آپ کو استثنا مل سکے۔

2. اگر اس میں کامیابی نہیں ملتی، تو اپنے علاقے میں حکومتی پارٹی کے ارکان یا کسی بااثر شخصیت کو تلاش کریں تاکہ وہ آپ کے حق میں اسکول انتظامیہ سے بات کر سکیں۔

3. اگر یہ بھی ممکن نہ ہو، تو اسکول کے خلاف اپنے حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں شکایت درج کرانے پر غور کریں۔

4. اگر اوپر کے تمام طریقے کامیاب نہ ہوں، تو ایسا متبادل اسکول تلاش کریں جس کے قواعد آپ کو داڑھی رکھنے کی اجازت دیں۔

اگر داڑھی کو برقرار رکھنے کی آپ کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں، یا آپ کے پاس تمام اقدامات کرنے کا وقت نہ ہو، تو پھر شاید آپ کو ایک دین کا عالم بننے پر غور کرنا چاہیے۔ جامعتہ المدینہ یا کسی اور سنی دارالعلوم میں داخلہ لیں، وہاں کوئی آپ سے داڑھی منڈوانے کے لیے نہیں کہے گا۔ اس صورت میں، آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں، نہ کہ والدین، دوستوں، خاندان یا اسکول کی۔ کون جانے؟ آپ ایک عظیم مسلم رہنما اور امت مسلمہ کے امام بن سکتے ہیں۔

اسلام قبول کرلینا لیکن تمام فرائض کو پورا نہ کرنا، یا اسلام قبول کرنے کے لیے انتظار کرنا

سوال 36:

میں نے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کردیا ہے، لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے میرا ایک سوال ہے، اور میں شکر گزار ہوں گی اگر آپ اس کا جواب دیں۔ سوال یہ ہے: ان میں سے کون سا بہتر ہے؟

1. ایسی صورت میں اسلام قبول کرنا جب لگتا ہو کہ میں اسلام کے بعض فرائض (وقت پر نماز پڑھنا اور حجاب پہننا) ادا نہیں کرسکوں گی، یا

2. چونکہ کام سے متعلق چند مشکلات ہیں لہذا ان کی وجہ سے اسلام قبول کرنے کا وقت اس وقت تک مؤخر کرنا جب تک حالات ایسے نہ ہو جائیں کہ میں اسلام کو صحیح طریقے سے عملی جامہ پہنا سکوں؟

جواب

اسلام اللہ تعالٰی کا سچا دین ہے، اور اسے قبول کرنا انسان کو دنیاوی زندگی اور آخرت میں خوشی عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے پیغامات کو دین اسلام پر مکمل فرمایا ہے، اس لیے وہ اپنے بندوں سے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول نہیں کرتا۔ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر مرتے دم تک قائم رہتا ہے، وہ دنیا اور آخرت کی زندگی دونوں کھو دیتا ہے۔ لہٰذا، انسان پر لازم ہے کہ وہ فوراً اسلام قبول کرے، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اسے کس قسم کی رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں، بشمول موت۔ اس لیے اس معاملے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔

جہاں تک کام کا تعلق ہے، یہ آپ کے اسلام قبول کرنے یا اس میں تاخیر کرنے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ اللہ تعالٰی آپ کو اسلام قبول کرنے کے بعد ایک بہتر ملازمت کا موقع عطا فرما سکتا ہے۔ اگر آپ کا اللہ تعالٰی پر بھروسہ مضبوط ہو اور آپ صبر سے کام لیں تو اللہ تعالٰی، جو سب کا رازق ہے، آپ کے لیے ضرور مناسب متبادل انتظامات فرمائے گا۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک مسلمان پر ظاہری عبادات کو پابندی سے ادا کرنا واجب ہے، جیسے کہ نماز کو وقت پر ادا کرنا؛ تاہم، انہیں خفیہ طور پر بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایک مسلمان عورت پر اسلامی حجاب کی پابندی کرنا بھی واجب ہے۔

والد کا اسلام قبول کرنے کو پسند نہ کرنا

سوال 37:

میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور مجھے ایک مسئلہ ہے جسے حل کرنا ہے۔ میرے والد میرے اسلام کو پسند نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ میں دوبارہ عیسائیت قبول کر لوں، لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ جب میں ان سے اختلاف کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر انتقال نہیں فرمایا اور وہ اللہ کے بیٹے نہیں ہیں، تو وہ مجھ پر چلاتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے، میری پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ آج ہی انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں یہ جنون (مسلمان ہونا) ختم نہ کروں تو وہ بڑی تبدیلیاں کرنا شروع کر دیں گے۔ وہ مجھے قرآن مجید پڑھنے یا اسلام کا مطالعہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے (اور مجھے لگتا ہے کہ اگر میں ان کی نافرمانی کروں گا تو وہ مجھے یا میری املاک کو کچھ نہ کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں)، اور وہ چاہتے ہیں کہ میں دوبارہ عیسائیت قبول کر لوں۔ ان کے مطابق، میں اپنے اسلام کی وجہ سے اپنے خاندان کے ساتھ غداری کر رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ میں ان کے ساتھ صبر اور نرمی سے پیش آتا ہوں، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ مجھ سے مسلمان ہونے کی وجہ سے نفرت کرتے ہیں۔

جواب

آپ کے لیے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ ہر اس حکمت عملی پر عمل کریں جو اسلام پر ثابت قدمی سے جمے رہنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہے، جیسے مفید علم حاصل کرنا، اچھے اعمال کرنا اور نیک اور پارسا لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے دین پر اس وقت تک ثابت قدم رکھے، جب تک کہ ہم اس سے جا ملیں۔

آپ کے لیے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنے خاندان، خاص طور پر اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور اپنے اچھے برتاؤ اور اخلاق کے ذریعے ان پر اسلام کی خوبیوں کو ظاہر کریں، اور آپ کو ان سے جو بھی نقصان یا تکلیف پہنچے اُس پر صبر کریں۔ در حقیقت، اسلام نے ہم پر یہ فرض کیا ہے کہ ہم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور فرماں برداری سے پیش آئیں، چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں؛

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ
اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ
عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ
إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور ہم نے آدمی کواس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اوراس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دیں اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

(پارہ:21، لقمٰن:15-14)

اس کے علاوہ، حضرت اُسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا:

’’میری والدہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئیں، اس وقت قریش کا غلبہ تھا اور وہ بت پرستی کرتی تھیں، تو میں نے نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: "میری والدہ میرے ساتھ حسن سلوک کی خواہش کے ساتھ آئی ہیں، کیا میں ان سے تعلقات رکھوں؟" تو آپ نے فرمایا: "ہاں، اپنی والدہ کا حق ادا کرو۔" (صحیح البخاری، حدیث 2440؛ صحیح مسلم، حدیث 1677)

دوسری طرف، ایک مسلمان کا دین اس کے پاس سب سے قیمتی چیزوں میں سے ایک ہے۔ اس لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جائیدادیں اور وطن قربان کیے اور اپنے دین کو بچانے کے لیے ہجرت کی۔ نتیجتاً، اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ
وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

(پارہ:28،الحشر:8)

لہٰذا، آپ کو حق پر قائم رہنا چاہیے اور کسی بھی دباؤ یا اشتعال کا ردِ عمل نہیں دینا چاہیے۔ آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ آپ کے والد کی طرف سے کچھ پریشانی اور اذیت کا سامنا کرنا معمول کی بات ہے کیونکہ آپ نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ اس جھوٹ سے مختلف ہے جس پر وہ ایمان رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزما سکتا ہے تاکہ یہ ظاہر کر سکے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝۳

(ترجمہ کنزالایمان)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہو گی۔ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔

(پارہ:20،العنکبوت:2-3)

لہذا آپ کے لیے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ صبر کا مظاہرہ کریں اور برے عمل کا جواب اچھے عمل سے دیں کیونکہ اس کا نتیجہ اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سُننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

(پارہ:24، حم السجدۃ:34)

لہٰذا، اگر اپنے والد سے ان کے جھوٹے عقائد پر بحث کرنے سے آپ کو اس قسم کی تکالیف کا سامنا ہو، اور ممکن ہے کہ آپ اپنے دین کے بارے میں بھی آزمائشوں کا شکار ہو جائیں، تو آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

پیارے بھائی، آپ بالغ ہیں۔ اگر آپ ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں ایسے قوانین موجود ہیں جو آپ کو مذہبی آزادی دیتے ہیں اور جو آپ کے والد کو آپ پر ظلم کرنے سے روک سکتے ہیں، تو آپ اپنے ملک کے قوانین کا استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر آپ شادی کرنے کے قابل ہیں، تو آپ کو شادی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایسی مسلمان عورت تلاش کرنی چاہیے جو دین پر قائم رہنے میں آپ کی مدد کرے۔ اس طرح آپ اپنے والدین سے آزاد ہو سکتے ہیں اور اپنی فیملی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ مزید برآں، آپ کو سنّی اسلامی مراکز میں جانے کی کوشش کرنی چاہیے (آپ دنیا کے مختلف حصوں میں موجود دعوت اسلامی کے مراکز کو تلاش کر سکتے ہیں یا مدد کے لیے www.dawateislami.net پر وزٹ کر سکتے ہیں) اور وہاں اپنے مسلم بھائیوں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں، اور جو بھی قدم آپ اٹھانا چاہتے ہیں اس کے بارے میں ان سے مشورہ کر سکتے ہیں۔

اسلام تو قبول کر لیا مگر سب کچھ کھو دیا

سوال 38:

میں نے چار سال پہلے اسلام قبول کیا۔ میں نے اپنی صحت، دولت، خاندان، دوست، نوکری وغیرہ سب کچھ کھو دیا ہے۔ میری زندگی مسلسل نیچے ہی جاتی جارہی۔ میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کوئی مسلمان میری مدد کے لیے نہیں آیا، اور اس مشکل وقت میں کئی مسلمانوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا۔ غیر مسلموں نے میری مدد کی، اور میں اپنے آپ کو غیر مسلموں کے ساتھ زیادہ سکون میں محسوس کرتا ہوں۔

جواب:

اول: ایک مسلمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیاوی زندگی ایک آزمائش ہے؛ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اچھے اور برے حالات کے ذریعے آزماتا ہے، اور اس صورت میں مومن مرد یا مومن عورت کو صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہیے، جو کہ ایک عبادت ہے، اور صبر کا انجام اس دنیا اور آخرت دونوں میں بہتر ہوتا ہے۔

دوم: ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں/بہنوں کی بھلائی میں مدد کرے، اس لیے اسے ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے اور مشکل میں پڑے شخص کے معاملات آسان بنانے چاہئیں؛ یہ عمل اسلام میں اخوت کے اہم اصولوں میں شامل ہیں۔ اگر آپ کے ذکر کردہ مسلمانوں نے آپ کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں اور کسی اور سے امید نہ رکھیں، کیونکہ ہر بھلائی اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہے، وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔

سوم: ایک شخص کو اسلام اور اس کے اصولوں اور دوسری طرف مسلمانوں اور ان کے غلط رویوں کی تلخ حقیقت کے درمیان فرق کرنا چاہیے۔ بلکہ اس شخص کو حق پر قائم رہنا اور اس کی پیروی کرنی چاہیے، چاہے دوسرے اسے چھوڑ دیں۔ مشہور صوفی بزرگ، حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: "ہدایت کے راستے پر چلو اور اس بات پر پریشان نہ ہو کہ اس پر چلنے والوں کی تعداد قلیل ہے، اور گمراہی کے راستے سے ہوشیار رہو اور اس کثیر تعداد سے دھوکہ نہ کھاؤ جو خود کو اس راستے پر ہلاک کرتے ہیں۔"

لہٰذا، عقل اور حکمت کا تقاضا ہے کہ ہم لوگوں کے طرزِ عمل کو اسلام کی روشنی میں جانچیں، نہ کہ لوگوں کے طرزِ عمل کی روشنی میں اسلام کو جانچنا شروع کر دیں۔

اسی اثناء میں، آپ کو بعض غیر مسلموں کی طرف سے فراہم کردہ مدد کے بارے میں بھی محتاط رہنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کے ایمان پر اثر انداز ہو کر اسے کمزور کر دے اور آپ کو ان کے عقیدے کی طرف مائل کر دے۔ ایسا ہوا تو یہ آپ کے لیے ایک سنگین مصیبت ہو گی۔

ان (غیر مسلموں) کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرنا جائز نہیں ہے جس سے آپ کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ

اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠﴿۲۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلو میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(پارہ:28،المجادلۃ:22)

غیر مسلم ممالک میں گوشت کے لیے حکم

سوال39:

غیر مسلموں کے ذبح کیے گئے گوشت کو کھانے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

جواب

مسلمان علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مشرکین (جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں) اور دیگر تمام غیر مسلموں، جو یہودی یا عیسائی نہ ہوں، کے ذبح کیے ہوئے گوشت کا کھانا حرام ہے۔ مزید یہ کہ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اہل کتاب - یعنی یہودیوں اور عیسائیوں - کے ذبح کیے ہوئے گوشت کا کھانا جائز ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی شرائط کے مطابق ذبح کیا گیا ہو اور ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

اس کی دلیل وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

(ترجمہ کنزالایمان)

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔

(پارہ:6،المائدۃ:5)

لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اہل کتاب کا کھانا ہمارے لیے حلال ہے، اور ان کا کھانا یعنی وہ گوشت جو وہ ذبح کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر علماء نے بیان کیا۔ چنانچہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اہل کتاب کے علاوہ دوسرے غیر مسلموں کا کھانا ہمارے لیے حرام ہے؛ یہ تمام علماء کا متفقہ موقف ہے۔

اگر کوئی یہودی یا عیسائی اپنے مذہب کو چھوڑ کر ملحد بن جائے (جیسا کہ آج کل بہت سے بن چکے ہیں) یا اگر گوشت کسی دوسرے غیر مسلم نے ذبح کیا ہو، تو وہ مسلمانوں کے لیے حرام ہے اور ان کے لیے اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ اللہ کا نام صرف گوشت کو دھونے یا کھانے کے وقت ذکر کرنا کافی نہیں ہے۔

لیکن اگر کوئی مسلمان غیر مسلم ممالک میں ہے اور اس کے لیے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا گوشت حاصل کرنا مشکل ہو، اور وہ سبزیوں وغیرہ کے کھانے سے تنگ آ چکا ہو، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب اسے حرام گوشت کھانے کی اجازت ہے اور نہ ہی وہ اس شخص کے زمرے میں آتا ہے جو مجبور ہو یا اس پر دباؤ ڈالا گیا ہو۔

اس معاملے پر توجہ دینا اور بے احتیاطی سے بچنے پر انتباہ کرنا ضروری ہے جس کے لیے کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اس معاملے کے حوالے سے یہ بے احتیاطی اب عام نظر آتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کی مدد فرمائے تاکہ وہ، وہ عمل کریں جو ان کے بہترین دینی اور دنیاوی مفادات میں ہو، اور ان کے دلوں میں اپنا خوف اور اپنی مقدس حدود کی تعظیم پیدا کرے اور انہیں اس سے بچنے میں مدد کرے جو اس کے قوانین کے خلاف ہو۔

سپر مارکیٹس سے گوشت خرید کر استعمال نہ کریں؛ اس گوشت کے بارے میں مکمل تحقیق کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے اپنے علاقے کے معتبر مسلم اداروں کی مدد لیں۔

نوٹ: آج کل عیسائی اسلامی شرعی طریقہ کے مطابق جانوروں کو ذبح نہیں کرتے۔ لہذا، آج کل عیسائیوں کے ذبح کردہ گوشت کو کھانا جائز نہیں ہے

حالات اور عملی طریقے ملکوں کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں، اور اس کا اثر فقہی احکامات پر پڑ سکتا ہے، اس لیے آپ کو اس ملک میں جہاں آپ رہتے ہیں، کسی مستند سنی مفتی سے حلال اور حرام کے بارے میں ذاتی طور پر مشورہ کرنا چاہیے

سور کا گوشت کھانا

سوال 40:

میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے کھانے کے بارے میں خاص طور پر سور کا گوشت کھانے پر تحفظات ہیں۔ میں فی الحال اپنے چینی والدین کے ساتھ رہ رہا ہوں جہاں سور کا گوشت ایک معمول کا کھانا ہے۔ اگر میں اسلام قبول کر لوں اور گھر ہی پر رہوں تو مجھے خوف ہے کہ کہیں میں انجانے میں پکا ہوا سور کا گوشت نہ کھالوں۔

خاندانی ملاقاتوں یا تقریبات کے دوران، میں سور کے گوشت کے پکوان سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اور جب بچنا ممکن نہ ہو تو میں اللہ سے معافی ہی مانگ سکتا ہوں۔ اگر میں اسلام قبول کر لوں اور بعد میں سور کا گوشت کھانا پڑے تو کیا میں پھر بھی اللہ سے معافی مانگ سکتا ہوں؟

جواب

دنیا میں اسلام قبول کرنے کی طرح کوئی بابرکت چیز نہیں ہے، اور نہ ہی دنیا میں کفر (انکار) کی حالت جیسی کوئی بدقسمتی، گناہ یا آزمائش ہے۔ مخلوق کو اپنے خالق کے مذہب میں داخل ہونا چاہیے اور اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔ خالق اپنی مخلوق کی حالت کو جانتا ہے اور ان کی بے بضاعتیوں، کمزوریوں، بھول جانے اور غلطیوں کو سمجھتا ہے، اس لیے وہ ان غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے جو غیر ارادی طور پر کی جاتی ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے میری امت کے لئے ان کے خطا، بھول اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا، کو معاف کر دیا ہے۔" (ابن ماجہ، حدیث نمبر 2033)

جو آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ انجانے میں کچھ حرام کھا سکتے ہیں، یہ ایسی صورت نہیں ہے کہ آپ کو عذاب دیا جائے گا۔ جب تک آپ بھرپور طریقے سے اس چیز سے بچنے کی کوشش کریں گے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے، جس کی آپ نے اپنے سوال میں نشاندھی کی ہے، تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

چاہے کوئی شخص حرام عمل کر بیٹھے، اسلام پھر بھی ہر گناہ سے نکلنے کا راستہ فراہم کرتا ہے، جو کہ توبہ، ندامت اور گناہ کو نہ دھرانے کا عزم کرنے کی صورت میں ہے - اور اللہ تعالی سے معافی مانگنا؛ یہ ضمانت دیتا ہے کہ گناہ مٹ جائے گا۔ تو پختہ عزم کے ساتھ آگے

بڑھیں، اور ہچکچاہٹ نہ دکھائیں۔ اللہ تعالی آپ کے ساتھ ہو گا اور آپ کو مایوس نہیں کرے گا جب تک آپ وہ دین اپنائے رہیں گے جس سے وہ راضی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور آپ کو سیدھے راستے پر رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے آپ پر رحمت کرے۔

اسلام پر ثابت قدمی سے جمے رہنا

سوال 41:

ہماری ساتھ کام کرنے والی ایک خاتون نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ اسے اسلام میں ثابت قدم رکھنے کے لیے کون سے مثالی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں؟

جواب

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اچھے اعمال کرنے اور دوسروں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کی کوششوں کا بہترین بدلہ دے۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوسروں کو اچھے اعمال کی طرف بلائے گا، اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا ان ہدایت یافتہ افراد کو، اور ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو گی۔ (مسلم، حدیث 1017)

ہمیں بھی لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا چاہیے؛

اول: ایمان کے اصولوں اور ارکان اسلام کو احتیاط سے اور سادگی کے ساتھ اسی طرح بیان کرنا، جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفدِ عبدالقیس کو سمجھایا تھا جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کی گئی ہے۔ (صحیح البخاری، حدیث 4110؛ صحیح مسلم، حدیث 17)

دوم: جب حلال اور حرام کو واضح کرنا ہو تو تدریجی طریقہ اپنانا چاہیے۔ تدریجی انداز سے بتانے کا طریقہ دنیا کے معاملات اور اسلامی تشریعات میں اللہ کا طریقہ ہے۔ یہ طریقہ قرآن مجید اور سنت میں بھی واضح ہے۔ اس طریقہ کو اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ عقیدہ مضبوط اور غیر متزلزل رہے، جیسا کہ درج ذیل آیت میں فرمایا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور کافر بولے قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔

(پارہ:19،الفرقان:32)

سوم: اس خاتون سے دنیاوی تعلق و معاملات کے وقت اسلام کے آداب اور اخلاق کو اپنانا چاہیے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بدوی کو تحفہ دیا۔ تحفہ ملنے کے بعد وہ شخص اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور بتایا کہ وہ ایک ایسے شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس سے آیا ہے جو اتنا سخی تھا کہ ایسا لگتا تھا جیسے اسے فقر و فاقے کا کوئی خوف نہ ہو۔ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کی گئی ہے۔ (مسلم، حدیث 2312)

چہارم: اسے مسلمانوں کے ساتھ وفاداری کی اہمیت اور کافروں سے تعلقات سے الگ ہونے کی ضرورت پر زور دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اسے نیک اور صالح دوستوں کا انتخاب کرنے کی اہمیت پر بھی سمجھانا ضروری ہے، کیونکہ اچھے دوست اسے ثابت قدم رکھنے اور گمراہی سے دور رہنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے سے قبل کی قابل اعتراض تصاویر

سوال 42:

میرا ایک اہم سوال ہے۔ میں مسلمان ہوں اور میرے والدین مسلمان نہیں ہیں۔ وہ میرا اسلام قبول نہیں کرتے اور اب تین سال سے وہ میرے دشمن ہیں۔ ماضی میں، جب میں چھوٹی تھی اور مسلمان نہیں تھی تو چھٹیوں کے دوران اور مختلف جگہوں جیسے کہ ساحل پر میرے والد نے میری تصاویر لی تھیں جن میں، میں مختصر لباس میں تھی اور کیمرے سے میری ویڈیوز بنائیں تھیں۔ اس وقت میں کوئی بچی نہیں بلکہ بالغ تھی اور اب جب کہ میں حجاب (اسلامی پردہ) اور مناسب مسلم لباس پہنتی ہوں۔ تو میرے والد گھر آنے والوں

کو کبھی کبھار یہ کیمرا فلمیں دکھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے اور ان کے گھر کی دیواروں پر میری اس وقت کی بھی تصویریں لگی ہوئی ہیں جب میں حجاب نہیں پہنتی تھی۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ وہ یہ سب چیزیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور مجھے یہ خوف ہے کہ جب وہ انہیں دکھاتے ہیں تو میں گناہ گار ہوتی ہوں، لیکن میں اس پر کچھ نہیں کر سکتی۔ کیا میں اس معاملے میں گناہ گار ہوں جب کہ یہ میری غلطی نہیں ہے؟

جواب:

اس وقت کی ایسی تصاویر لینے کا گناہ اسلام قبول کرنے کے بعد معاف ہو جاتا ہے کیونکہ اسلام اپنے سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آپ پر اس بات کا بھی گناہ نہیں ہے کہ آپ نے ذکر کیا کہ آپ کے والد وہ تصاویر دکھاتے ہیں، بشرطیہ کہ آپ اپنے والد کو روکنے یا تصاویر ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتیں؛ اور اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

(ترجمہ کنزالایمان)

اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر

(پارہ:18، المومنون:62)

اگر آپ ان تصاویر سے پیچھا چھڑانے سے قاصر ہیں تب تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ یہ تو آپ کے والد ہیں جو انہیں دکھاتے ہیں۔

آپ کے لیے ہمارا مشورہ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کے والدین کو ہدایت دے، اور آپ اپنی بھرپور کوشش کریں کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں، کیونکہ وہ آپ کی فرمانبرداری، دعا اور ہمدردی کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ کو اسلام پر مضبوطی سے عمل کرنے پر بھی بھرپور توجہ دینی چاہیے تاکہ آپ ایک ایسا آئینہ بن سکیں جس کے ذریعے آپ کے والدین اس دین کی عظمت اور خوبصورتی کو دیکھ سکیں۔

بچّوں کے والد تعاون نہیں کر رہے

سوال 43:

میرے سابق شوہر سے میری ایک تین سالہ بیٹی ہے۔ میں نو مسلم ہوں، اور جب سے میں نے اسلام پر عمل کرنا شروع کیا، مجھے اپنی

بیٹی کے والد کی طرف سے بہت ساری مشکلات کا سامنا ہوا۔ وہ مسلمان پیدا ہوا تھا لیکن اپنے مذہب پر بالکل عمل نہیں کرتا؛ اب ہماری طلاق ہو چکی ہے۔ اگرچہ اکثر نہیں بلکہ ہر دوسرے ہفتے میں ایک بار ہی اپنی بیٹی سے ملتا ہے، لیکن مجھے بہت خوف ہے کہ اس کا میری بیٹی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ جب وہ میری بیٹی کو لینے آتا ہے، تو وہ تقریباً ہمیشہ ہی اسے میرے خاندان کے پاس لے جاتا ہے، جو کہ مجھ سے اس لیے تعلق رکھنا نہیں چاہتے کیونکہ میں ایک باعمل مسلمان ہوں۔ انہیں اسلام سے بھی اور جس طرح میں اپنی بیٹی کی پرورش کر رہی ہوں اس سے بھی نفرت ہے۔ میرا سابق شوہر بھی بالکل پسند نہیں کرتا کہ میں اپنی بیٹی کی اسلامی طریقے سے پرورش کرنے کی کوشش کرتی ہوں، اور اس نے کئی بار مجھے روکا ہے کہ میں اپنی بیٹی کی اسلامی طریقے سے پرورش نہ کروں۔ پہلے بھی اس نے میری بیٹی کو سؤر کھلایا تھا؛ مجھے اب کے بارے میں معلوم نہیں ہے، لیکن وہ اسلامی اصولوں کا خیال نہیں رکھتا۔

جواب:

آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ -جو کہ سب پر قادر ہے- کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور جو شخص جتنا کر سکتا ہے کرتا ہے تو وہ حقیقتاً ذمہ داری سے آزاد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کو اتنا بوجھ نہیں اٹھانا چاہئے جو آپ برداشت نہ کر سکیں اور نہ ہی وہ ذمہ داری لینی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ -جو کہ سب پر قادر ہے- نے عائد ہی نہیں کی۔

آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی اسلام کی تعلیمات کے مطابق پرورش کرنے کی بھرپور کوشش کریں، جتنا ہو سکے اس سے اسلامی شریعت کے احکام کے بارے میں اچھے طریقے سے بات کریں، اسے ان پر عمل کرنے کی ترغیب دیں، اور اس کے لیے ان کے فوائد اور اچھے پہلوؤں کا اس انداز میں ذکر کریں جو کہ اس عمر کی بچّی سمجھ سکے؛ جیسے وہ بڑی ہوتی جائے اس کا زیادہ خیال رکھیں اور اسے سکھانے اور اس کی تربیت کرنے کے لیے زیادہ محنت کریں۔ اس کے علاوہ، آپ کو اللہ تعالیٰ -جو کہ سب پر قادر ہے- سے دعا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ آپ کی بیٹی کو درست راستے پر رکھے اور اسے برائیوں سے دور رکھے۔ بے شک قلوب اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں (اللہ کی انگلیوں سے مراد اللہ کی طاقت کا کنٹرول ہے؛ اللہ تعالیٰ جسمانی اعضا سے پاک ہے)، اور ہدایت صرف اسی کے ہاتھ (طاقت) میں ہے۔ اگر آپ اپنی بیٹی کو اس کے والد اور اپنے غیر مسلم خاندان کے ساتھ میل جول سے روک سکتی ہیں، تو جتنا ہو سکے ایسا کریں.

ایک اچھا مسلمان کیسے بنیں؟

سوال 44:

میں حال ہی میں مسلمان ہوئی ہوں۔ اگر میری شفٹوں کے دوران نماز پڑھنا میرے لیے مشکل ہو تو میں اچھی مسلمان کیسے بن سکتی

ہوں؟ اگر میں نماز نہ پڑھ پاؤں تو مجھے بہت گناہ کا احساس ہوتا ہے کہ میں نماز نہیں پڑھ پائی۔ میری ماں ابھی بھی عیسائی ہیں جو مجھے اب قبول نہیں کرنا چاہتیں؛ جو چیز مسئلہ کو مزید مشکل بناتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو ذیابیطس بھی ہے۔ میں ہی ان کی دیکھ بھال کر رہی ہوں، لیکن میری دو بہنیں جو کام نہیں کرنا چاہتیں وہ مجھ پر بوجھ ہیں اور میری ماں ان کو مجھ سے زیادہ ترجیح دیتی ہیں؛ وہ چاہتی ہیں کہ میں ان کی ضروریات پوری کروں، لیکن وہ برائی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے مگر خیرات اور ناانصافی میں کیا فرق ہے؟

جواب:

کئی طریقے ہیں جنہیں اختیار کر کے آپ ایک اچھی مسلمان بن سکتی ہیں۔ نماز اسلام کے اہم ارکان میں سے ایک ہے اور اسے وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی جائز شرعی عذر نہ ہو تو نماز کو اس کے مقررہ وقت کے بعد ادا کرنا ناجائز ہے۔ اس لیے آپ کو اپنے کام کے حالات اور نماز کو وقت پر ادا کرنے کے درمیان بہترین توازن قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

تاہم، اگر آپ کے لیے اس کام میں رہتے ہوئے نمازوں کو قضا ہونے سے بچانا ممکن نہیں ہے، تو آپ کو اس کام کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام کی طرف جانا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ - جو سب پر قادر ہے - نے فرمایا ہے:

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ

(ترجمہ کنز الایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

(پارہ:28، طلاق:3-2)

جہاں تک آپ کی والدہ کا تعلق ہے، آپ پر ان کے ساتھ حسن سلوک اور خدمت کرنا فرض ہے، چاہے وہ کافر ہوں۔ آپ کی طرف سے ان کے لیے سب سے بہترین حسن سلوک یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کی ہدایت کے لیے دعا کریں، اور حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ انہیں اسلام کی دعوت دیں؛ یہی بات آپ کی بہنوں کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔

اس کے علاوہ، اگر آپ کی والدہ غریب ہیں تو آپ پر ان پر خرچ کرنا فرض ہے؛ اور یہی عمل آپ کی بہنوں کے لیے بھی ہے اگر وہ غریب ہیں اور اپنی روزی کمانے سے قاصر ہیں۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ وہ برائی میں مبتلا ہیں، تو اس سے آپ کو اسلامی قانون

(شریعت) کے تحت ان پر خرچ کرنے سے مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ آپ اس پر خرچ کریں جو آپ کے خرچ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لیے استعمال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ—جو سب پر قادر ہے—نے فرمایا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو

(پارہ:6، المائدۃ:2)

مسلمان ملک میں کام کرنے والی عورت

سوال 45:

میں ایک خاتون ہوں اور ایک مسلم ملک میں کام کر رہی ہوں - میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، میرے خاندان والے جو میرے وطن میں ہیں مسلمان نہیں ہیں لیکن انہوں نے بھی میرے مسلمان ہونے کو قبول کر لیا ہے۔ میں چھٹیوں پر جانے کا ارادہ رکھتی ہوں، میرا شہر ایک اسلامی شہر نہیں ہے اور وہاں اکثر لوگ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حفاظتی وجوہات کی بنا پر میرے لیے حجاب اتارنا جائز ہوگا؟

جواب:

محترم بہن، آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ مسلم عورت پر اپنے غیر محرم مردوں کے سامنے حجاب پہننا فرض ہے، اور اس میں بے پرواہی برتنا جائز نہیں ہے۔

اسی لیے، آپ کے لیے اپنے حجاب کو اپنے ملک یا کہیں اور اتارنا جائز نہیں ہے۔ اگر آپ کے لیے اپنے ملک جانے کا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے جس میں آپ اپنے حجاب اور اپنے دین کے دیگر احکام کی پابندی کر سکیں، تو جب تک صورت حال ویسی ہی ہے جیسی آپ نے ذکر کی ہے تو وہاں نہ جائیں۔

درحقیقت، مسلمان کو اس ملک سے ہجرت کر لینی چاہیے جہاں وہ اپنے دین کے ارکان کو قائم نہیں کر سکتا/سکتی۔

سابقہ تعلق سے بچّوں کا والد

سوال46:

میری ایک بیٹی ہے جو 7 سال کی ہے۔ یہ میرے مسلمان ہونے سے پہلے میرے ہاں پیدا ہوئی تھی اور اس کا باپ غیر مسلم ہے اور اس نے میری بیٹی سے رابطہ نہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں دو سال اور چھ مہینے پہلے مسلمان ہوئی تھی۔اس کے ایک سال بعد، میں نے اپنے شوہر سے شادی کی جو ایک بہت اچھا شوہر اور ہمارے بیٹے کے لیے بہت اچھا باپ ہے اور میری بیٹی کے لیے بھی وہ والد جیسا ہے۔ ماشاء اللہ، میری بیٹی کو اسلام کے بارے میں بہت سی معلومات ہیں اور وہ قرآن پاک کی کئی سورتیں حفظ کر چکی ہے جنہیں میں اور میرے شوہر نے اسے سکھایا ہے، اور وہ ایک مسلمان اسکول میں پڑھتی ہے۔ ہماری زندگی کا بڑا مسئلہ میرے غیر مسلم والدین ہیں جنہوں نے ہماری زندگی کو مشکل بنا دیا ہے۔ میرے والد کہہ چکے ہیں کہ وہ پیسہ دے کر مجھے قتل کروا دیں گے کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ اور بہت سے برے کام کرتے ہیں، جیسے پولیس کو بلانا اور یہ کہنا کہ میں ایک بری ماں ہوں کیونکہ میں اپنی بیٹی کو اسلام کے بارے میں تعلیم دیتی ہوں۔ میں ایک باعمل مسلمان ہوں اور میں اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہوں اور کبھی بھی کسی چیز کے لیے اسلام کو نہیں چھوڑ سکتی، اس لیے مجھے پرواہ نہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

لیکن اب پچھلے ہفتے سے میرے والدین نے میری بیٹی سے کہنا شروع کر دیا ہے کہ جب میرا بیٹا بڑا ہو جائے گا تو میرا شوہر اس کا خیال نہیں رکھے گا، تو اب میری بیٹی نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ اپنے (اصل) والد کے ساتھ رابطے میں رہنا چاہتی ہے۔ میں نہیں جانتی کہ کیا کروں؛ میرے والدین کی وجہ وہ اسلام سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اور اگر اس نے اپنے والد کے ساتھ رابطہ رکھنا شروع کر دیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ مسلمان نہیں رہے گی۔ لیکن میں اس کے والد سے اسے ملنے سے روکنا نہیں چاہتی کیونکہ یہ اس کا حق ہے کہ وہ اس سے مل سکے، حالانکہ وہ غیر مسلم ہے۔ میرا اور میرے شوہر کا منصوبہ ہے کہ ہم اس غیر مسلم ملک سے کسی مسلم ملک میں منتقل ہو جائیں، لیکن اس میں کچھ سال لگیں گے۔ غیر مسلم ممالک میں بچوں کی پرورش کرنا اور انہیں اسلام پر قائم رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ مجھے اپنی بیٹی کے بارے میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں اسے اس کے والد سے ملنے دوں اور اپنے والدین سے رابطہ بھی برقرار رکھوں؟

جواب:

ہمارا مشورہ ہے کہ فائدہ مند علم حاصل کریں، نیک اعمال کریں اور نیک اور پرہیزگار خواتین سے دوستی کریں، کیونکہ یہ وہ بہترین چیز ہے جو ایک مسلمان عورت کو اپنے دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد دیتی ہے۔ نیز، اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دین اور آپ کی بیٹی کے دین کو محفوظ رکھنے کی خواہش پر جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر ثابت قدم رکھے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بیٹی مسلمان ہے کیونکہ وہ دین کے معاملے میں آپ کی پیروی کرتی ہے، کیوں کہ آپ اس کے والدین میں سے بہترین دین رکھتی ہیں۔ لہٰذا، ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اس کا خیال رکھیں، اسے نیکی کی تربیت دیں اور اسے اس کے دین کے احکام سکھائیں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے والدین کی طرف سے آپ کے خلاف جو غصہ ہے، اس کو نظر انداز کریں۔ نیز اسے آپ کے والدین اور اس کے والد کی طرف سے اسلام کے بارے میں جو غلط تصورات اسے بتائے جائیں آپ کو ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔

اس کے علاوہ، ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنے والدین کی طرف سے پہنچنے والے نقصان پر صبر کریں، اور اگر آپ کو خوف ہو کہ آپ اپنے دین میں کمزور پڑ سکتی ہیں، تو فوراً کسی مسلم ملک کی طرف ہجرت کر جائیں اور اس سلسلے میں اپنی بھرپور کوشش کریں اور اپنے دین کو بچانے کے لیے اس ملک سے نکل جائیں۔ اگر فی الحال آپ ہجرت کرنے سے قاصر ہیں، تو صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کوئی راستہ پیدا فرمائے۔ آخر میں، اگر آپ کو یہ خدشہ ہو کہ آپ کی بیٹی کے والد اس کے دین کو خراب کر سکتے ہیں، تو آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ آپ اسے ان سے رابطہ کرنے سے روک دیں-اور یہی اصول آپ کے والدین کے حوالے سے بھی لاگو ہوتا ہے۔

ہجرت

سوال 47:

ہجرت کے بارے میں میرا سوال دوسروں کے سوالات سے ملتا جلتا ہے۔ میں ایک نومسلم ہوں اور غیر مسلم خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میری والدہ عمر رسیدہ ہیں لیکن صحت مند ہیں اور ہمارے درمیان بہترین تعلقات ہیں۔ انہوں نے پہلے ہی یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ میرے ساتھ کسی مسلم ملک میں رہنا نہیں چاہتیں۔

مجھے لگتا ہے کہ میرے لیے اور میرے اپنے دین کے لیے ایک مسلم ملک میں شادی کرنا اور خاندان بنانا بہتر ہوگا۔ کبھی کبھار وہ مجھے کہتی ہیں کہ اگر میں جاؤں تو کوئی بات نہیں، لیکن یقیناً وہ اس لیے ایسا کہتی ہیں کیونکہ وہ ایک ماں ہیں؛ میں یہ سمجھ سکتی ہوں کہ وہ چاہتی ہیں کہ میں (اسی ملک میں) رہوں۔ براہ کرم مجھے بتائیں کہ اسلام کے مطابق کیا بہتر ہے؟

جواب:

ہجرت کبھی فرض ہوتی ہے اور کبھی مستحب۔ اگر ہم یہ فرض کریں کہ ہجرت آپ پر فرض نہیں ہے، تو ہمارے نزدیک یہ آپ کے لیے بہتر ہوگا کہ آپ کسی مسلم ملک میں رہائش اختیار کریں؛ اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو ایسا کریں، خاص طور پر چونکہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ ایک نئی مسلمان ہیں، اور آپ کو ایسی حالت میں رہنے کی ضرورت ہے جو آپ کے دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد کرے۔ بلاشبہ آپ جانتی ہیں کہ غیر مسلم ممالک میں مصائب کی بہت ساری وجوہات ہیں جیسے غلط فہمیاں اور خواہشات، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپنے دین کی حفاظت ہر چیز سے بڑھ کر آپ کی ترجیح ہونی چاہیئے۔ جہاں تک آپ کی والدہ کا تعلق ہے آپ پر ان

کے ساتھ حسن سلوک اور فرماں برداری فرض ہے۔ دراصل، آپ یہ سب ان سے دور رہ کر بھی کر سکتی ہیں، جیسے انہیں فون کر کے ان کی خیریت دریافت کرنا، مالی طور پر مدد کرنا، کبھی کبھار تحائف بھیجنا اور ان سے ملاقات کرنا۔

اس کے علاوہ، اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک اور فرماں برداری کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ انہیں اسلام کی طرف دعوت دیں اور اس کے اچھے آداب کو واضح کریں، خاص طور پر اپنے برتاؤ کے ذریعے۔

فیملی پریشان کر رہی ہے

سوال48:

میں تین سال سے مسلمان ہوں۔ میں اپنے علاقے میں یا جن لوگوں کو میں جانتی ہوں ان میں سے واحد مسلمان ہوں۔ میں 28 سال کی خاتون ہوں۔ میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہوں اور مجھے شدید ظلم و ستم کا سامنا ہے، نہ صرف اپنے خاندان کی طرف سے بلکہ اس ٹاؤن کے کئی لوگوں کی طرف سے بھی۔ میں پہلے اکیلی رہتی تھی لیکن حالات اب خاصے خوفناک ہو گئے ہیں۔ مجھے توہین آمیز اور دھمکیوں کے پیغامات اپنی گاڑی پر لکھے ہوئے ملے ہیں اور سب کچھ ہو چکا ہے۔ جب میں اکیلے رہ رہی تھی تو ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میرے گھر میں ایک شخص موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کی اور اس سے پہلے کہ کچھ برا ہوتا، پولیس وقت پر آ گئی۔ لہذا میں اکیلی رہنے میں محفوظ محسوس نہیں کرتی۔ لیکن پھر بھی مجھے اپنے خاندان کی طرف سے دباؤ اور توہین کا سامنا ہے۔ ایک دن صبح اٹھ کر میں نے دیکھا کہ میرا قرآن مجید شہید کر دیا گیا تھا۔ میری زندگی ایک جیتی جاگتی جہنم بن چکی ہے۔

اس سب کے باوجود، میں نے اپنے دین کو نہیں چھوڑا اور میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ میں اپنے خاندان کی طرف سے آنے والے مصائب پر صبر کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن میں خود کو بہت پھنسی ہوئی محسوس کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ، میرے لیے یہ اور بھی مشکل ہے کیونکہ میں ایک عورت ہوں۔ میرے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں کہ میں کوئی شوہر تلاش کر سکوں جو مجھے اس دہشت ناک کہانی سے نکال سکے اور میرے پاس کوئی ولی (نگران) بھی نہیں ہے کیونکہ یہاں مسلمان نہیں ہیں۔ میرے پاس مسلم ملک میں ہجرت کرنے کے لیے پیسے ہیں، لیکن میرے خاندان کو اسلام سے بہت نفرت ہے اور وہ میرے کسی مسلم ملک جانے کے خلاف ہیں، لہذا میرے پاس کوئی محرم نہیں ہے جو میرے ساتھ سفر کر سکے۔ براہ کرم میری مدد کریں اور مجھے مشورہ دیں۔

جواب:

ہم آپ کو صبر کرنے کی یاد دہانی کراتے ہیں، کیونکہ صبر ہر مشکل پر قابو پانے کی کنجی ہے اور اس کا نتیجہ اچھائی ہی ہوتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ

چاہیے۔ ہم آپ کو یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ آپ جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مشکلات و مصائب سے نکلنے کے لیے وہ آپ کے لیے کوئی راہ نکالے۔

اگر آپ اور آپ کے خاندان کے درمیان صورتحال وہی ہے جیسی آپ نے بیان کی ہے، اور آپ کو اپنے دین میں رہتے ہوئے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو، تو آپ پر ہجرت فرض ہے۔ اگر آپ کسی ایسے مسلم ملک میں ہجرت کر سکتی ہیں جہاں آپ کو تحفظ ملے، تو آپ کو ایسا کرنا چاہیے۔ تاہم، اگر آپ مسلم ملک میں ہجرت نہیں کر سکتیں، تو آپ اپنے ملک کے کسی دوسرے ایسے شہر میں سفر کریں جہاں آپ کو مسلمان ملیں جو آپ کے دین میں آپ کی مدد کریں اور آپ کے لیے ایک نیک شوہر تلاش کریں۔

آخر میں، آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ علماء نے کہا ہے کہ اگر ایک عورت اپنے دین کی حفاظت کے لیے سفر کرنا چاہتی ہے، تو اسے ضرورت کے تحت بغیر محرم کے سفر کرنے کی اجازت ہے۔ ضرورت کا معیار جو کہ عورت کو بغیر محرم (اگر دستیاب نہ ہو تو) کے سفر کی اجازت دیتا ہے یہ ہے کہ عورت کو اپنی زندگی، عزت، مال یا سب سے اہم بات یہ کہ اسے اپنے دین کے بارے میں خوف ہو۔ اس کے علاوہ، آپ خود بھی ایک مسلمان مرد کو اپنے ساتھ شادی کرنے کی پیشکش کر سکتی ہیں، اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فیملی کو چھوڑ دینا

سوال 49:

ایک نو مسلم بہن نے ایک مسلم تنظیم کی مدد سے ایک مسلم مرد سے شادی کی ہے۔ اس نے اپنے والدین کو چھوڑا کیونکہ وہ اسے مخلوط تعلیمی ادارے (کالج) میں پڑھنے پر مجبور کر رہے تھے اور اس کو حجاب پہننے کی اجازت نہیں دے رہے تھے، اور اگر وہ اپنے خاندان کے ساتھ رہتی تو اس کا مستقبل بھی غیر محفوظ ہوتا۔ اس نے گھر چھوڑنے کے بعد اپنے والدین کو اطلاع دی۔ اب جب کہ وہ خوش ہے اور اسلام پر عمل کرنے میں آزاد ہے، کچھ مسلمان اس سے پوچھ رہے ہیں کہ اس نے اپنے والدین کو اور اپنے گھر کو کیوں چھوڑا، اور اس وجہ سے اس کے والدین غمزدہ ہونگے؟ وہ یہ پوچھ رہی ہے کہ وہ ان لوگوں کو کیا جواب دے؟

جواب:

سب سے پہلے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس بہن کی حفاظت کرے، اسے اپنے دین پر ثابت قدم رکھے اور اسے ہر اچھے عمل کی توفیق دے۔ بے شک، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے بچنے کے لیے اپنے والدین کی بات نہ مان کر اچھا کیا ہے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اطاعت صرف اس (معاملے) میں ضروری ہے جو جائز ہو۔" (صحیح البخاری، 7257؛ صحیح مسلم، 1840)

چونکہ یہ لڑکی شادی شدہ ہے، تو اسے اپنے شوہر کے ساتھ جہاں وہ رہتا ہے وہیں رہنا چاہئے، اور اسے اپنے والدین کے گھر میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے خواہ اس کے والدین مسلمان ہی کیوں نہ ہوتے، اور یہ تو پھر غیر مسلم ہیں اور اس کو اپنے دین کے بارے میں یہ خوف بھی ہے کہ اگر وہ ان کے ساتھ رہی تو اس کا دین متاثر ہو سکتا ہے۔

اگر وہ اس بات پر ناخوش ہیں کہ وہ ان کی ناخوشی کا سبب بنی ہے، تو اس نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا جس پر اسے الزام لگایا جائے۔ مزید یہ کہ اسلام میں ہجرت صرف اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لیے فرض کی گئی تھی۔ حقیقت میں، ایسی ہجرت میں اپنے ملک، والدین اور خاندان کو چھوڑنا بھی ضروری ہو سکتا ہے۔ تو کیا کسی کو صرف اپنے والدین کے لیے ہجرت ترک کر دینی چاہیے؟ یہ بہت افسوسناک بات ہو گی۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۚ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی۔

(پارہ:5، النساء:97)

لہٰذا، ان بھائیوں کو اس لڑکی پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس کا یہ عمل حق بجانب ہے۔

مزید برآں، اس لڑکی کو یہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور فرماں برداری کا حکم دیا ہے، چاہے وہ غیر مسلم ہوں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘

(ترجمہ کنزالایمان)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے۔

(پارہ:21، لقمٰن:15)

لہٰذا، اسے اپنی استطاعت کے مطابق اور ہر اُس ذریعہ سے جو عموماً رشتہ داری کو قائم رکھنے کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے، اپنے والدین سے تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، چاہے وہ انہیں فون کرنا ہو، تحفے بھیجنا ہو، خط لکھنا ہو وغیرہ۔

مسلم ملک یا غیر مسلم ملک میں رہنا

سوال50:

میں ایک طالبہ ہوں جو برطانیہ میں پیدا ہوئی، اور ایک سال پہلے اللہ کے فضل سے مسلمان ہوئی، اور پڑھائی کا یہ میرا آخری سال ہے۔ میرے پاس یہاں ایک سال تک کام کرنے کا موقع ہے جس میں، میں معذور افراد کو ملازمت حاصل کرنے میں مدد دوں گی۔ کیا مجھے یہ کام ایک سال کے لیے برطانیہ میں ہی کرنا چاہیے جہاں میرا منگیتر (مسلمان) اور خاندان (غیر مسلم) موجود ہیں، یا مجھے بغیر محرم کے کسی مسلمان ملک جانا چاہیے، جہاں میرا کام کسی فلاحی نوعیت کا نہیں ہوگا؟ مجھے ترکی یا ملائشیا میں انگریزی پڑھانی ہوگی کیونکہ دوسرے مسلمان ممالک خواتین کے لیے اتنے محفوظ نہیں ہیں۔ ان میں سے کیا بہتر ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ دونوں صورتیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کریں گی اور میں بھی غیر محفوظ ہوں گی، تو مجھے اپنی تعلیم مکمل ہونے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟ میرا منگیتر مجھ سے ایک سال چھوٹا ہے اور وہ اگلے سال تک برطانیہ میں پڑھے گا۔ کیا میں مزید ایک سال کے لیے انگلینڈ میں رہ کر کام کروں تاکہ میں شادی کر سکوں، یا پھر اکیلے کسی مسلم ملک چلی جاؤں؟

جواب:

ہجرت کا حکم لوگوں کے حالات کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ لہٰذا، اگر آپ کے دین کو نقصان نہیں پہنچتا اور آپ اپنے دین کے احکام کو قائم کرنے کے قابل ہیں، تو آپ پر ہجرت فرض نہیں ہے۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ آپ کا اپنے ملک میں رہنا بہتر ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو کوئی ایسا مسلم ملک نہ ملے جہاں آپ ہجرت کر سکیں اور جہاں آپ محفوظ محسوس کریں، کیونکہ آپ کا شوہر یا محرم نہیں ہے جو

آپ کے ساتھ سفر کرے۔ لہٰذا ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنے منگیتر کو جلد شادی کرنے پر راضی کریں، کیونکہ ان شاءاللہ یہ دونوں کو فتنے کے اسباب سے بچنے میں مدد دے گا۔ جہاں تک عورت کے کام کرنے کا تعلق ہے، تو دین کے اعتبار سے عورت کو کام کرنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ وہ کچھ شرائط پر عمل کرے، جیسے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت حجاب کا اہتمام کرنا، غیر محرم مردوں سے اختلاط سے بچنا اور دیگر ضروری شرائط پر عمل کرنا۔

والدین مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں

سوال 51:

میں پہلے آرتھوڈوکس عیسائی تھی اور اب اسلام قبول کرلیا ہے۔ تاہم، میرے خاندان کو نہیں پتا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ میں ایک مسلمان سے شادی کرچکی ہوں، لیکن میرا شوہر میری اسلام قبول کرنے کی وجہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسلام کے بارے میں سوالات کرنا شروع کیے، قرآن مجید کی انگلش میں تفسیر پڑھنا شروع کی، اور جب میں اپنے شوہر کے ساتھ مراکش میں تھی، تو میں نے اپنی آنکھوں سے اسلام کے ایک معجزے کو دیکھا تھا۔ اب میں اسلام کے بارے میں سچائی جانتی ہوں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحمت والا اور سب پر قادر ہے اور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور بندے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر عمل ہمارے لئے تھا۔ میں اپنے نئے مذہب کے ساتھ بہت خوش اور سکون میں ہوں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میری پریشانی یہ ہے: اگر میرے والدین کو میرے اسلام قبول کرنے کے بارے میں سچائی معلوم ہوئی تو انہیں بہت دکھ ہوگا، اس لیے جب میں ان کے گھر جاتی ہوں تو مشکلات سے بچنے کے لیے صلیب پہن کر جاتی ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ درست نہیں ہے، لیکن میں ان کو سچ نہیں بتاسکتی۔ براہ کرم مجھے بتائیں کہ کیا اپنے خاندان کو تکلیف سے بچانے کے لیے صلیب پہننا غلط ہے؟ کیا آپ براہ کرم میری مدد کرسکتے ہیں کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

جہاں تک صلیب پہننے کا تعلق ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے لیے کسی ایسے مذہبی رسم میں شرکت کرنا جو صرف غیر مسلموں کے لیے مخصوص ہو، جیسے کہ صلیب پہننا، جائز نہیں ہے۔ کیونکہ صلیب پہننا غیر مسلموں کے کفر کی تقلید کرنا ہے، چاہے یہ صرف ظاہری طور پر کیا جائے، اور یہ جھوٹ پر مبنی باطل کو تسلیم کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر آپ کو اپنے ایمان (اسلام قبول کرنے) کو ظاہر کرنے سے نقصان پہنچنے کا خوف ہو، تو آپ کو اسے چھپانے کا حق ہے بشرطیکہ آپ خفیہ طور پر مذہبی عبادات پر عمل کرتی رہیں۔ تاہم، صلیب پہننا کفر کی ایک واضح علامت ہے اور اسی وجہ سے اس کی اجازت نہیں دی جائے گی—بلکہ علماء نے اسے گستاخی قرار دیا ہے۔ اگر آپ کے لیے اپنے مذہب کو ظاہر کرنا ممکن ہو تو ایسا کریں اور اس پر فخر کریں،

اوراللہ تعالیٰ کے سواکسی سے نہ ڈریں؛یہ آپ کے والدین کواسلام کی دعوت دینے کاایک ذریعہ بن سکتا ہےاوروہ مسلمان ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک والدین کے ناخوش ہونے کا تعلق ہے تو یہ ایک آسان سی بات ہے؛والدین صرف اس وجہ سے غمگیں ہو سکتے ہیں کہ ان کے بچے انہیں چھوڑرہے ہیں۔پھر بھی،ان کے بچے انہیں چھوڑنے کے خیال کو ترک نہیں کر سکتے اگر اس عمل کی ضرورت ہو، جیسے سفر کرناوغیرہ،اوراگروالدین کاغم دینی وجوہات کی بناپر ہو،تویہ اور بھی نامناسب ہے۔

نقاب پہننا

سوال52:

میرے والدین مسلمان نہیں ہیں، میں چھ سال سے مسلمان ہو، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔چار سال سے ہم اسلام کی وجہ سے جنگ میں تھے، لیکن اب وہ مجھے نقاب کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔وہ اسلام کے بارے میں سننے کے لیے کھلے ہیں، ہم بہت زیادہ دعوت دیتے ہیں، میری بہن نے بھی اسلام قبول کیا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔میں نے یورپی ملک سے ایک عربی ملک کی طرف ہجرت کی ہے؛ہم ہر تین ماہ بعد اپنے خاندان سے ملنے جاتے ہیں۔میرا سوال شراب کے بارے میں ہے، کیونکہ وہ دوپہر کے کھانے میں شراب پیتے ہیں اور جب ہم ان کے گھر جاتے ہیں تو ہم وہاں سوتے ہیں۔مجھے معلوم ہے کہ جس محفل میں شراب ہو وہاں بیٹھنا حرام ہے۔لیکن اگر وہ ہمیں مدعو کریں تو ہمیں ان کے ساتھ حسن سلوک بھی کرناچاہیے ورنہ مجھے خوف ہے کہ دعوت کا دروازہ دوبارہ بند نہ ہو جائے۔میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرے حالات میں کیا مجھے ان کے ساتھ رہنے کی اجازت ہو گی اگر وہ شراب پیتے ہوں؟

جواب:

آپ کو ان کو اسلام کی دعوت دینا جاری رکھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ انہیں اسلام کی طرف ہدایت دے؛یہ آپ کی طرف سے ان کے لیے سب سے بہتر حسن سلوک اور فرماں برداری میں سے ایک ہے۔جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا کہ آپ کے والدین غیر مسلم ہیں، یہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور فرماں برداری میں رکاوٹ نہیں ہے،اور آپ کا ان سے ملاقات کرنا جائز ہے۔تاہم، وہ جگہ جہاں نشہ آور چیزیں پیش کی جارہی ہوں، وہاں بیٹھنا ممنوع ہے۔ایسی صورت میں آپ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔آپ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ ان سے معذرت کر سکتی ہیں تاکہ ان کی طرف سے کوئی برارد عمل نہ ہو۔

اگر ہم یہ فرض کریں کہ وہ آپ سے اس لیے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ آپ ان کے ساتھ اس میز پر بیٹھنے سے انکار کرتی ہیں جہاں نشہ آور مشروبات پیش کیے جارہے ہیں تو آپ کو صبر کرنا چاہیے اور حکمت کے ساتھ معاملہ حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔بہترین مثالیں جن کی پیروی کی جاسکتی ہے، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہیں، جنہیں اسی طرح کی صورتحال کا سامنا تھا، لیکن مذہب کی قیمت پر انہوں نے کسی کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا۔

مزید برآں، اس اصول پر قائم رہنا زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے اور اس کے بہتر نتائج بھی نکل سکتے ہیں، کیونکہ دوسرے فریق پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنے دین سے سچے دل سے وابستہ ہے۔ درحقیقت یہ عمل اس شخص پر زیادہ اثر ڈال سکتا ہے اور اس کے اسلام قبول کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ جہاں تک کسی شخص کو پیش آنے والی کچھ مشکلات یا پریشانیوں کا تعلق ہے تو اسے صبر کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی وجہ سے اُسے بہت بڑے انعامات ملتے ہیں۔ تاہم، یہ مشکلات جلد ہی ختم ہو جائیں گی۔

مسلمان ملک میں کام کرنا

سوال 53:

میری بیوی نے مجھے بتایا کہ وہ کام کرنے کے لیے صرف اس صورت میں دوبارہ عرب کی مقدس سرزمین واپس جائے گی کہ اگر میں اُس کے ساتھ جاؤں اور اسلام قبول کروں۔ میں نے خود سے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ میری ایک اور پریشانی یہ ہے کہ میں بے روزگار ہوں۔ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ جاؤں، تو کیا یہ درست ہوگا کہ میں صرف اس کی آمدنی پر مکمل طور پر انحصار کرکے اُس کے ساتھ رہوں؟

جواب:

اگر آپ کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ مقدس عرب سرزمین کی طرف سفر کرنا ممکن ہو، تو آپ کو ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس طرح بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، جن میں سب سے اہم سفر میں اپنی بیوی کے ساتھ رہنا ہے، کیونکہ اسلام میں ایک عورت کے لیے سفر کرنا صرف اپنے شوہر یا محرم کے ساتھ ہی جائز ہے تاکہ وہ فتنوں کے خطرات سے محفوظ رہے۔

اس کے علاوہ، آپ ایک مسلم ماحول میں سفر کریں گے جہاں بہت سارے ایسے تعلیمی ادارے ہیں جن سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مقدس عرب سرزمین پر خانہ کعبہ اور مقدس سبز گنبد (مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں میں) ہیں، اور وہاں عبادات کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ غالباً ممکن ہے کہ آپ کو وہاں کوئی نوکری مل جائے، اور آپ دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی حاصل کریں گے۔ سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی تو مسلمان تھی جب کہ آپ پہلے مسلمان نہیں تھے؛ آپ نے حال ہی میں اسلام قبول کیا۔ اگر یہ بات درست ہے تو ایک مسلمان عورت کے لیے اپنے غیر مسلم شوہر کے ساتھ رہنا جائز نہیں ہے؛ بلکہ جب وہ مسلمان ہو جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے۔

شرعی حکم: اگر بیوی مسلمان ہو جائے تو شوہر کو اسلام پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ مسلمان ہو جاتا ہے تو نکاح کا معاہدہ دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ پچھلا نکاح برقرار رہے گا۔ تاہم، اگر وہ اسلام کو قبول کرنے سے انکار کرے یا خاموش رہے، تو اب عدت کا دور شروع ہو جائے گا اور عدت کی مدت مکمل ہونے کے بعد وہ کسی مسلمان مرد سے شادی کرنے کے لیے آزاد ہو جائے گی۔

آپ کے معاملے میں، اگر آپ نے اسلام اس وقت قبول کیا جب اس کی عدت کی مدت مکمل ہو چکی تھی، تو آپ کو اس کے ساتھ سفر کرنے یا اس کے ساتھ رہنے سے پہلے نکاح کا معاہدہ دوبارہ کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ نے اسلام اس وقت قبول نہیں کیا جب وہ مسلمان ہوئی، آپ نے اسلام بعد میں قبول کیا۔

اسلام قبول کرنے کا اعلان کیسے کیا جائے؟

سوال54:

اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے کے کیا طریقے ہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ میں اسلام قبول کرنے کا اعلان عرب کی مقدس سرزمین پر کروں اور اسے مصر میں قانونی طور پر تسلیم کرواؤں؟ میں نے دو ماہ پہلے اسلام قبول کیا تھا، لیکن ابھی تک یہ راز میں رکھا ہے۔ براہ کرم میری رہنمائی کریں۔

جواب:

اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین قبول نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴿۸۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔

(پارہ:3،اٰلِ عمران:85)

اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان اور نیک اعمال کو قبول کرے۔

اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کسی کے سامنے بھی کیا جا سکتا ہے؛ تاہم آپ اپنے اسلام کا اعلان کسی بھی اسلامی عدالت یا اسلامی مراکز میں کر سکتے ہیں۔ آپ کا اسلام قبول کرنا جہاں بھی آپ جائیں وہاں تسلیم کیا جائے گا، کیونکہ یہ سرکاری حکام سے تصدیق شدہ ہو گا۔ آپ کو آپ کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے نہ تو مقدس عرب سرزمین میں اور نہ ہی مصر میں کوئی نقصان پہنچے گا، کیونکہ وہاں کے

حکام آپ کو ضروری تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔تاہم،آپ کو احتیاط برتنا چاہیے،کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے تمام وسائل کا بہترین استعمال کریں اور کامیابی کے لئے اس پر ہی بھروسہ کریں۔

جو پہلی چیز آپ کو اگلے مرحلے میں کرنی چاہیے،وہ یہ ہے کہ آپ اسلام کے ارکان اور قواعد کو سیکھنے کے لیے اسلامی کلاسوں میں شرکت کریں۔اس کے علاوہ،آپ اچھے اور نیک دوست تلاش کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے اس سفر میں آپ کی حمایت کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَ الْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اس زمانہ محبوب کی قسم۔بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

(پارہ:30،العصر:3-1)

کیا انگلش میں قرآن پڑھنے سے ثواب ملتا ہے؟

سوال55:

میں ایک نومسلم ہوں اور ابھی عربی نہیں پڑھ سکتا۔کیا اگر میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھوں گا تو مجھے وہی ثواب ملے گا؟کیا میری دعا کا وہی اثر ہو گا اگر میں انگریزی میں دعا کروں؟

جواب:

جہاں تک قرآن مجید کو انگریزی میں پڑھنے اور اس کے بدلے ثواب ملنے کا تعلق ہے،اگر آپ کا مطلب نماز میں عربی الفاظ کی انگلش میں نقل پڑھنا ہے تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے۔تاہم،اگر آپ کا مطلب نماز کے علاوہ قرآن مجید کے معنی کا انگریزی میں ترجمہ پڑھنا ہے،تو یہ ایک اچھا عمل ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر ثواب دے گا۔

آپ کو قرآن پاک کا بہترین ترجمہ "کنزالایمان" پڑھنا چاہیے، جو امام اہلِ سنت مولانا امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کا ترجمہ ہے؛ یہ اب انگریزی زبان میں بھی دستیاب ہے۔ آپ انگریزی میں کنزالایمان درج ذیل لنک سے ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں:

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/en/english-translation-kanz-ul-iman

جہاں تک دعا کا تعلق ہے عربی یا کسی اور زبان میں دعا کرنے میں کوئی فرق نہیں کہ آیا اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرے گا یا نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جو کسی بھی زبان میں اس سے دعا کرے، بشرطیکہ دعا میں کوئی دینی ممانعت شامل نہ ہو۔ تاہم، اپنی زبان میں دعا کرنا بہتر ہے۔

قرآن پاک کا مطالعہ کیسے کریں؟

سوال 56:

میں ایک نومسلم ہوں اور قرآن پاک کا مطالعہ شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس علم کو حاصل کرنے کے لیے کیا تقاضے ہیں؟

جواب:

پہلی شرط جو ایک طالب علم کو دینی علم حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا چاہیے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا اور بصیرت کے ساتھ اس کی عبادت کرنا ہونا چاہیے۔ بے شک، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے حاصل کرنے کے بارے میں تنبیہ فرمائی:

جو شخص ایسا علم حاصل کرے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے، لیکن وہ اسے صرف دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لیے حاصل کرے، قیامت کے دن وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا (یعنی جنت میں داخل نہ ہو گا)۔" (ابوداؤد، حدیث 3664)

دوسری چیز جو اس مقدس علم کے طالب علم کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے اور دعا کرے کہ وہ اسے مقدس علم کے حصول کے مشن میں کامیاب کرے۔

آخر میں، اسے صبر، محنت اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور مقدس علم کو تدریجاً حاصل کرنا ہوگا، اہم ترین سے کم اہم کی طرف اور آسان ترین سے زیادہ مشکل کی طرف پیش رفت کرنی ہوگی۔

ہندو مذہب اور مردہ جلانے کا عمل

سوال 57:

میں ایک لڑکی ہوں، میں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے اور ہندو خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں نے ابھی تک اپنے خاندان کو اپنے قبولِ اسلام کے بارے میں نہیں بتایا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر اس وقت میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش ہندو رسومات کے مطابق جلائی جائے گی۔ میں جانتی ہوں کہ اسلام میں ارتھی جلانا حرام ہے۔ اگر میری لاش جلائی جائے، تو کیا میں گناہ گار ہوں گی؟ کیا اس کا میری آخرت پر اثر پڑے گا؟ میں ایک اچھی مسلمان بننے کی پوری کوشش کر رہی ہوں اور جہنم کی آگ سے بہت ڈرتی ہوں۔ براہِ کرم میرے شکوک دور کرنے میں مدد کریں۔

جواب:

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے یہاں تک کہ آپ اس سے ملاقات کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک ہے، اور یہ ایسی نعمت ہے جو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور ایسے تمام جائز ذرائع اپنائیں جو آپ کو اس دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد فراہم کریں

جہاں تک مردے کو جلانے کا تعلق ہے، یہ حرام ہے۔ اگر ہم یہ فرض کریں کہ آپ کے خاندان والے موت کے بعد آپ کا جنازہ جلائیں گے تو اس میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ آپ کی آخرت پر اثر ڈالے گا، کیونکہ یہ آپ کی مرضی کے خلاف ہوگا۔ تاہم، آپ اپنی وصیت کر سکتی ہیں کہ آپ کا جسم جلایا نہ جائے، اور یہ وصیت مسلمانوں کے ہاتھ میں دی جا سکتی ہے تاکہ جب آپ کا انتقال ہو تو وہ آپ کو غسل دے کر جنازہ کی نماز پڑھیں اور اسلامی طریقے سے دفن کریں۔

مزید برآں، آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ آپ کے لیے اپنے اسلام کو اپنے خاندان سے چھپانا جائز ہے۔ اور اگر آپ کو یہ خدشہ ہو کہ ان کو بتانے سے نقصان ہوگا تو آپ ان سے نماز اور دیگر اسلامی عبادات کو چھپانے میں مجاز ہیں، بشرطیکہ آپ کو یہ یقین ہو کہ اگر انہیں پتہ چل گیا تو آپ کو لازمی نقصان پہنچائیں گے اور یہ نقصان ایسا ہو کہ جسے برداشت کرنا مشکل ہو۔ اگر یہ امر مقدر ہو کہ آپ کے خاندان یا دوسرے رشتہ دار آپ کے بارے میں جان لیں اور آپ کو نقصان پہنچ کر رہیں، تو آپ کو صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے انعام کی امید رکھنی چاہیے؛ آپ کے لیے انبیاء علیہم السلام کا بہترین نمونہ ہے، کیونکہ وہ بھی آزمائشوں سے گزرے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا

(ترجمہ کنزالایمان)

اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ اُنھیں ہماری مدد آئی۔

(پارہ:7،الانعام:34)

بالکل یہی بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی ہوئی، جب مشرکین نے آپ کو اس حد تک تکلیف دی کہ وہ کعبے میں آپ کے سجدہ کرنے کے دوران آپ کی پیٹھ پر گندگی ڈال دیتے تھے۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جب مسلمانوں پر کافروں کی جانب سے شدید ظلم و ستم ڈھایا گیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم سے پہلے امتوں میں سے ایک شخص کو پکڑا جاتا تھا اور اس کے لیے زمین میں ایک گڑھا کھودا جاتا تھا اور پھر اسے اس میں ڈال دیا جاتا اور اس کے سر سے اسے دو حصوں میں کاٹ دیا جاتا، اور اس کے جسم کے گوشت کو لوہے کی کنگھی سے اس کی ہڈیوں سے الگ کر لیا جاتا، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ایمان سے نہ پھرتا تھا۔" (صحیح البخاری، حدیث 6458)

جب آپ کے لیے یہ ممکن ہو جائے کہ آپ بغیر کسی خطرے کے اپنے مسلمان ہونے کی خبر اپنے گھر والوں کو دے سکتی ہیں، تو ایسا ضرور کریں۔ اس طرح آپ اپنے دینی فرائض پر عمل کرتے ہوئے شرمندگی محسوس نہیں کریں گی۔

آخر میں ہم آپ کو درج ذیل پر عمل کرنے کا مشورہ دیتے ہیں:

1. فائدہ مند دینی علم حاصل کرنے اور نیک اعمال کرنے کی کوشش کریں، اور نیک اور پرہیزگار لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں، جدید ذرائع ابلاغ جیسے انٹرنیٹ کے ذریعے بھی رابطہ رکھا جا سکتا ہے، تاکہ وہ آپ کی نیکی کے کاموں میں مدد کر سکیں۔ آپ دعوتِ اسلامی سے اس ویب سائٹ کے ذریعے رابطہ کر سکتی ہیں:

www.dawateislami.net

2. اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی مدد حاصل کریں تاکہ وہ آپ کے لیے ایک نیک اور پرہیزگار شوہر تلاش کریں جو آپ کے دین میں آپ کی مدد کرے۔

گناہ گار ماضی

سوال 58:

میں ایک نو مسلم بہن ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ملنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزارتی تھی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں گندے میگزینز کے لیے "ماڈل" ہوا کرتی تھی۔ میں تفصیلات میں نہیں جانا چاہتی کہ میں نے اس پر کتنا افسوس کیا ہے اور کس طرح یہ یادیں دن رات مجھے ستاتی ہیں، میرے دل میں درد اٹھتا ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا رواں رہتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے: اُس وقت میں نے اپنی زندگی کے اس پہلو کو اپنے خاندان سے چھپایا تھا، لیکن جو کچھ میں نے کیا تھا اس کے ثبوت ان کو مل گئے، اور انہوں نے یہ بات خاندان کے دیگر افراد کو بتادی۔ اب کئی سال ہو چکے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، میں ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھتی ہوں (جیسے ہمیشہ رکھتی تھی) اور جب بھی موقع ملتا ہے، ان کی مدد کرتی ہوں۔ تاہم، میرے خاندان کے ایک فرد نے یہ بات میری والدہ کے ممکنہ شوہر کو بتادی۔ اپنی آخری ملاقات کے دوران، انہوں نے اس بات پر بے عزتی محسوس کی کہ میں نے ان کے گلے لگنے سے انکار کر دیا، ان کی جانب سے دی گئی شراب کو ٹھکرایا اور نماز کے لیے غائب ہو گئی، وغیرہ۔ بظاہر ان کے پاس میرے ساتھ ایسا رویہ رکھنے کی کوئی وجہ نہیں تھی سوائے اس کے کہ جو وجہ میرے ذہن میں ہے۔ اس صورت حال میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے دوسرے خلیفہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے عمر! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟" لہٰذا، آپ اپنی زندگی ایسے گزاریں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور انسانی اور جناتی شیطانوں کے وسوسوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ ان کے نقصان پر صبر کریں کیونکہ صبر میں خیر ہے۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے خاندان کے ساتھ مہربانی اور حسنِ سلوک کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق انہیں اسلام کی دعوت دینے میں دلچسپی لیں۔

جہاں تک ان سے تعلقات ختم کرنے کا سوال ہے، تو کسی غیر مسلم سے تعلق ختم کرنا بہر صورت جائز ہے۔ لہٰذا، اگر آپ اپنے دین پر ثابت قدم رہنے میں محفوظ ہیں اور ان سے میل جول رکھتے ہوئے اپنے دینی اُمور جیسے حجاب وغیرہ پر عمل کر سکتی ہیں، اور آپ کو یقین ہے کہ اس سے ان کے دل نرم ہوں گے، تو ان سے تعلق رکھنا جائز ہے۔ بصورت دیگر، اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لیے تعلقات ختم کرنا بہتر ہے۔ تاہم، آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ حتی الامکان نرمی اور حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

آخر میں یہ جاننا ضروری ہے کہ غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات رکھنا فرض نہیں ہے۔

بچّوں کااسلام قبول کرنا

سوال59:

میں 33 سال کی ہوں اور حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ میرے پانچ بچے ہیں...18، 15، 13، 11 اور 6 سال کے۔ انہوں نے میرے ساتھ ہی عیسائی ماحول میں پرورش پائی ہے۔ کیا میں ان سب کو (سب سے بڑے دو کے علاوہ) اسلام میں شامل ہونے پر مجبور کروں؟ اور میں یہ کیسے کروں؟ میں واقعی نہیں جانتی کہ کیا کرنا چاہیے اور میرے پاس کوئی ایسی مثال نہیں ہے جس کی پیروی کر سکوں۔

جواب:

آپ کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ کے بچے جو بلوغت کی عمر سے کم ہیں، وہ آپ کے نسب کی وجہ سے مسلمان ہیں، کیونکہ کم عمر کے بچے اپنے والدین سے اس شخص کی پیروی کرتے ہیں جو سب سے بہترین مذہب پر ہے۔ جہاں تک ان بچوں کا تعلق ہے جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں، تو یہ ان کے اپنے انتخاب پر منحصر ہے کہ وہ کون سے مذہب کو اختیار کرتے ہیں۔ بہر حال، ان بچوں کے حوالے سے آپ پر فرض عائد ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(پارہ:28، التحریم:6)

اس لیے ہمارا آپ کے لیے مشورہ ہے کہ آپ اپنے بچوں خاص طور پر چھوٹے بچوں کے ساتھ حسن سلوک کریں، کیونکہ ان پر اثرانداز ہونا آسان ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے (یعنی صرف اللہ کی عبادت کرنے کے فطری رجحان کے ساتھ)۔ یہ اس کے والدین ہیں جو اسے یہودی، عیسائی یا آتش پرست بناتے ہیں۔

(صحیح البخاری، حدیث 1319، صحیح مسلم، حدیث 4809)

حتیٰ کہ آپ کے سب سے بڑے بچے (یعنی 18 اور 15 سال کی عمر کے) بھی ابھی ایسی عمر میں ہیں کہ ان پر عمومی طور پر اثرانداز ہوا جا

سکتا ہے۔ یہاں کچھ ہدایات دی جا رہی ہیں جو آپ کو اپنے بچوں کو دینِ اسلام پر پرورش کرنے میں مدد دے سکتی ہیں:

1. آپ کو چاہیے کہ آپ ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے عمدہ مثال قائم کریں اور انہیں اسلام کے اچھے پہلوؤں کو اپنے عمل کے ذریعے دکھائیں

2. آپ انہیں اسلامی عقیدے کی بنیادی باتیں سکھائیں، اور اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ظاہر کرنے والی نشانیوں کی جانب ان کی توجہ دلائیں۔ آپ کو یہ بھی چاہیے کہ آپ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت، آپ کے عظیم فیصلوں اور آپ کے بلند مقام کے بارے میں سکھائیں۔

3. گھر میں ایک نیک ماحول تیار کرنا اور اگر ممکن ہو تو انہیں سنی مسلم اسکولوں میں داخل کرانا، جیسے کہ دارُ المدینہ، اور ان کے لیے نیک اور اچھے دوستوں کا انتخاب کرنا۔

4. نیک اور صالح لوگوں کی مدد حاصل کرنا، اور مدنی مراکز (دعوتِ اسلامی کے اسلامی مراکز) چلانے والے بھائیوں کی مدد حاصل کرنا، اور بہنوں کے لیے (ان مراکز کی) نیک عورتوں کی مدد حاصل کرنا۔

5. اگر ممکن ہو تو کسی مسلم ملک میں منتقل ہو کر رہائش اختیار کرنا۔ یہ آپ کو اپنے بچوں کو اسلامی اصولوں، اخلاقیات اور عقائد کے مطابق تربیت دینے میں مدد دے سکتا ہے۔

روزہ رکھنے میں مشکل پیش آنا

سوال 60:

میں نو مسلم ہوں اور میں نے زندگی میں کبھی بھی روزہ نہیں رکھا۔ روزہ رکھنے کی میری بہت خواہش ہے، لیکن مجھے یہ بہت مشکل محسوس ہو رہا ہے۔ میں اپنے جسم کو روزے کے لیے کیسے تیار کروں؟ ایک شخص اپنے جسم کو روزہ رکھنے کی عادت کیسے ڈال سکتا ہے؟

جواب:

روزے کا حکم یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے، پینے اور تمام ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں، اور اس کے ساتھ روزے کی نیت کرنا ضروری ہے؛ یہ ایک آسان عمل ہے۔ دراصل، نوجوان

ہوں یا بزرگ مسلمان وہ اس مہینے میں بغیر کسی مشکل کے روزہ رکھتے ہیں۔ آپ کو روزہ رکھنا اس لیے مشکل لگ رہا ہے کیونکہ آپ نئے مسلمان ہیں اور آپ نے پہلے کبھی روزہ نہیں رکھا۔ تو آپ کو روزہ رکھنا ہے اور اس عمل میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنی ہے۔ یہ صرف چند دنوں کا معاملہ ہے، اور ان شاءاللہ آپ روزے کے عادی ہو جائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ سحر سے قبل کھانا کھائیں تاکہ روزے کے لیے اپنی قوت میں اضافہ کر سکیں۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں سحری کھانا سنت ہے اور اس میں برکتیں ہیں کیونکہ یہ روزہ دار کو باقی دن کے لیے طاقت فراہم کرتا ہے۔ روزے کے دوران آپ کی مدد کرنے والی دوسری چیزوں میں سے یہ ہے کہ آپ اس انعام کو یاد کریں جو اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے لیے تیار کیا ہے، یعنی مغفرت اور رحمت۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رمضان کے مہینے کا روزہ ایمان کے ساتھ رکھے (اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے اور روزہ کو اللہ کی طرف سے فرض سمجھتے ہوئے) اور اللہ سے ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔" (البخاری، حدیث 37؛ مسلم، حدیث 759)

جو چیز آپ کو روزہ رکھنے میں آسانی فراہم کرے گی وہ یہ ہے کہ آپ دن بھر کوئی سخت کام نہ کریں اور اپنے آپ کو عبادات میں مشغول رکھیں۔ آخر میں یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تاکہ وہ آپ کو روزہ رکھنے یا کسی بھی دوسری عبادت کو کرنے میں کامیابی دے، یہ سب سے بہترین عمل ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔

کتے پالنا

سوال 61:

میرے پاس ایک چھوٹا سا کتا ہے جو ایک دوست نے میری والدہ کی وفات کے بعد مجھے دیا تھا۔ یہ کتا میرے ساتھ آٹھ سال سے ہے اور میں نے اسے اسکے بچپن سے پالا ہے۔ تقریباً دو سال پہلے، میں نے اسلام قبول کیا۔ میری دوست کہتی ہے کہ مجھے اب کتا نہیں پالنا چاہیے۔ یہ کتا میری زندگی کا حصہ بن چکا ہے، یہ اللہ کی مخلوق ہے اور میں اس کا خیال رکھتی ہوں۔ میں اپنے کتے کو چھوڑ نہیں سکتی۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک میرا کتا میرے پاس سے نہیں جائے گا، میں اچھی مسلمان نہیں بن سکتی؟ میں اسلامی لباس بھی نہیں پہنتی اور اپنے بال بھی نہیں ڈھانپتی کیونکہ میرے پڑوسی اور کام کے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں "ان کی طرح" (یعنی مسلمانوں کی طرح) کیوں بننے کی کوشش کر رہی ہوں (کیونکہ ان کے خیال میں اسلام پر عمل کرنا کچھ پاگل پن جیسا ہے)۔ مجھے اپنے کام اور اپارٹمنٹ کے کھو جانے کا خوف ہے۔

جواب:

سب سے پہلے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے آپ کو اسلام کی طرف ہدایت دی، جو تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

اللہ تعالی فرماتاہے،

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے۔

(پارہ:8،الانعام:161)

اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنا اور ان احکامات پر عمل کرنا جو کہ وحی کئے گئے تھے یعنی اللہ کی کتاب اور سنت (وہ اعمال جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند فرمائے، ان کا حکم دیا یا ان پر عمل فرمایا)۔

اللہ تعالی فرماتاہے،

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

(پارہ:18،النور:51)

حدیث میں آتا ہے کہ کتے کو پالتو جانور کے طور پر رکھنا حرام ہے، سوائے اس صورت کے جب اس کی کوئی ضرورت ہو جیسے شکاری کتا،

چرواہے کا کتا، کھیتوں کا کتا یا گھر کی حفاظت کے لیے کتا۔

نوٹ: یہ ایک حقیقت ہے کہ جدید سائنس نے یہ حکمت دریافت کی ہے کہ اسلام میں کتے کو پالتو جانور کے طور پر رکھنا کیوں ممنوع ہے کیونکہ کتے میں جراثیم ہوتے ہیں جو خطرناک بیماریوں کو منتقل کرتے ہیں۔ لہذا اسلامی قانون کے مطابق کتے کو رکھنا ممنوع ہے۔

جہاں تک حجاب پہننے کا تعلق ہے تو یہ مسلم خواتین پر فرض ہے، لہذا آپ کو اس فرض کی پیروی کرنی ہوگی چاہے کچھ لوگ خوش نہ ہوں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کے لیے کھڑی ہوں گی تو وہ لوگ آپ کے کچھ کام نہ آئیں گے؛ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دن ایسا آئے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپ سے خوش کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا پانے کی کوشش کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہوگا (اور اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا)، اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا حاصل کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ اُسے چھوڑ دے گا اور اس کے معاملات بھی لوگوں پر ہی چھوڑ دے گا۔" (الترمذی، حدیث 2414)

آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی چیز چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

(پارہ:28، الطلاق:2-3)

ایک مسلمان مرد کے لیے صرف 4 بیویاں جائز ہیں

سوال 62:

میرا سوال یہ ہے کہ ایک شخص غیر مسلم تھا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کی 10 بیویاں اور بچے تھے۔ اس کے ساتھ ہی تمام

بیویوں اور بچوں نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔ جیسا کہ ہم قرآن مجید سے جانتے ہیں، ایک مرد کو صرف 4 بیویاں رکھنے کی اجازت ہے؛ ایک وقت میں 4 سے زیادہ بیویاں رکھنا حرام ہے۔ اس کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا وہ 10 بیویوں کے ساتھ رہ سکتا ہے، یا اس کو ان میں سے 4 کا انتخاب کرنا چاہیے؟ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی بیویاں اور تمام بچے اسلام پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

جواب:

اگر مرد اور اس کی تمام بیویاں اسلام قبول کر لیتی ہیں، تو وہ صرف اپنی ان چار بیویوں کے ساتھ رہ سکتا ہے جن کا وہ انتخاب کرے۔ باقی بیویاں اس سے علیحدہ ہو جائیں گی، لیکن بچے جائز ہیں، اس لیے ان کا نسب ان کے والد کے مذہب سے منسلک ہو گا۔

چرچ میں عبادت کے لیے مجبور کیا جانا

سوال 63:

میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ مانتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ سے رابطہ کرنے سے پہلے ہی، میں اللہ کے بارے میں ایسے ہی محسوس کرتی تھی اور اب میں نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔ میں نے اپنی ایک مسیحی دوست کو یہ بتا کر سب سے بڑی غلطی کی کہ میں کیا محسوس کرتی ہوں، اور اب وہ اس بات پر میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ پھر بھی میرا مسئلہ وہی ہے جو پہلے تھا۔ میں ایک سخت مسیحی کمیونٹی میں رہتی ہوں جہاں اور کوئی مسلمان نہیں ہے جس سے میں بات چیت کر سکوں اور نہ ہی وہاں کوئی مسجد ہے (کیونکہ زیادہ تر میں گاڑی نہیں چلاتی ہوں)۔ میں اسلام پر کیسے عمل کر سکتی ہوں؟ کیا مجھے بھاگ جانا چاہیے یا چھپ کر شادی کرنی چاہیے؟ ایک ہی وقت میں، نہ تو میں اپنے خدا کی عبادت کر سکتی ہوں اور نہ ہی اپنے والدین کو خوش رکھ سکتی ہوں۔

میرے والدین مجھے ہر ہفتے اور بدھ کو چرچ جانے پر مجبور کرتے ہیں، اور میں ایک بہت مذہبی مسیحی اسکول میں پڑھتی ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ مجھے گانے کے کورس میں بھی شامل ہونے اور ایسی چیزوں کے بارے میں گانے پر مجبور کیا جاتا ہے جن پر مجھے ایمان نہیں ہے۔ میں اس گھر پر کیسے رہ سکتی ہوں اور حقیقی انداز میں اسلامی ایمان پر کیسے عمل کر سکتی ہوں؟ مجھے نہیں سمجھ آتا کہ اللہ مجھے اس صورتحال سے کیسے نکال سکتا ہے۔ (اس ہفتے کے آخر میں مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے "آخری ایام" کا منظر بھی پیش کرنا ہے - یہ وہ کام ہے جو مجھے کرنا ہے)۔ براہ کرم مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔

جواب:

جن مسائل کا آپ کا سامنا کر رہی ہیں، ان کے بارے میں سب سے پہلے ہمیں آپ سے یہ کہنا ہے کہ آپ برائے مہربانی خود کو پر سکون

رکھیں اور فکر نہ کریں کیونکہ آپ کا ایک ایسا رب ہے جو آپ کو گمراہ نہیں ہونے دے گا، لہذا براہ کرم خود کو آرام دہ محسوس کریں اور پرسکون رہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

(پارہ:28، الطلاق:3-2)

اللہ تعالی فرماتا ہے،

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔

(پارہ:28، الطلاق:4)

اللہ تعالی مزید فرماتا ہے،

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی بُرائیاں اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا۔

(پارہ:28، الطلاق:5)

لہٰذا، آپ کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا ہوگا؛ اگر آپ اللہ کے ساتھ صبر اور اخلاص کے ساتھ رہیں گی تو وہ آپ کی مدد کرے گا۔ اس کے علاوہ، آپ کو یہ جاننا ضروری ہے محترم بہن کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ پہلی نہیں ہیں جو ایسی مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسلام قبول کرنے پر بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کیا، انہیں تکالیف دی گئیں اور قتل کر دیا گیا، لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا اور نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے انعام پا گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کو بھی اذیت اور ظلم کا سامنا کرنا پڑا، لیکن انہوں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام سے نوازا۔ تو آپ کو بھی صبر کرنا ہوگا اور ان مشکلات کو برداشت کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہو گی۔ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔

(پارہ:20، العنکبوت:3-2)

لہٰذا، اللہ تعالیٰ ہر شخص کو آزماتا ہے، لیکن ہمیں صبر کرنا ہوگا، پھر اللہ کی جانب سے ان مشکلات سے نجات اور کامیابی آئے گی۔

ہم اپنے مشورے کو درج ذیل میں اختصار سے پیش کریں گے:

1. آپ کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے اور اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے لیے جتنا ممکن ہو مدد طلب کرنی چاہیے۔ یقیناً، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی دعا قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(پارہ:24، المومنون:60)

اللہ تعالیٰ مزید فرماتاہے،

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ(۱۸۶)

(ترجمہ کنزالایمان)

اوراے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعاقبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

(پارہ:2،البقرۃ:186)

اس کے علاوہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رب سے دعا کرو اور یقین رکھو کہ وہ تمہاری دعا کا جواب دے گا، اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کا جواب نہیں دیتے جس کا دل دعا کرتے وقت غافل ہوتا ہے۔"(الترمذی، حدیث 3479)

2. چرچ جانے کے معاملے میں اپنے والدین کی فرمانبرداری نہ کریں اور نہ ہی اس معاملے میں اسکول کی بات مانیں۔ اسی طرح، گانے یا دیگر غیر اخلاقی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ سب کو یہ آگاہ کردیں کہ انہیں آپ کے عقیدے کا احترام کرنا ضروری ہے اور آپ جانتی ہیں کہ مغربی ممالک میں، عقیدے کی آزادی کا تحفظ کیا جاتا ہے اور آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ جو چاہیں اسے اختیار کرسکتی ہو۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ کوئی بھی شخص آپ کو قانون کے تحت مجبور نہیں کرسکتا کہ آپ وہ کام کریں جو تم نہیں کرنا چاہتیں۔ اگر آپ کو اپنے دین اور اپنی حفاظت کے لیے قانون (حکام) کی مدد لینے کی ضرورت پڑے تو آپ ایسا کرسکتی ہیں۔

آخر میں ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد دلانا چاہتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو۔

(پارہ:4،اٰلِ عمران:200)

اللہ تعالی مزید فرماتا ہے،

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

(پارہ:28،الطلاق:3-2)

لٰہذا، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو وہ سب کچھ کرنے کی توفیق دے جو وہ پسند کرتا ہے اور جس سے وہ راضی ہے۔

زوجہ اسلام قبول کرنا نہیں چاہتی

سوال64:

میں جاننا چاہتا ہوں کہ اگر میری بیوی اور میں زوجیت میں ہوں، اور میں اسلام قبول کر لیتا ہوں لیکن وہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

1. اگر ایک غیر مسلم مرد اسلام قبول کرتا ہے، تو اس کی بیوی کو اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہی پرانی شادی درست ہو گی، لیکن اگر وہ انکار کرتی ہے یا خاموش رہتی ہے، تو ان دونوں (یعنی شوہر اور بیوی) کو الگ کر دیا جائے گا۔ اس صورت میں اگر شوہر نے اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے، تو اس کے بعد بیوی کا 'عدت' کا دور شروع ہو جائے گا اور شوہر کو اس کی 'عدت' کا انتظار کرنا ہو گا (یہ وہ مدت ہے جو ایک عورت طلاق ہونے کے بعد گزارتی ہے)۔ اس عدت کے دوران شوہر کو اس سے کسی قسم کے رومانوی یا جنسی تعلقات سے گریز کرنا ہو گا، اور جب یہ مدت ختم ہو جائے گی تو وہ اس کو یہ اختیار دے گا کہ وہ اسلام قبول کرے اور اس سے دوبارہ نکاح کرے یا وہ مطلقہ شمار ہو گی۔

2. اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے اسلام قبول کرتا ہے، تو شادی فوراً باطل ہو جاتی ہے، لیکن بیوی کو مہر کا نصف حصہ ملے گا۔

3. **نوٹ:** طلاق اور نکاح کے مسائل بہت پیچیدہ ہیں؛ لہٰذا اس معاملے کے بارے مزید جاننے کے لیے کسی مستند مفتی اسلام سے ملاقات کی جائے۔

شراب پینا

سوال 65:

میں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے، میں شراب خانوں میں جانے اور تقریباً ہر روز شراب پینے میں مشغول رہتا تھا، لیکن میں پہلے ہی یہ سب کچھ چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ میں گھٹنے ٹیک کر دعا کرتا ہوں اور جھکتا ہوں جیسے کہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے، لیکن مجھے اب بھی ٹھیک سے یہ معلوم نہیں کہ کیسے نماز پڑھنی ہے اور سورہ فاتحہ کے علاوہ کیا پڑھنا ہے۔ یہ میرے لیے روز بروز زیادہ حوصلہ شکن ہوتا جا رہا ہے، لیکن میں پھر بھی نماز پڑھتا ہوں۔ یہ سب میرے لیے نیا ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اللہ (کا تصور) میری زندگی میں اس حد تک پہلے کبھی شامل نہیں تھا۔ میرے آس پاس کوئی ایسا مسلمان بھی نہیں جسے میں جانتا ہوں اور جو مجھے مزید سکھا سکے۔ کیا ایمان کا ابتدا میں غیر مستحکم ہونا معمول کی بات ہے؟ اور کیا آپ مجھے کوئی مشورہ دے سکتے ہیں جو مجھے حوصلہ شکنی سے بچا سکے اور مجھے اپنے نئے دین کو سیکھنے میں مدد دے؟

جواب:

ہم آپ کو صبر کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، اور آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد دینے کے لیے نیت میں اخلاص کا ہونا بہت اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا

اور بے پرواہ بنا۔اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔

(پارہ:30،اللیل:10-5)

لہٰذا،آپ کو اپنے دین سے متعلق معاملات کو سیکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ نے اسلامی علم حاصل کرنے کے ذرائع آسان بنا دیے ہیں، جیسے کہ اسلامی ویب سائٹس، مثلاً: www.dawateislami.net ، کیونکہ اس میں بہت بھلائی ہے۔اسی طرح،اپنے علاقے میں کسی سنی اسلامی مرکز کو تلاش کریں اور وہاں کے ذمہ داران سے مدد حاصل کریں۔اگر اپنے علاقے سے کسی ایسے علاقے میں منتقل ہو سکتے ہیں جہاں آپ کو نیکی میں مدد دینے والے افراد مل سکیں تو ضرور ایسا کریں۔ بہر حال،اگر آپ یہ اقدامات اٹھائیں اور دیگر ذرائع استعمال کریں،تو آپ کا ایمان مضبوط ہوگا اور آپ کو زیادہ سہارا ملے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک نئے مسلمان کو بہت سے شبہات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے مختلف خواہشات کا سامنا ہوتا ہے، جس سے وہ پریشان ہو جاتا ہے، لیکن اگر آپ اوپر ذکر کیے گئے طریقوں پر عمل کریں،تو آپ محفوظ رہیں گے،ان شاءاللہ۔

نماز کی ادائیگی کے طریقے کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نماز اسی طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔"
(صحیح البخاری، حدیث6008)

سنت دلیل ہے اور قرآن مجید بھی دلیل ہے۔بے شک سنت وہ چیز واضح کرتی ہے جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔

قانونی طور پر اپنا نام تبدیل کرنا

سوال66:

میرا نیا اسلامی نام "عالیہ" ہے۔میں نے اپنی روزمرہ زندگی میں اپنا نام "عالیہ" رکھ لیا ہے، لیکن میں نے عدالت کے ذریعے اپنا نام تبدیل نہیں کروایا اور نہ ہی اپنے خاندان سے کہا ہے کہ وہ مجھے اس نام سے پکاریں۔کیا مجھے عدالت کے ذریعے اپنا نام تبدیل کروانا چاہیے؟کیا مجھے اپنے خاندان سے کہنا چاہیے کہ وہ مجھے "عالیہ" کہہ کر پکاریں؟میں جانتی ہوں کہ اس سے انہیں اور خاص طور پر میری ماں کو دکھ ہوتا ہے۔

جواب:

آپ کو سرکاری دستاویزات میں اپنے نام کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب تک کہ آپ کو ایسا نہ کرنے سے کسی حق کے

ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ جہاں تک آپ کے خاندان کا تعلق ہے، آپ اصولی طور پر انہیں مجبور نہیں کر سکتیں کہ وہ آپ کو آپ کے نئے اسلامی نام سے پکاریں، لیکن اگر آپ انہیں قائل کر لیں تو یہ اچھی بات ہے۔ تاہم، اگر آپ کو خدشہ ہو کہ اس معاملے پر گفتگو کرنے سے کوئی ناخوشگواری پیدا ہو گی، تو اس موضوع کو چھیڑنے سے گریز کرنا زیادہ مناسب ہے۔ آخر میں، یہ بات نوٹ کرنا چاہیئے اگر کسی نام میں ایسا مطلب شامل نہیں ہے جو اسلام میں ناپسندیدہ ہو، تو اسے تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے۔

نماز کے اَوقات کا علم نہ ہونا

سوال 67:

میں ایک نومسلم ہوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ نماز سے پہلے کیا کرنا ہے لیکن مجھے نمازوں کے اَوقات کا علم نہیں ہے۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اس سال رمضان کا مہینہ کب ہو گا؟ میں اسلام پر عمل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہوں؛ میرے خاندان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں ہے۔ تو، براہ کرم میری مدد کریں۔

جواب:

ہم آپ کو وہ خوشخبری سناتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نئے مسلمان کے لیے دی ہے۔

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حدیث میں روایت کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب اللہ تعالٰی نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، 'اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ سے بیعت کر سکوں۔' آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'اے عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'

میں نے عرض کی، 'میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔'

آپ نے دریافت فرمایا، 'تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟'

میں نے عرض کی، 'مجھے معافی دی جائے۔'

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اسلام تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟ بیشک ہجرت تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور یقیناً حج تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے'"

(صحیح مسلم، حدیث 121)

تو یہ تمام نئے مسلمانوں کے لیے خوشخبریاں ہیں کہ جو شخص اسلام قبول کرتا ہے، اس کے وہ تمام گناہ جو اس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے کیے تھے، معاف کر دیے جاتے ہیں۔

یہ بات درج ذیل آیت میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے؛ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَۚ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔

(پارہ:9، الانفال:38)

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے،

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:19، الفرقان:70)

اسلام قبول کر کے، آپ مسلم کمیونٹی کے ایک رکن بن گئے ہیں، اور آپ کو دیگر مسلمانوں کی طرح تمام حقوق حاصل ہیں۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ آپ کی عزت کرے، آپ کی مدد کرے، آپ سے محبت کرے، اور آپ کے ساتھ ہونے والے کسی بھی ظلم کے خلاف آپ کا ساتھ دے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اسے دھوکہ دیتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اسے ذلیل کرتا ہے۔ مسلمان کی ہر چیز، اس کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان کے لیے حرمت رکھتی ہے؛ اور تقویٰ یہاں ہے (دل

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)۔ کسی مسلمان بھائی کی تحقیر کرنا ہی برائی کے لیے کافی ہے۔" (سنن الترمذی، حدیث نمبر 1927)

لہٰذا، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنے دین پر مضبوط اور ثابت قدم رکھے اور نیکی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے سوال کے حوالے سے، یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ اپنے قریب ترین دعوتِ اسلامی کے اسلامی مرکز یا کسی اور سنی اسلامی مرکز سے رجوع کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ آپ کو نماز کے اوقات کا جدول (ٹائم ٹیبل) فراہم کریں گے کیونکہ تمام مساجد کے پاس یہ موجود ہوتا ہے، نیز رمضان المبارک کے آغاز کے بارے میں بھی وہ معلومات فراہم کریں گے۔ آپ اپنے علاقے میں نماز کے اوقات کا جدول ہماری ویب سائٹ سے بھی دریافت کر سکتے ہیں:

www.dawateislami.net

صرف انگریزی زبان میں دعا کرنا کیسا ہے؟

سوال 68:

میں اللہ تعالیٰ اور اسلام پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں پیدائشی انگریزی زبان بولنے والا ہوں اور مجھے اسلام کے بارے میں خود سیکھنا پڑ رہا ہے۔ میں بالکل بھی عربی زبان نہیں بول سکتا، لیکن اسے سیکھنا چاہتا ہوں۔ میں یہ کیسے کروں کیونکہ میں فی الحال صرف انگریزی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ میری نماز کو بخوبی جانتا ہے، لیکن بطور مسلمان میں صحیح طریقے سے نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم مجھے اس بارے میں رہنمائی کریں۔

جواب:

عربی زبان سیکھنا کسی کے لیے حقیقی مسلمان ہونے یا فرض عبادات کی قبولیت کے لیے شرط نہیں ہے۔ تاہم، کچھ چیزیں ایسی ہیں جنہیں سیکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کے بغیر نماز درست نہیں ہوگی:

- سورہ الفاتحہ کی تلاوت کرنا
- ایک اور چھوٹی سورت کی تلاوت کرنا
- تشہد کے الفاظ پڑھنا
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا
- تکبیر (اللہ اکبر)
- تسلیم (نماز کے آخر میں السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنا)

یہ ان کے لیے آسان اُمور ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ انہیں آسان بنا دیا ہے۔ آپ انہیں ایک ہفتے میں سیکھ سکتے ہیں۔ تکبیر اور تسلیم کو مختصر وقت میں سیکھا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ صرف ان الفاظ پر مشتمل ہیں: اللہ اکبر اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کو یہ جاننا ضروری ہے کہ اگر آپ اوپر ذکر کی گئی چیزیں سیکھنے سے مکمل طور پر قاصر ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرائے گا۔ اس صورت میں، آپ جو بھی تسبیح اور تکبیر کے الفاظ ادا کر سکتے ہیں، ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ سیکھنے کا عمل جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

(ترجمہ کنزالایمان)

تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔

(پارہ:28، التغابن:16)

اللہ تعالی یہ بھی فرماتا ہے،

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

(پارہ:3،البقرۃ:286)

ولی (سرپرست)

سوال69:

چونکہ عورت کا نکاح اس کے ولی (سرپرست) کی رضامندی کے بغیر درست نہیں ہوتا، تو کیا اس کا نکاح اب بھی درست ہو گا اگر اس نے اسلام قبول کر لیا ہو اور اس کا اسلام قبول کرنا اس کے والدین کی رضامندی کے خلاف ہو؟

جواب:

اگر کوئی عورت مسلمان ہو تو اس کے غیر مسلم والد کا اس پر سرپرستی کا حق نہیں رہتا۔ اس صورت میں اس کی سرپرستی اس کے قریبی مرد رشتہ داروں (بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں) اور پھر عام مسلمانوں کو منتقل ہو جاتی ہے، اور اگر مسلمان مرد رشتہ دار موجود نہ ہوں تو مسلمان قاضی ولی کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ اگر قاضی بھی موجود نہ ہو تو مسلمان کمیونٹی اس کا نکاح کروا سکتی ہے، مثلاً کسی اسلامی تنظیم یا اسلامی مرکز کے ذریعے نکاح کروایا جا سکتا ہے۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ کچھ فقہی مذاہب کے مطابق ولی کی رضامندی ضروری ہے، لیکن اگر وہ حنفی مسلک سے تعلق رکھتی ہے اور بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے تو اسے کسی کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک اسلام قبول کرنے کا تعلق ہے، تو اس کے لیے کسی کی رضامندی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔

جنس مخالف کے ساتھ بات چیت کرنا

سوال70:

میں نومسلم ہوں اور میں نے حال ہی میں کلمہ شہادت پڑھا ہے۔ جس شخص نے مجھے اس راستے پر چلنے میں رہنمائی کی وہ ایک مسلمان مرد ہے جو حال ہی میں کئی سال عیسائیت میں گزارنے کے بعد اسلام کی طرف واپس آیا ہے۔ وہی میرا واحد ذریعۂ علم، مشورہ دینے والا، حوصلہ افزائی کرنے والا اور مدد فراہم کرنے والا ہے۔ مجھے دین کا بہت کم علم ہے۔ کیا ہمارے لیے بطور دوست رہنا جائز ہے؟ ہم زیادہ تر ای میل کے ذریعے بات کرتے ہیں؛ وہ میرے بیٹے کا استاد ہے اور ایک اچھا دوست بھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں بغیر کسی مدد کے یہ سب کیسے کروں گی۔

جواب:

اگر آپ کو اسلامی معاملات کے حوالے سے مدد کرنے یا میل جول رکھنے کے لیے خواتین نہیں ملتیں تو ان غیر ارادی حالات میں اجازت دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ آپ اس شخص کے ساتھ خلوت میں نہ رہیں اور اسلامی آداب، جیسے حجاب پہننا اور گفتگو میں نرمی سے گریز کرنا، کی پابندی کریں۔ تاہم، اس شخص کے ساتھ ای میل کے ذریعے رابطہ کرنا براہِ راست بات چیت کرنے سے بہتر ہے کیونکہ اس سے شیطانی وسوسوں سے بچا جاسکتا ہے۔ ہم آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ یہ رابطہ شریعت کی حدود سے تجاوز نہ کرے اور جدید معنی میں دوستی کی شکل اختیار نہ کرے۔ بے شک، ایسی دوستی ایک ایسا دروازہ ہے جس کے ذریعے شیطان لوگوں کو حرام کی طرف لے جاتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(پارہ:2،البقرۃ:168)

ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ زیادہ تر اوقات اہل سنت کے اسلامی مراکز مستند علم کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔

اس لیے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ ان مراکز کا دورہ کرتی رہیں اور نیک مسلمان خواتین کو تلاش کریں جو آپ کے لیے بہت مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح اسلامی کتب کا مطالعہ، تقاریر سننا، اور دنیا بھر کی خواتین مبلغین سے رابطہ کرنا بھی مفید ہو گا۔ دعوتِ اسلامی نو مسلم بھائیوں اور بہنوں کے لیے بہترین آن لائن خدمات فراہم کرتی ہے۔ براہِ کرم یہ ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.dawateislami.net

اسلام قبول کرنے کے لیے انتظار کرنا

سوال 71:

میں نے انٹرنیٹ پر ایک دوست بنایا ہے۔ وہ 17 سال کا ہے اور ہائی اسکول میں پڑھتا ہے۔ اس نے مجھ سے اسلام کے بارے میں پوچھا ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ مسلمان بننا چاہتا ہے، لیکن اس کے خاندان نے کہا ہے کہ اگر وہ مسلمان بنا تو وہ اسے مار ڈالیں گے۔ کیا اسے اس وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ اسے اپنے خاندان پر انحصار کی ضرورت نہ رہے، یا اسے ابھی اسلام قبول کر لینا چاہیے، حالانکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اسے اپنے خاندان کی طرف سے کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

جواب:

اگر اس نوجوان کا خاندان اس بات پر قادر ہو کہ وہ اسے اسلام قبول کرنے پر قتل کر دیں گے، اور اس کے پاس اپنے ایمان کو چھپانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ ہو، تو ایسی صورت میں وہ اپنے اسلام قبول کرنے کے اعلان کو چھپا سکتا ہے جب تک کہ مجبوری کی یہ حالت ختم نہ ہو جائے۔ جیسے ہی یہ مجبوری ختم ہو جائے، اسے اپنے مذہب کا اعلان علانیہ کرنا ہو گا۔ اس عرصے میں (مجبوری کی حالت میں)، اگر اس کا دل اسلام پر مطمئن ہو تو اسے بغیر کسی گناہ کے مسلمان سمجھا جائے گا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ

(ترجمہ کنزالایمان)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔

(پارہ:14، النحل:106)

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے،

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی۔

(پارہ:5،النساء:97)

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے،

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

(ترجمہ کنزالایمان)

مگر وہ جو دبا لئے گئے۔

(پارہ:5،النساء:98)

مجبور شخص، وہ کمزور شخص ہے جو دوسروں کی مرضی پوری کرنے سے بچنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تاہم، اس نوجوان کو اسلام قبول کرنے میں، چاہے وہ مجبور ہو یا نہ ہو، ایک لمحے کی بھی تاخیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ، اسے صرف اپنے اسلام قبول کرنے کے اعلان کو اس وقت تک چھپانے کی اجازت ہے جب تک کہ مجبوری کی یہ حالت ختم نہ ہو جائے۔

دور دراز کا تعلق

سوال 72:

میں حال ہی میں مسلمان ہوئی ہوں اور میرا منگیتر دوسرے ملک میں ہے، اور چونکہ میلوں کے فاصلے پر ہیں، وہ ہمیشہ مجھے چھوڑنے کی بات کرتا ہے، حالانکہ میں اس سے وفادار ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تاہم، میں ابھی تک نماز پڑھنا نہیں جانتی کیونکہ میرے پاس قرآن مجید نہیں ہے۔ جہاں میں رہتی ہوں وہاں قرآن حاصل کرنا ناممکن ہے کیونکہ یہاں کوئی مسلمان نہیں ہیں۔ میں نے کبھی اسے ذاتی طور پر نہیں ملاقات کی، لیکن میں نے اسے صرف انٹرنیٹ پر ویب کیم کے ذریعے دیکھا ہے۔ میں قرآن مجید مکمل طور پر سیکھنا چاہتی ہوں اور ایک اچھی مسلمان بننا چاہتی ہوں کیونکہ میں اس سال کے آخر میں اس کے ملک جاکر اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

جواب:

آپ کو اپنی نمازوں کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ یہ اسلام کے سب سے اہم بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ نماز دراصل مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ایک اہم امتیاز ہے اور ساتھ ہی یہ انسان اور اس کے رب کے درمیان رابطے کی بنیاد بھی ہے۔

نماز کے احکام جاننے کے لیے براہ کرم مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر جائیں www.dawateislami.net اور کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" پڑھیں۔ قرآن مجید اور اس کی تلاوت سیکھنے کی آپ کی نیک خواہش بہت اچھی ہے! جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حفظ کرنا آسان بنایا ہے۔ اس طرح ہزاروں مسلمان ہیں جو پورے قرآن کو حفظ کرتے ہیں، حالانکہ انہیں عربی زبان کا علم نہیں ہوتا۔ آپ آن لائن قرآن سیکھنا شروع کر سکتی ہیں؛ آپ Dawat-e-Islami سے مذکورہ ویب سائٹ پر رابطہ کر سکتی ہیں۔ آپ قرآن مجید کو انگریزی میں پڑھ سکتی ہیں اور PDF کاپی بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتی ہیں۔

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/en/english-translation-kanz-ul-iman

نام کی تبدیلی

سوال 73:

اگر کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے، تو کیا اسے اپنا نام بدلنا ضروری ہوتا ہے؟ مثلاً، اگر اس کا نام فلپ ہے، تو کیا اس کو اسے اسلامی نام میں بدلنا پڑے گا؟

جواب:

ایک نو مسلم کے لیے اپنا نام بدلنا ضروری نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پرہیزگار اسلاف کے دور میں لوگ اسلام قبول کرتے تھے اور ان سے نام بدلنے کے لیے نہیں کہا جاتا تھا، سوائے ان کچھ ناموں کے جو اسلامی عقیدے کے مخالف ہوتے یا جن میں کفر کا کوئی شعار ہوتا تھا۔

اسی طرح، اسلامی قانون (شریعت) کچھ ناموں پر پابندی عائد کرتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دوسرے ناموں کو بدلا جو اسلام کے متضاد تھے یا جن کے معنی ہتک انگیز تھے۔ یہاں کچھ مثالیں دی جارہی ہیں:

- ایسا نام جس کا معنی میں مذمّت ہو: جمرہ (فساد پیدا کرنے والا)، حرب (جنگ)۔
- ایسا نام جس کا کوئی معنی نہ ہو یا جو برے رویے کو ظاہر کرتا ہو۔
- ایسا نام جو خود ستائش (اپنی ہی تعریف) پر مبنی ہو، جیسے برّہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو تبدیل کر کے زینب رکھا، جیسا کہ صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں درج ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرے نام وہ ہیں جو 'بادشاہوں کا بادشاہ' کے طور پر ہوں۔"

یہاں کچھ اچھے نام دیے گئے ہیں: عبداللہ، عبدالرحمن، محمد، احمد، اور تمام پیغمبروں علیہم السلام کے نام اور نیک لوگوں کے نام۔

بوائے فرینڈز اور گرل فرینڈز

سوال 74:

کیا مسلمان بوائے فرینڈز (عورتوں کے مرد دوست) / گرل فرینڈز (مردوں کی عورت دوست) بن سکتے ہیں یا وہ تنہائی

میں بطور دوست ملاقات (date) کر سکتے ہیں؟

جواب:

اس معاملے میں انفرادی طور پر مسلمان مختلف رہنمااصولوں کو اپناتے ہیں۔ صحیح فہم یہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث (نبوی اقوال) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مخالف جنس کے افراد کو تعلقات یا ایسی سرگرمیوں سے گریز کرنا چاہیے جو اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی کا سبب بن سکتی ہیں، اور جوڑوں (couples) کو شادی سے پہلے جنسی تعلق سے پرہیز کرنا چاہیے۔ لہٰذا، بوائے فرینڈ/ گرل فرینڈ کی ملاقات کا تصور اسلام میں بالکل ممنوع ہے۔

نماز پر قائم رہنا

سوال 75:

میں ایک نومسلم ہوں اور مجھے ہر روز ہی نماز قائم رکھنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ میں اس حالت میں کیا کر سکتا ہوں؟

جواب:

ایک نومسلم ہونے کے ناطے، آپ کو ہر روز نماز قائم کرنے، رمضان کے دوران روزے رکھنے، اور اس دین کی دیگر بہت ساری عبادات میں مشکل پیش آسکتی ہے۔ طرزِ زندگی میں اتنی بڑی تبدیلی کے ساتھ جو جدوجہد ہوتی ہے، وہ مشکل ہوتی ہے اور اس میں کچھ وقت لگے گا۔ الجھن والے لمحات آنا لازمی ہیں، لیکن پریشان نہ ہوں۔ آپ سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ آپ ہر صبح بہت جلد اٹھ کر تہجد (رات کی اضافی نماز) پڑھیں۔

اپنی عبادات کو قائم رکھنا آپ کے ایمان کو بہت مضبوط کرے گا۔ جب بھی ممکن ہو، قرآن مجید پڑھیں۔ حدیث کا کوئی مجموعہ جیسے کہ "ریاض الصالحین" حاصل کریں اور اسے اکثر پڑھتے رہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق محسوس کرنا شروع کر دیں گے، اور آپ اسلام کو ایک دین اور طرز زندگی کے طور پر اپنانے کے عادی ہو جائیں گے۔

اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ تعلقات

سوال 76:

ایک نو مسلم اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ بہترین تعلق کیسے برقرار رکھ سکتاہے؟ براہ کرم رہنمائی فراہم کریں۔

جواب:

اپنے خاندان کے ساتھ اچھا تعلق برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ مذہب سے متعلق متنازعہ موضوعات پر بات کرنے سے بچنے کی کوشش کریں یا ان میں حصہ نہ لیں۔ یہ تقریباً نا گزیر ہوتاہے، لیکن اگر آپ ان کشیدہ لمحات میں سکون سے رہیں، تو آپ کے والدین آخر کار یہ سمجھ جائیں گے کہ اسلام آپ کو درشت شخص نہیں بنائے گا۔ آہستہ آہستہ، آپ کے والدین کا اسلام کے بارے میں فہم بہتر ہو گا اور اس کا احترام پیدا ہو گا اور ہو سکتاہے کہ وہ اسلام میں حقیقی دلچسپی لینا شروع کر دیں۔ یہ ایک بڑی علامت ہے اور ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ ان کے لیے اسلام کو قبول کرنے کا راستہ فراہم کرے گا۔

جو آپ کو نہیں کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ آپ یہ ظاہر کریں کہ گویا آپ سب کچھ جانتے ہیں، ہر بات پر بحث کرنے کی کوشش کریں، یا خود کو اس طرح دفاعی انداز میں پیش کریں کہ آپ غصے یا پریشانی کا شکار ہو جائیں۔ ایسا صرف دل کی تکلیف اور بے چینی کا باعث بنے گا۔ آپ کی اولین ترجیح اب یہ ہونی چاہیے کہ آپ خود پر کام کریں اور اپنے آپ کو ایک بہتر انسان بنائیں۔

اسلام میں استاد

سوال 77:

میں دین اسلام کو سیکھنا چاہتا ہوں، کیا اسلام میں استاد کے لیے کوئی معیار مقرر کیا گیا ہے؟

جواب:

دین سیکھنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ایک اچھا، محنتی اور پرجوش استاد تلاش کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ علم رکھنے والے ایسے شخص کو تلاش کرنا اچھا ہے جو آپ کی زبان اور آپ کے ملک کی ثقافت کو بھی سمجھتا ہو۔ ایسا شخص جو نامانوس لہجے میں آپ کی زبان بولتا ہو یا جو اپنے پیدائشی وطن ہی کی ذہنیت رکھتا ہو اس کی بات کو سمجھنا مشکل ہے۔ استاد ایسا ہو جو خوش رہے اور سوالات کا جواب کے لیے تیار رہے، یہ چیزوں کو واضح کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس سے آپ کو اسلامی روایت میں حقیقی بنیاد رکھنے میں بھی مدد ملے گی۔ اور نتیجہ یہ ہو گا کہ زیادہ تر مسلم خاندانوں کے مقابلے میں اسلام سیکھنے میں آپ نے

زیادہ وقت صرف کیا ہو گا۔ اگر آپ کو بہت زیادہ علم حاصل ہو بھی جائے تو اپنے انداز میں عاجزی برقرار رکھیں، کیونکہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا ہو گا ہی جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو گا۔ چھوٹے چھوٹے حصوں میں جتنا ہو سکے وہ سب کچھ سیکھیں، کوئی آپ سے عالم دین بننے کے لیے نہیں کہہ رہا ہے۔

گھر والوں کے ساتھ مذہبی مسائل پر بحث

سوال78:

میں ایک نومسلم ہوں، اور اکثر اپنے گھر کے افراد اور دوستوں کے ساتھ مذہبی مسائل پر بحث میں پڑ جاتا ہوں، میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اسلام کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ کیا یہ صحیح انداز ہے؟

جواب:

اپنے دین کا مسلسل دفاع کرنے کی کوشش کرنا ایسی چیز ہے جس سے آپ پر بہت زیادہ دباؤ پڑے گا۔ پہلے تو ایسا لگے گا جیسے پوری دنیا آپ کے پیچھے پڑی ہے۔ یہ مختلف لوگوں کے ساتھ مختلف سطحوں پر ہو سکتا ہے۔ سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ ان جھگڑوں سے ہر قیمت پر بچا جائے۔ اگر آپ اپنے مذہب کے بارے میں پختہ ہیں اور کسی کارد کیے بغیر اپنے مؤقف کو سمجھانے کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کے لیے بہت سے دروازے کھل جائیں گے۔ آپ یقیناً کسی کو اسلام کے بارے میں تازگی بخش نقطہ نظر دیں گے، اور میڈیا میں اسلام کو اتنی منفی روشنی میں دیکھنے کے بعد اس کے بہت سے لوگ طلبگار ہیں۔

ان بحثوں سے دور رہنے سے آپ کو سکون کا سانس لینے کا موقع ملے گا۔ منفی ردعمل کی وجہ سے بہت سے نومسلم اپنے مذہب کا ذکر کرنے میں عافیت نہیں سمجھتے۔ ذاتی طور پر، اگر ضرورت پڑنے پر آپ اپنے مذہب سے متعلق کچھ بیان کرتے ہیں، تو آپ کو زیادہ مثبت ردعمل ملے گا۔ آپ یہ سن کر حیران رہ جائیں گے کہ ”اوہ یہ بہت اچھا ہے یار، آپ نے اس مذہب کا انتخاب کیوں کیا؟“ یہ ہمیشہ دعوت (اسلام کی طرف بلانا) کا موقع ہوتا ہے۔

دیگر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کرنا

سوال79:

ایک نومسلم کے لیے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب:

جمعہ کی نماز میں شرکت کرناضروری ہے، لیکن یہ بھی مشورہ دیاجاتاہے کہ کوشش کریں کہ بہت سی نمازیں کسی تسلیم شدہ سنی مسجد میں ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے بہت سے دروازے کھولے گااوران شاءاللہ آپ کے اکاؤنٹ میں بہت سے نیک اعمال عطافرمائے گا۔ آپ ایسے لوگوں سے ملیں گے جواسلام سے جڑے ہوئے ہوں گے؛نیٹ ورکنگ کے مواقع زیادہ آسانی سے دستیاب ہوں گے؛اورآپ کے طویل مدتی دوست بن جائیں گے۔ یہ اسلام کی ایک بہت خوبصورت چیز ہے، کہ آپ کو مسجد میں ہمیشہ ہی لوگ مل جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ شروع میں مشکل ہوسکتاہے، لیکن کوشش کریں اور مسجد جائیں۔اس کافائدہ بہت زیادہ ہوگا، یہاں تک کہ اگرآپ صرف نماز ادا کرتے ہی فوراچلے جاتے ہیں۔آپ آخرکار کمیونٹی کے ساتھ گھل مل جائیں گےاورآپ کو مسجد جانے میں زیادہ آسانی محسوس ہوگی۔

دیگر مسلمانوں کے ساتھ دوستی کاتعلق پیداکرنا

سوال80:

دوسرے مسلمانوں کے ساتھ دوستی کرنے کابہترین طریقہ کیاہے؟

جواب:

کیمپس میں یاکسی گروسری اسٹور پر ملنے والے لوگوں کو "السلام علیکم"(آپ پر سلامتی ہو) کہنااسلام میں ایک حقیقی نعمت ہے۔ لوگوں کو فوراپتہ چل جاتاہے کہ آپ مسلمان ہیں اوروہ عام طورپر نہ صرف یہ کہ سلام کابخوشی جواب دیں گے بلکہ امید ہے کہ وہ آپ کے ساتھ چندالفاظ کاتبادلہ بھی کریں گے۔ دوستی کے دروازے کھلیں گے اورآپ بہت سے لوگوں سے ملیں گے۔جب بھی ممکن ہو مسلمانوں کے ساتھ کچھ وقت گزاریں۔اپنے آپ کو یہ یاددلانامفید ہے کہ آپ دنیامیں واحد مسلمان نہیں ہیں بلکہ آپ اوردنیابھر کے تقریباً2ارب لوگوں کامذہب مشترک ہے۔

اسلام قبول کرنے کی وجہ سے خاندان اوردوستوں نے ملناجلناچھوڑدیا

سوال81:

میں ایک نومسلم ہوں،اورچونکہ میرے نئے مذہب کی وجہ سے، میرے خاندان اوردوستوں نے مجھے چھوڑدیاہے، لہذا میں تنہا محسوس کرتاہوں۔میں اس صورتحال سے کیسے نکل سکتاہوں؟

جواب:

مذہب تبدیل کرنے والوں کے لیے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ وہ تنہا ہو جاتے ہیں۔ تنہائی کے احساس سے لڑنے کے لیے آپ جو بہترین کام کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت اچھی صحبت میں گزاریں۔ مثبت رویہ برقرار رکھنے کا ایک یقینی طریقہ یہ ہے کہ ہفتے کی چند راتوں میں اچھے متقی مسلمان دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔ نن یا بھکشو بننے کا عمل اسلام میں اجنبی ہے؛ ہم سماجی مخلوق ہیں اور اسلام اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔

دنیا سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو اپنے اپارٹمنٹ میں بند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کرے گا جس کی وجہ سے شدید ڈپریشن ہو گا اور جو سکون کی تلاش میں حرام کام کی طرف لے جائے گا۔

اپنے آپ کو پابند کرلیں کہ آپ ایک ملنسار انسان بنیں رہیں گے؛ اس میں محنت تو بہت لگتی ہے لیکن اس کا نتیجہ خوشی اور زندگی میں اطمینان ہوتا ہے۔

شدت پسندی

سوال 82:

شدت پسندی ایک خوفناک عمل ہے، نو مسلم اس برائی میں آسانی سے ملوث ہو جاتے ہیں۔ اعتدال پسند اور امن پسند مسلمان بنے رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

زیادہ تر نو مسلم اسلام میں کسی انتہا پسند نقطہ نظر کی تلاش میں داخل نہیں ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے، ہم نے دیکھا ہے کہ کچھ نو مسلم دہشت گرد تنظیموں کے لیے کام کرنے کے لیے بیرون ملک چلے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ عمل غصّے سے مغلوب ایسا شخص کرتا ہے جو یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے ساتھ برا سلوک کیا جارہا ہے یا اسے اس کے کلچر یا کمیونٹی سے باہر کر دیا گیا ہے۔

ہمیں اس بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہیئے کہ کوئی ہمیں 'انتہا پسند' بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم، یہ اتنی دفعہ ہوتا ہے کہ باعث تشویش تو ہے۔ آپ کے لیے بہترین ہو گا کہ آپ عقل و شعور سے کام لیں اور انتہا پسند نقطہ نظر میں نہ پھنسیں۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ دنیا کے تمام علماء نے اپنے فتووں میں دہشت گردی کو بالکل رد کر دیا ہے۔ جنونیت اسلامی تعلیمات کا حصہ نہیں ہے۔ اپنی پوری کوشش کریں کہ درمیانے راستے پر چلیں۔

منفی انداز فکر کو مثبت انداز فکر میں بدلنا

سوال 83:

میں ایک نومسلم ہوں، میرا بہت سی مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے اور بہت سی چیزیں مجھ پر منفی طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ منفی انداز فکر کو مثبت انداز فکر میں تبدیل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب:

ایک نومسلم ہونے کی وجہ سے آپ کو بہت سی مصیبتیں پیش آئیں گی۔ تاہم، ایسا کوئی چیز نہیں ہے جس پر آپ قابو نہ پا سکیں، اور اللہ تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اسلام کی طرف راہنمائی کی؛ آپ نے جواب تلاش کیا اور وہ آپ کو مل گیا۔ خوش رہیں، اور زندگی میں جو نعمتیں آپ کو میسر ہیں انہیں مسلسل یاد کرتے رہیں۔ آپ کے ساتھ بہت سی اچھی چیزیں ہوں گی اور آپ جنت کے سیدھے راستے پر ہیں۔ مسلمان ہونے پر خوشی منائیں۔ یاد رکھیں، زیادہ تر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلام میں داخل ہوئے تھے اور وہ انسان تھے جو آپ ہی کی طرح حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی اولاد تھے! مضبوط رہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادت کے ذریعے سکون تلاش کریں۔ پہلے چند مہینے آپ کے لیے مشکل ہوں گے، اور ان شاءاللہ اسلامی برادری کا حصّہ ہونے کے ناطے آپ میں بہتری آتی رہے گی۔

حرام گوشت کے لیے استعمال ہونے والے برتن

سوال 84:

کیا ہم ان برتنوں کا استعمال کر سکتے ہیں جنہیں غیر مسلموں نے پہلے سور کا گوشت یا دیگر ناجائز طور پر ذبح کردہ گوشت پکانے کے لیے استعمال کیا تھا یا ان میں اس طرح کا گوشت کھایا تھا؟

جواب:

ایسے بہت سے واقعات ہیں جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب کا کھانا کھایا۔

اگر غیر مسلموں کے برتن کسی حرام کھانے کے لیے استعمال کیے گئے ہوں تو ضروری ہے کہ ان برتنوں کو اچھی طرح دھو لیا جائے،

پھر ان برتنوں کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رمضان میں سگریٹ نوشی

سوال 85:

ایک نو مسلم اور سگریٹ نوش کے طور پر، مجھے روزہ رکھنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور لگتا ہے۔ 5 رمضان گزر چکے ہیں اور میں ایک میں بھی کامیابی کے ساتھ روزہ نہیں رکھ سکا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں چھوڑے ہوئے روزوں کو پورا کرنے کے لیے کافی پیچھے ہوتا جا رہا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ میں اس آنے والے (رمضان) میں کتنے روزے رکھ پاؤں گا۔ مجھے لگتا ہے کہ روزہ رکھنا سگریٹ چھوڑنے جتنا مشکل نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ اسلام اتنا آسان مذہب نہیں ہے جتنا ہم اسے سمجھتے ہیں، یا شاید صرف میں ایسا سوچتا ہوں۔

جواب:

اسلام میں روزے کی عبادت کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنی تخریبی عادات پر قابو پا سکیں اور مثبت اور زندگی کو بہتر بنانے والی عادات اپنے اندر پیدا کریں اور اس طرح زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ لہذا، اگر آپ روزہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں، تو آپ اپنی سگریٹ نوشی کی عادت کو شکست دے سکتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے روزے کے ذریعے ایسی غیر صحت مند عادات پر قابو پایا ہے؛ ان میں سے بہت سے لوگوں نے رمضان کے مہینے میں دس سے بیس سال یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک سگریٹ نوشی کا عادی ہونے کے باوجود اسے ترک کر دیا ہے۔ آپ بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں، لیکن ایسا کرنے سے پہلے آپ کو سگریٹ نوشی کے منفی پہلوؤں کے بارے میں غور کر کے اپنے اندر کافی حوصلہ اور اندرونی طاقت جمع کرنی ہوگی۔ کوئی بھی شخص جو دل ہی دل میں کسی غیر صحت مند عادت کو پسند کرتا رہے تو وہ اسے ترک نہیں کر سکتا۔

ایسا لگتا ہے کہ آپ کو سگریٹ نوشی سے لطف اندوز ہونے کی عادت پڑ گئی ہے۔ لہذا، آپ کو اس سے وابستہ تمام منفی چیزوں کا تصور کر کے اپنے آپ کو اس سے باہر نکالنا ہوگا، اور اپنے ذہن میں اس درد اور تکلیف (کینسر، وغیرہ) کی بھی تصویر بنائیں جو اس کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی، آپ کو ان قیمتی وسائل کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے جنہیں آپ سگریٹ نوشی کے ذریعے ضائع کر رہے ہیں، جنہیں ان بہت سے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو زندگی کی بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہیں۔

جب آپ خود کو قائل کر لیں اور اپنے اندر عمل کی کافی ترغیب اور قوت ارادی پیدا کر لیں، تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور ذکرِ الٰہی کریں۔ لہٰذا، جب بھی آپ کو سگریٹ جلانے کی خواہش پیدا ہو، اس سوچ کو دُور کرنے کے لیے **سبحان اللہ** (اللہ پاک

ہے)الحمدللہ(سب تعریف اللہ کے لیے ہے)،اور **اللہ اکبر** (اللہ سب سے بڑاہے)کاورد کریں۔آپ کواللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہیے کہ وہ آپ کواس عفریت کے خلاف لڑنے کی طاقت عطا کرے؛یقیناًاللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو نیک کاموں میں بہترین کارکردگی کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ، یہ تصور کریں کہ جو آپ مانگ رہے ہیں وہ آپ کو عطا ہو چکا ہے۔اگر آپ مخلص ہیں،توآپ کی کوششوں کاصلہ ضرور ملے گا۔آپ اللہ تعالیٰ کی مدد کی توقع کر سکتے ہیں،بشرطیکہ آپ خلوصِ دل کے ساتھ اس کی طرف رجوع کریں اوراس کے حضور خود کو مکمل طورپر سپرد کریں۔

روزے کے دوران فلمیں دیکھنا

سوال86:

میں نومسلم ہوں اور موسیقی سننے اور فلمیں دیکھنے سے لطف اندوز ہوتاہوں۔کیاموسیقی سننے یافلمیں دیکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتاہے؟

جواب:

اسلام میں روزہ ایک مضبوط روحانی تربیت ہے۔اس کابنیادی مقصد مؤمنین کی روحانی اور اخلاقی تربیت کرناہے۔اس لیے روزے کے حقیقی فوائد حاصل کرنے کے لیے ہمیں نہ صرف طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے پرہیز کرناچاہیے بلکہ ان تمام سرگرمیوں اور رویوں سے بھی بچناچاہیے جوروزے کی روح کو کمزور کردیتے ہیں یاختم کردیتے ہیں۔ صحیح روزہ یہ ہے کہ ہم اپنی آنکھوں،کانوں،ہاتھوں،پیروں اور ذہن کوگناہوں سے محفوظ رکھیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص فضول کلمات اوران پر عمل کرنے سے باز نہ آئے،اللہ کواس کے بھوکااور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

(امام البخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا،حدیث نمبر 1840)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"روزہ گناہوں اور برائیوں کے خلاف ڈھال ہے،لہٰذا اگر تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ جھگڑانہ کرے اور نہ ہی گندی یافضول باتیں یااعمال کرے۔اگر کوئی اسے ڈانٹے یامذاق اڑائے تووہ بدلہ نہ لے؛بلکہ بس یہ کہے،میں روزے سے ہوں،میں روزے سے ہوں۔"

(امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا،حدیث نمبر 689)۔

موسیقی سننا اور فلمیں دیکھنا گناہوں کے زمرے میں آتا ہے، اور اگر یہ اعمال روزے کی حالت میں کیے جائیں تو انہیں بڑا گناہ سمجھا جائے گا۔

روزے کے دوران جنس مخالف کو گلے لگانا

سوال 87:

میں 15 سالہ لڑکا ہوں، ایک سال پہلے ہی اسلام میں داخل ہوا ہوں اور میں روزہ رکھ رہا ہوں، لیکن کیا روزے میں مخالف جنس کو گلے لگانا حرام ہے؟

جواب:

آپ کا مخالف جنس کے افراد کو گلے لگانے کے بارے میں جو سوال ہے، (اس کے حوالے سے) مجھے یہ کہنا ہے کہ بطور مسلمان، ہمیں اپنے خاندان کے قریبی اور محرم افراد کے علاوہ مخالف جنس کے ایسے افراد کو گلے لگانے کی اجازت نہیں ہے جو محرم نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری فطری کمزوریوں سے بچانا چاہتا ہے۔ ایسے اعمال زنا کی طرف لے جا سکتے ہیں؛ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زنا ایک سنگین گناہ اور اعتدال سے تجاوز ہے لہذا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس کے قریب بھی نہ جائیں۔

وہ فرماتا ہے،

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور بدکاری کے پاس نہ ہو جاؤں بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

(پارہ:15، بنی اسرائیل:32)

یہ اللہ تعالیٰ کی لامتناہی شفقت اور رحمت کا نتیجہ ہے کہ اس نے ایسے اعمال کو نہ صرف رمضان میں بلکہ دوسرے اوقات میں بھی حرام قرار دیا ہے۔ لیکن اگر آپ کا سوال اپنی زوجہ سے گلے ملنے کے بارے میں ہے، تو یہ بالکل ایک مختلف مسئلہ ہے۔

گولیوں کے ذریعے حیض کو مؤخر کرنا

سوال 88:

میں ایک خاتون اور نو مسلم ہوں، میں آنے والے رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا چاہتی ہوں۔ کیا میں اپنے حیض کو دیر سے آنے کے لیے گولیاں لے سکتی ہوں تا کہ پورے مہینے کے روزے رکھ سکوں؟

جواب:

خواتین کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنے کے لیے حیض کو مؤخر کرنے کی گولیاں لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آخری حج میں آپ کے ساتھ تھیں اور وہ اس بات سے پریشان نظر آ رہیں تھی کہ حیض کی وجہ سے وہ دیگر لوگوں کی طرح عمرہ ادا نہیں کر سکتیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقرر کی ہے!" (حضرت عائشہ کی سند سے امام البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا، حدیث 290)

دوسرے الفاظ میں، حیض عورت کی زندگی کا ایک قدرتی حصہ ہے اور اسے اپنی زندگی کو اس کے مطابق ترتیب دینا ضروری ہے۔

گہرے غور و فکر سے ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ، جو خالق اور حاکم ہے، نے عورتوں کو اس فطرت کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور اپنی لا متناہی حکمت سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خواتین حیض کے دوران نماز اور روزہ چھوڑ دیں۔ لہٰذا، یہ عورتوں کے لیے بہت مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کریں اور حیض کے دوران نماز اور روزہ چھوڑ دیں۔

اس کے علاوہ، خواتین کو اس بات پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ وہ نماز اور روزہ سے حاصل ہونے والے انعامات سے محروم ہو رہی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی لا متناہی رحمت سے ان کے لیے ایسی کافی متبادل عبادات مقرر کی ہیں جو اس کمی کا ازالہ کر سکتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، وہ کسی بھی دوسرے منتخب کردہ قابل ستائش اعمال کو انجام دے کر اسی درجے کے انعامات حاصل کر سکتی ہیں۔

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کوئی بھی عمل جو خواتین کے قدرتی جسمانی افعال کی باقاعدگی میں خلل پیدا کرے، اسے کبھی بھی ہلکے انداز میں نہیں لیا جانا چاہیے۔ اس قسم کی مداخلتوں کے نتیجے میں کوئی بھی شخص اس طرح کی کارروائیوں کے طویل مدتی منفی اثرات کا مکمل طور پر اندازہ نہیں لگا سکتا۔ لہٰذا، انسان ہونے کے ناطے ہمارے لیے یہ بالکل مناسب ہے کہ ہم وہی اختیار کریں جو اللہ تعالیٰ اپنی بلند حکمت سے ہمارے لیے منتخب کرتا ہے۔

اگرچہ گولیاں لینا مناسب نہیں ہے لیکن اگر کوئی عورت اپنے ماہانہ حیض کو روکنے کے لیے گولیاں لیتی ہے تو یہ گناہ نہیں ہوگا۔

رمضان میں میاں بیوی کاایک دوسرے کے ساتھ سونا

سوال89:

مجھے یہ جاننا ہے کہ کیاایک روزہ دار بیوی اپنے روزہ دار شوہر کے ساتھ بغیر جنسی تعلق کے ارادے کے سوسکتی ہے؟

جواب:

اگرآپ دونوں روزہ دار ہیں توایک ہی بستر پر سونا کوئی مسئلہ نہیں ہے، جب تک کہ آپ کو یہ خوف نہ ہو کہ آپ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکیں گے اور جنسی تعلق کی وجہ سے آپ کا روزہ خراب ہو جائے گا، توایسی صورت میں آپ کواس سے گریز کرنا بہتر ہے۔

ہم احادیث میں پڑھتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کیا وہ روزہ رکھتے ہوئے اپنی بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے؟ توآپ نے جواب دیا، "نہیں"، لیکن جب ایک دوسرے شخص نے وہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا، "ہاں"۔اس مختلف جواب کی وضاحت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پہلا شخص نوجوان تھا(اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ وہ اپنے جذبات کی رو میں بہہ جائے گا)، جبکہ دوسرا شخص عمر رسیدہ تھا۔"

(امام ابوداؤد نے ابن عباس کی سند سے نقل کی، حدیث 2387)

ہم اپنی جنسی خواہشات پر قابو کیوں نہیں رکھ پاتے؟

سوال90:

بعض اوقات ہم اپنی جنسی خواہشات پر قابو کیوں نہیں رکھ پاتے، حالانکہ ہم اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں؟

جواب:

حاوی ہو جانے والی جنسی خواہشات سے بچنے کے لیے مسلسل نفلی روزے رکھنا مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔انسان کی فطرت ایسی ہے کہ وہ ایک شریک حیات کا خواہشمند ہوتا ہے۔اسی لیے اپنی جنسی خواہشات کو بہتر طور پر قابو میں رکھنے کے لیے بیوی یا شوہر کو تلاش کیا جا سکتا ہے سکتا ہے۔

صحیح عقائد والے مسلمان کا غلط عقائد والے مسلمان سے شادی کرنا

سوال 91:

کیا ایک سنی مسلمان مرد ایسی عورت سے شادی کر سکتا ہے جو غلط عقائد رکھتی ہو؟ میں ایک سنی نو مسلم ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ میں ایک گمراہ فرقے کی عورت سے نکاح کا سوال کروں۔ میں روزانہ 5 وقت کی نماز پڑھتا ہوں، ہفتے میں ایک دفعہ تہجد پڑھتا ہوں اور بہت زیادہ دعا کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں اُسے صحیح راستے پر لاؤں۔ اس بارے میں مزید کوئی مشورہ؟

جواب:

اگر اس کے عقائد کفر (انکار) کی حد تک پہنچ چکے ہیں تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ ہم ایسی شادی کا مشورہ نہیں دیتے۔ بہت سے فرقوں کے عقائد مرکزی اسلامی عقائد کے بالکل مخالف ہیں؛ اس لیے ان سے شادی کرنا حلال نہیں ہے۔ ہر سنی مسلمان مرد یا عورت کو صرف سنی شخص سے ہی شادی کرنی چاہیے۔

سابقہ ازدواجی تعلق کے ساتھ ملوث شخص سے شادی کرنا

سوال 92:

میں ایک لڑکی سے شادی کرنے والا تھا جو غیر مسلم تھی، لیکن وہ اسلام قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں مجھے پتہ چلا کہ اس کا کسی اور کے ساتھ جسمانی تعلق تھا اور وہ بھی غیر مسلم تھا۔ جب مجھے یہ سب کچھ معلوم ہوا تو میں نے اس سے شادی کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ لیکن پھر بھی میرے دل میں گناہ کا احساس ہے کہ شاید میں نے صحیح نہیں کیا۔ لہذا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم مجھے مشورہ دیں کہ کیا جو میں نے کیا وہ درست تھا یا مجھے اس سے شادی کر لینی چاہیے، چاہے مجھے یہ علم ہو کہ اس کا ماضی میں غیر مسلم لڑکے کے ساتھ جسمانی تعلق تھا؟

جواب:

یہ آپ کے جذبات ہیں جو آپ کو اچھا فیصلہ کرنے کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ "دھوکے" کو برداشت نہیں کر پاتے اور اس نے آپ کے اس سے متعلق جذبات کو خاصی حد تک متاثر کیا ہے، تو پھر اس سے شادی نہ کریں، خاص طور پر اگر اس نے آپ سے جھوٹ بولا ہو۔ لیکن اگر اس کے لیے آپ کے جذبات ابھی بھی مضبوط ہیں اور آپ اس کے بغیر نہیں رہ سکتے، تو پھر اسے معاف کریں اور اس سے شادی کر لیں اور اسے اچھا اسلامی کردار سکھائیں۔

نکاح نہ کرنا

سوال 93:

میں ایک نو مسلم ہوں اور مجھے شادی کی خواہش نہیں ہے، میں اپنی زندگی دین سیکھنے اور سکھانے میں گزارنا چاہتا ہوں۔ کیا شادی نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب:

شادی نہ کرنا سنت کے خلاف ہے۔ اللہ کے دین کی خدمت کے لیے اکیلا رہنا جائز ہو سکتا ہے، جیسے امام البخاری، امام النووی رحمہا اللہ یا انبیاء یحیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام نے کیا۔ لیکن پھر بھی یہ وہ راستہ نہیں ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سنت کے طریقہ کو پسند کیا ہے اور فرمایا:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا

(ترجمہ کنزالایمان)

اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے۔

(پارہ:18، النور:54)

زنا کے خطرے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں شادی کرنے کا حکم دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا، "اے نوجوانو! تم میں سے جو لوگ شادی کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، انہیں شادی کر لینی چاہیے۔ اور جو مالی یا کسی اور وجہ سے شادی نہیں کر سکتے، انہیں روزے رکھنا چاہیے۔" (صحیح البخاری، حدیث 302)

چنانچہ، مثالی سنت یہ ہے کہ انسان اپنی عصمت کو محفوظ رکھنے کے لیے شادی کرے اور بغیر کسی جائز وجہ کے کنوارہ رہنا قابل ملامت ہے۔

دو بہنوں سے نکاح کرنا

سوال 94:

میں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے اور ابھی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی شخص دو سگی بہنوں سے شادی کر کے ان کے ساتھ رہ سکتا ہے؟ کیا ایسی شادی (دونوں کے ساتھ) جائز ہے؟ کیا متعلقہ افراد گناہ کر رہے

ہیں؟ایسی صورتحال میں اسلام کیامشورہ دیتاہے؟

جواب:

ایک وقت میں دو بہنوں سے شادی کرناجائز نہیں ہے۔اس صورت میں،دوسرا رشتہ زنا(بدکاری)کے مترادف ہوگا۔پہلی بہن سے پہلی شادی جائز ہے، لیکن دوسری بہن سے شادی پہلی بہن کے ساتھ شادی کے دوران کبھی بھی جائز نہیں ہو سکتی۔ایک شخص صرف ایک بہن سے ہی شادی کر سکتا ہے۔جب تک کہ وہ پہلی بیوی کو طلاق نہ دے دے اور پھراُس کی عدت پوری ہونے کے بعددوسری بہن سے شادی کرسکتاہے۔

گرل فرینڈ کے کئی مردوں سے تعلقات رہے ہیں

سوال95:

میں ایک نو مسلم ہوں اور میری گرل فرینڈ اسلام قبول کرنے کے لیے تیار ہے، میں اس عورت سے محبت کرتا ہوں لیکن اس کے اپنے بہت سے سابقہ بوائے فرینڈز کے ساتھ بغیر نکاح کے تعلقات رہے ہیں۔ میں کنوارہ ہوں۔کیا مجھے اس سے شادی کرنے کی اجازت ہے؟

جواب:

اگرچہ اس کی اجازت ہے، مگر مشورہ یہ ہے کہ کسی پاکدامن خاتون سے شادی کی جائے جو اسلام کی طرف مائل ہو۔

حیض کے دوران جنسی تعلقات

سوال96:

میری بیوی اور میں نے حال ہی میں اسلام قبول کیاہے الحمدللہ اور ہم ابھی اپنے دین کی بنیادی باتیں سیکھ رہے ہیں۔میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ اگر بیوی کے حیض کے دوران شوہر اور بیوی جنسی تعلق قائم کریں تو کیا یہ گناہ ہوگا؟اگر یہ پہلے ہو چکا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

حیض کے دوران جنسی تعلق قائم کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ دراصل، حدیثوں میں اس جوڑے کی شدید مذمت کی گئی ہے جو حیض کے دوران دخول کرے۔ اگر ایسا ہو چکا ہو تو اس پر ندامت اور سچی توبہ کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ، صدقہ (خیرات) بھی دیا جا سکتا ہے۔

کنڈوم استعمال کرنا

سوال 97:

اللہ نے ہمیں دین اسلام سے نوازا ہے، ہمارے تین بچے ہیں اور ہم مزید بچے نہیں چاہتے۔ کیا کنڈوم کا استعمال اسلام میں حلال ہے؟

جواب:

یہ شریک حیات کی رضامندی کے ساتھ جائز ہے، اگرچہ شادی کا اصل مقصد نسل کی افزائش ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیب دی تاکہ مسلمان قوم کا اضافہ ہو سکے۔

سور کا گوشت کیوں منع ہے؟

سوال 98:

میں نومسلم ہوں، میرے خاندان میں ہر کوئی سور کا گوشت کھاتا ہے لیکن میں نہیں کھاتا۔ وہ بار بار سوال کرتے ہیں، جیسے "اسلام میں سور کا گوشت کھانا کیوں حرام ہے؟" کیا آپ اس کے بارے میں کچھ جوابات فراہم کر سکتے ہیں

جواب:

یہ حقیقت سب جانتے ہیں کہ اسلام میں سور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اس ممانعت کے مختلف پہلو درج ذیل نکات سے واضح ہوتے ہیں:

قرآن پاک میں سور کا گوشت کھانے کی ممانعت کم از کم چار مختلف جگہوں پر بیان کی گئی ہے۔ یہ ممانعت (2:173)، (5:3)، (6:145)، اور (16:115) میں بیان ہوئی ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم پر تو یہی حرام کیا ہے مرداراور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:2،البقرہ:173)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

(ترجمہ کنزالایمان)

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مرداراور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیرِ خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:6،المائدۃ:3)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا
مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیرِ خدا کا نام پکارا گیا تو جو چار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:8،الانعام:145)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ‌ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ:14،النحل:115)

اوپر بیان کی گئی قرآن پاک کی آیات ایک مسلمان کے لیے یہ سمجھنے کے لیے کافی ہیں کہ سور کا گوشت کیوں حرام ہے۔

(1) سور کا گوشت کھانے سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

دیگر غیر مسلم اور ملحد افراد صرف اس وقت متفق ہوں گے جب انہیں عقلی، منطقی اور سائنسی دلائل سے قائل کیا جائے۔ سور کا گوشت کھانا کم از کم ستر مختلف قسم کی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ انسان کو مختلف اقسام کے کیڑوں جیسے راؤنڈ ورم، پن ورم، ہُک ورم وغیرہ لگ سکتے ہیں۔ ان میں سے سب سے خطرناک Taenia solium ہے، جسے عام زبان میں ٹیپ ورم کہا جاتا ہے۔ یہ آنتوں میں موجود ہوتا ہے اور بہت لمبا ہوتا ہے۔ اس کے انڈے خون میں داخل ہو کر جسم کے تقریباً تمام اعضاء تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر یہ دماغ میں داخل ہو جائے تو یادداشت ختم ہو سکتی ہے، دل میں داخل ہو جائے تو دل کا دورہ پڑ سکتا ہے، آنکھ میں داخل ہو جائے تو اندھا پن پیدا ہو سکتا ہے، اور جگر میں داخل ہو جائے تو جگر کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ جسم کے تقریباً تمام اعضاء کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ایک اور خطرناک کیڑا Trichuris trichiura ہے۔ سور کے گوشت کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ اگر اسے اچھی طرح پکایا جائے تو اس میں موجود انڈے (اووا) مر جاتے ہیں۔ امریکہ میں کی جانے والی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ Trichuris trichiura سے متاثر 24 افراد میں سے 22 نے سور کے گوشت کو بہت اچھی طرح پکایا تھا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سور کے گوشت میں موجود انڈے پکانے کے عام درجہ حرارت پر نہیں مرتے۔

(2) سور زمین پر سب سے گندے جانوروں میں سے ایک ہے

سور زمین پر سب سے گندے جانوروں میں سے ایک ہے۔ یہ گندگی، فضلہ اور غلاظت پر زندہ رہتا اور نشوونما پاتا ہے۔ دیہات میں،

جہاں جدید بیت الخلاء نہیں ہوتے، لوگ اکثر کھلی جگہوں پر رفع حاجت کرتے ہیں، اور اکثر یہ فضلہ سور صاف کرتے ہیں۔

کچھ لوگ دلیل دے سکتے ہیں کہ آسٹریلیا جیسے ترقی یافتہ ممالک میں سوروں کو بہت صاف اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق پالا جاتا ہے۔ لیکن ان صحت مند حالات میں بھی سوروں کو ایک ساتھ باڑوں میں رکھا جاتا ہے۔ آپ انہیں جتنا بھی صاف رکھنے کی کوشش کریں، وہ اپنی فطرت میں گندے ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنا بلکہ اپنے پڑوسیوں کا فضلہ بھی کھاتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(3) سور سب سے بے شرم جانور ہے

روئے زمین پر سور سب سے بے شرم جانور ہے۔ یہ واحد جانور ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کے لیے اپنے دوستوں کو دعوت دیتا ہے۔ جیسا کہ دانا لوگ کہتے ہیں نا، "آپ وہی بنتے ہیں جو آپ کھاتے ہیں۔"

مرد دوست شراب پیتا ہے

سوال 99:

میں 27 سال کی خاتون ہوں اور میری ایک عربی شخص سے دوستی ہو گئی ہے۔ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں، لیکن میرا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کبھی کبھار شراب پیتا ہے۔ میری معلومات کے مطابق اسلام میں شراب پینا منع ہے۔ کیا میری بات درست ہے یا اس کا کوئی اور پہلو بھی ہے؟ براہ کرم میری رہنمائی کریں

جواب:

شراب ہمیشہ سے انسانی معاشرے کے لیے ایک لعنت رہی ہے۔ یہ آج بھی بے شمار انسانی جانوں کا نقصان کر رہی ہے اور دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو شدید غم و دکھ سے دوچار کر رہی ہے۔ شراب کئی معاشرتی مسائل کی جڑ ہے۔ دنیا بھر میں جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح، ذہنی بیماریوں کے بڑھتے ہوئے واقعات اور لاکھوں اجڑے ہوئے گھروں کے اعداد و شمار خاموش گواہی دیتے ہیں کہ شراب کتنی تباہ کن طاقت رکھتی ہے۔

(1) قرآن پاک میں شراب کی ممانعت

شراب کے استعمال کو قرآنِ مجید کی درج ذیل آیت میں منع کیا گیا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

(پارہ:7،المائدۃ:۹۰)

(2) احادیث میں شراب کی ممانعت

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الف۔ سُنن ابن ماجہ، جلد 3، کتاب الاشربہ، باب 30، حدیث نمبر 3371:
"شراب تمام برائیوں کی ماں ہے اور یہ سب سے زیادہ شرمناک برائی ہے۔"

ب۔ سُنن ابن ماجہ، جلد 3، کتاب الاشربہ، باب 30، حدیث نمبر 3392:

"جو چیز بڑی مقدار میں نشہ دے، وہ حرام ہے؛ وہ چھوٹی مقدار میں بھی حرام ہے۔"

لہٰذا ایک گھونٹ یا تھوڑی مقدار کے لیے بھی کوئی عذر قابل قبول نہیں۔
ج۔ نہ صرف وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں ملعون ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں جو براہِ راست یا بالواسطہ اس کے معاملات میں شامل ہوتے ہیں۔

سُنن ابن ماجہ، جلد 3، کتاب الاشربہ، باب 30، حدیث نمبر 3380 کے مطابق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ کی لعنت ان دس گروہوں پر ہے جو شراب کے معاملات میں شامل ہوں: وہ جو اسے تیار کرتا ہے، وہ جس کے لیے اسے تیار کیا گیا، وہ جو اسے پیتا ہے، وہ جو اسے لے کر جاتا ہے، وہ جس کے لیے اسے لے جایا گیا، وہ جو اسے پیش کرتا ہے، وہ جو اسے بیچتا ہے، وہ جو اس سے حاصل ہونے والے پیسے استعمال کرتا ہے، وہ جو اسے اپنے لیے خریدتا ہے، اور وہ جو کسی دوسرے کے لیے خریدتا ہے۔"

اتنے زیادہ فرقے کیوں ہیں؟

سوال100:

جب تمام مسلمان ایک ہی قرآن کی پیروی کرتے ہیں تو پھر مسلمانوں میں اتنے زیادہ فرقے اور مختلف مکاتب فکر کیوں ہیں؟ایک نو مسلم ہونے کے ناطے،مجھے یہ بات سمجھنے میں مشکل ہورہی ہے۔

جواب:

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج مسلمان آپس میں تقسیم ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ اسلام ان تفرقات کو قطعاپسند نہیں کرتا۔اسلام اپنے پیروکاروں میں اتحاد کو فروغ دینے پر یقین رکھتا ہے۔

قرآنِ مجید میں فرمایا گیا:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا

(ترجمہ کنزالایمان)

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا)۔

(پارہ:4،اٰلِ عمران:103)

اللہ تعالیٰ کی وہ کون سی رسی ہے جس کا اس آیت میں ذکر جارہا ہے؟ وہ قرآنِ مجید، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام پیغمبروں علیہم السلام کی محبت ہے، جسے تمام مسلمانوں کو ایک ساتھ مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔اس آیت میں دوہری تاکید کی گئی ہے۔جہاں "سب مل کر مضبوطی سے تھام لو" کہا گیا ہے،وہیں "تفرقہ نہ ڈالو" بھی فرمایا گیا ہے۔

قرآن مجید مزید فرماتا ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

(ترجمہ کنزالایمان)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

(پارہ:5،النساء:59)

تمام مسلمانوں کو قرآنِ مجید اور سنت کی پیروی کرنی چاہیے،اور آپس میں تقسیم نہیں ہونا چاہیے۔

اسلام میں فرقے بنانے اور تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے،یہ حرام ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے،

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

(پارہ:8،الانعام:159)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے الگ ہو جانا چاہیے جو اپنے دین میں تفرقہ ڈالتے ہیں اور اسے مختلف فرقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

مرکزی دھارے کا سنّی اسلام ہی صحیح اسلام ہے، جسے صوفی علماء اور اسلام کے تمام متقی افراد نے اسلامی تاریخ کے تمام ادوار میں اختیار کیا ہے۔بہت سے چھوٹے گروہ ہیں جو مرکزی سنّی اسلام سے الگ ہوئے ہیں۔میری نئے مسلمانوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ ان گمراہ گروپوں میں سے کسی کی پیروی نہ کریں، بلکہ مرکزی سنّی اسلام کی پیروی کریں جیسا کہ امام اہل سنت،امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ نے ثابت کیا ہے اور اسے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ان کی کئی کتابیں دعوتِ اسلامی کی دکانوں سے دستیاب ہیں۔آپ دعوتِ اسلامی سے ان کی ویب سائٹ کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتے ہیں:

www.dawateislami.net

اسلام اور سماجی مسائل

سوال 101:

اگر اسلام بہترین مذہب ہے، تو ایک نومسلم کے طور پر مجھے یہ جان کر صدمہ ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان بے ایمان، ناقابل اعتماد ہیں اور دھوکہ دہی، رشوت خوری، منشیات کا کاروبار وغیرہ جیسے کاموں میں ملوث ہیں؟

جواب:

1. میڈیا اسلام کو بدنام کرتا ہے

(الف) اسلام بے شک بہترین مذہب ہے۔ میڈیا مسلسل اسلام کے خلاف معلومات نشر اور شائع کرتا ہے۔ وہ اسلام کے بارے میں غلط معلومات فراہم کرتے ہیں، اسلام کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں یا انہیں کچھ مل جائے تو اس کو ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

(ب) جب بھی کہیں بم دھماکہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے بغیر کسی ثبوت کے جن پر الزام عائد کیا جاتا ہے وہ مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ خبریں سرخیوں میں آتی ہیں۔ بعد میں جب یہ پتہ چلتا ہے کہ ذمہ دار تو غیر مسلم تھے، تو یہ صرف ایک معمولی خبر بن جاتی ہے یا میڈیا اسے بالکل نظرانداز کر دیتا ہے۔

2- ہر کمیونٹی میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں:

ہم جانتے ہیں کہ کچھ مسلمان بے ایمان، ناقابل اعتماد ہیں، اور دھوکہ دہی جیسے کاموں میں ملوث ہیں، لیکن میڈیا اسے اس طرح پیش کرتا ہے کہ گویا صرف مسلمان ہی ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ ہر کمیونٹی میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں۔ ہم ایسے مسلمانوں کو جانتے ہیں جو شراب پیتے ہیں اور وہ واقعی مسلم کمیونٹی کی کالی بھیڑیں ہیں۔

3. مجموعی طور پر مسلمان سب سے بہتر ہیں:

مسلم کمیونٹی میں تمام کالی بھیڑوں کے باوجود، مسلمان مجموعی طور پر دنیا کی بہترین کمیونٹی ہیں۔ ہم سب سے بڑی کمیونٹی ہیں جو شراب نہیں پیتے۔ مجموعی طور پر، ہم وہ کمیونٹی ہیں جو دنیا میں سب سے زیادہ خیرات دیتی ہے۔ جہاں تک حیا، سنجیدگی، انسانیت کی اقدار اور اخلاقیات کا تعلق ہے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مسلمانوں کا مقابلہ کر سکے۔

4. گاڑی کو اس کے ڈرائیور سے نہ پرکھیں:

اگر آپ یہ جانچنا چاہتے ہیں کہ "مرسیڈیز" کار کا نیا ماڈل کتنا اچھا ہے اور ایک ایسا شخص جو گاڑی چلانا نہیں جانتا اس کے اسٹیئرنگ ویل پر بیٹھ کر گاڑی کو نقصان پہنچا دیتا ہے، تو آپ کس کو الزام دیں گے؟ گاڑی کو یا ڈرائیور کو؟ بالکل فطری طور پر، آپ ڈرائیور کو الزام دیں گے۔ گاڑی کی خوبیوں کا تجزیہ کرنے کے لیے، آپ کو ڈرائیور کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ گاڑی کی خصوصیات اور صلاحیتوں کو دیکھنا چاہیے۔ یہ کتنا تیز چل سکتی ہے، یہ اوسطاً کتنا ایندھن استعمال کرتی ہے، اس میں حفاظتی تدابیر کیا ہیں وغیرہ۔ حتیٰ کہ بحث کے لیے اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ مسلمان برے ہیں، تو ہم اسلام کا فیصلہ اس کے پیروکاروں سے نہیں کر سکتے۔ اگر آپ اسلام کی حقیقت کو جانچنا چاہتے ہیں تو اسے اس کے مستند ذرائع، یعنی قرآنِ مجید اور سنت کے مطابق پرکھیں۔

اسلام کو اس کے بہترین پیروکار، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ کے اہلِ بیت اور متقی مسلمانوں رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر پرکھیں۔

اگر آپ عملی طور پر یہ جانچنا چاہتے ہیں کہ گاڑی کتنی اچھی ہے تو ایک ماہر ڈرائیور کو اس کے اسٹیئرنگ ویل پر بیٹھا کر دیکھیں۔ اسی طرح، اسلام کی بہترین اور مثالی پیروی کرنے والی شخصیت جن کے ذریعے آپ یہ جانچ سکتے ہیں کہ اسلام کتنا اچھا ہے، وہ اللہ کے سب سے آخری پیغمبر، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ، کئی ایماندار اور غیر جانب دار غیر مسلم مورخین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہترین انسان تھے۔ "سو عظیم شخصیات-تاریخ کی سو انتہائی متاثر کن شخصیات" کے مصنف مائیکل ایچ ہارٹ نے سب سے اوپر کی پوزیشن، یعنی اول پوزیشن، اسلام کے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ اس کے علاوہ کئی غیر مسلموں کی مثالیں ہیں جنھوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم خراجِ تحسین پیش کیا ہے، جیسے تھامس کارلائل، لامارٹائن، وغیرہ۔

"کافر" کا لفظ استعمال کرنا

سوال 102:

مسلمان غیر مسلموں کو "کافر" کہہ کر گالی کیوں دیتے ہیں؟ بہت سے نومسلم یہ لفظ سیکھ کر اپنے خاندان اور دوستوں کو "کافر" کہنا شروع کر دیتے ہیں؟ کیا یہ درست ہے؟

جواب:

"کافر" اس شخص کو کہتے ہیں جو انکار کرتا ہے۔

"کافر" لفظ "کفر" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے چھپانا یا انکار کرنا۔ اسلامی اصطلاح میں، "کافر" وہ شخص ہے جو اسلام کی حقیقت کو چھپاتا یا انکار کرتا ہے، اور وہ شخص جو اسلام کا انکار کرتا ہے اسے انگریزی میں "non-Muslim" یعنی غیر مسلم کہا جاتا ہے۔

اگر غیر مسلموں کو (اس لفظ سے) تکلیف ہوتی ہے، تو انہیں اسلام قبول کرنا چاہیے۔

اگر کوئی غیر مسلم لفظ "کافر" یعنی "غیر مسلم" کو گالی سمجھتا ہے، تو وہ اسلام قبول کرنے کا انتخاب کر سکتا ہے، اور پھر ہم اسے کافر یعنی غیر مسلم کہنا بند کر دیں گے۔

مردے کو جلانا حرام ہے

سوال 103:

کیا مردوں کو جلانا اسلام میں ممنوع ہے؟

جواب:

بالکل، مردوں کو جلانا بالکل حرام اور ممنوع ہے۔ حقیقت میں، ہمیں جسم کی تعظیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے، چاہے وہ کسی بھی شکل یا طریقے میں ہو۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ مردہ جسم کو جس پانی سے دھونا ہے وہ نیم گرم ہو، نہ بہت ٹھنڈا اور نہ بہت گرم، یعنی جسم کا ہر لحاظ سے احترام کرنا ضروری ہے۔ اسلام میں جلانے کی اجازت نہیں ہے، اور اس لیے مسلمان ہمیشہ دفن کرنے کا عمل اختیار کرتے ہیں۔

بہت زیادہ سوالات سے بے چینی محسوس کرنا

سوال 104:

میں ایک نو مسلم ہوں اور بعض اوقات لوگ مجھ سے بہت زیادہ سوالات کرتے ہیں، جس سے مجھے کبھی کبھار بے چینی محسوس ہوتی

ہے۔اس صورتحال کو کیسے سنبھالوں؟

جواب:

یہ واضح ہے کہ لوگ آپ سے یہ سوالات کریں گے، "آپ کتنے عرصے سے مسلمان ہیں؟ آپ نے کیسے اسلام قبول کیا؟" یہ دو سوالات آپ کو اپنی زندگی کے باقی حصے میں سننے کو ملیں گے، لہٰذا آپ کے پاس ایک جواب تیار رہنا چاہیے۔جب بھی لوگ آپ سے یہ سوالات پوچھیں گے، ان کی آنکھوں میں چمک ہوگی۔وہ چاہتے ہیں کہ آپ انہیں متاثر کریں اور اپنے حیرت انگیز قصے سے ان کے ایمان میں روزانہ کا اضافہ کریں۔

اگرچہ آپ کے لیے مشورہ یہی ہے کہ آپ شائستگی کا مظاہرہ کریں تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آپ کسی شو کا حصہ نہیں بن رہے ہیں کہ دوسروں کو اپنے بارے میں یا اسلام کے بارے میں اچھا محسوس کرائیں۔بات کو مختصر اور سادہ رکھیں۔جب لوگ یہ سنیں گے کہ آپ چند سال قبل ہی مسلمان ہوئے ہیں تو ابتدا میں ان کا رویہ تحقیر آمیز ہوگا، اور یہ فرض کریں گے کہ آپ کو کچھ نہیں آتا لہٰذا وہ آپ سے کچھ بنیادی سے سوالات کریں گے۔ان کی نیت نیک ہوتی ہے، مگر ایسا جواب تیار رکھیں جو شائستہ بھی ہو اور گفتگو ختم کرنے والا بھی ہو۔آپ کو وہاں کھڑے رہ کر مسکراتے ہوئے یہ سب بار بار برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اچھے طریقے سے کریں مگر مختصر بات کریں، اور یہ جان لیں کہ آپ کو اپنی زندگی یا قبول اسلام کی ایسی تفصیلات شیئر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو آپ بتانا نہیں چاہتے۔

جب لوگ اسلام کو سمجھ نہ رہے ہوں

سوال 105:

میں اپنے خاندان کو اسلام کے بارے میں کتنا ہی سمجھاؤں، انہیں سمجھ نہیں آتا۔اس صورت حال میں کیا کروں؟

جواب:

کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں کہ اگر ہم اپنے خاندان کے افراد کو اسلام کے بارے میں بتائیں کہ یہ کیا ہے، یہ کیوں درست ہے، یہ خواتین پر ظلم کیوں نہیں کرتا، اور یہ دہشت گردی کے بارے میں کیوں نہیں ہے، تو گویا ان کے دماغ میں بلب جل اٹھے گا اور وہ کہیں گے، "تم جانتے ہو، یہ واقعی سمجھ میں آتا ہے! میں اب ناراض نہیں ہوں!" حیران نہ ہوں اگر ایسا لگے کہ یہ ایک کان سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل گیا ہو۔حقیقت یہ ہے کہ وہ آپ کی بات سن رہے ہیں اور اس کو ذہن نشین بھی کر رہے ہیں، لیکن وہ اتنے جذباتی ہیں کہ اس

وقت وہ اس پر اپنی توجہ مرکوز کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ، آپ اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ سوچ سمجھ کر اور منطقی انداز میں گفتگو کرنے کے قابل ہو جائیں گے، لیکن بہت سے معاملات میں یہ فوراً نہیں ہو گا۔ حتیٰ کہ اگر آپ کے خاندان کو اسلام یا مسلمانوں سے کوئی مسئلہ نہ ہو، تو انہیں آپ کے مسلمان ہونے سے مسئلہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ہر سال آپ کو کرسمس ٹری کے نیچے تحائف کھولتے دیکھا ہے اور سفید جوڑے میں آپ کی (مغربی انداز کی) شادی کے خواب دیکھے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک قسم کا نقصان ہے جس سے وہ نبٹ رہے ہیں۔

یہ نہ سمجھیں کہ آپ شروع میں ہی ان سے کافی منطقی انداز میں بات چیت کر سکیں گے (جب تک کہ وہ سوال نہ کریں، اور اگر کریں بھی تو زیادہ توقع نہ رکھیں) اور دل چھوٹا نہ کریں۔

ایک مسلمان بننے میں کتنا وقت لگتا ہے؟

سوال 106:

ایک نومسلم کو مکمل مسلمان بننے میں کتنا وقت لگتا ہے، اور مسلمان بننے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:

جب کوئی اس بات پر قائل ہو جائے اور اس کا مضبوط یقین ہو کہ اسلام وہ سچا مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لیے پسند فرمایا ہے، تو اسے بلاتاخیر اسلام قبول کر لینا چاہیے۔

اسلام میں داخل ہوتے وقت جن بنیادی عقائد کو قبول کرنا ضروری ہے، وہ درج ذیل ہیں:

1. اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ ہی بیٹا اور نہ بیٹی۔ وہ حقیقی معنوں میں واحد ہے، جو تثلیث کے تصور یا کسی اور قسم کی ڈھکی چھپی وحدانیت (توحید) یا کسی بھی بھیس میں چھپے ہوئے شرک کے لیے کوئی جگہ نہیں چھوڑتا۔

2. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، جن کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی اور رسول یا نبی (لفظ کے کسی بھی معنیٰ میں) نہیں آئے گا۔

3. آسمانی کتابوں میں قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو اللہ کے برکت والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی، اور

اس میں درج تمام باتیں سچ ہیں۔

4. آخرت کی زندگی (موت کے بعد) ابدی ہے، جہاں انسان اپنے اچھے اور برے اعمال کے مطابق اس کا نتیجہ دیکھے گا۔

5. تمام تعلیمات جو قرآن مجید اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آئی ہیں، وہ قطعی اور غیر مبہم طور پر سچ اور قابل قبول ہیں۔

جب ایک شخص دل کی گہرائیوں سے اسلام کے ان بنیادی عقائد کو قبول کرتا ہے، اور اپنے سابقہ عقائد کو جو اسلام کے عقائد کے خلاف ہوں رد کر دیتا ہے، تو اسے مسلمان سمجھا جائے گا۔

جہاں تک زبانی اعتراف کا تعلق ہے، اسلام کے عقیدہ کے جمہور علماء کا یہ خیال ہے کہ کسی کو اس دنیا میں مسلمان کہلانے کے لیے زبانی اقرار ضروری ہے، اور اسی پر فیصلے کیے جاتے ہیں، جیسے: شادی کرنا، وراثت حاصل کرنا، مسلمان قبرستان میں دفن ہونا وغیرہ۔

چونکہ دل میں ایمان ایک چھپی ہوئی چیز ہے جس کا کوئی نشان ہونا ضروری ہے، اس لیے جو شخص اپنے دل سے ایمان لاتا ہے (تصدیق بالقلب) اور اپنی زبان سے اقرار نہیں کرتا (اقرار باللسان)، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو مومن شمار ہوگا، لیکن اس دنیا کے فیصلوں کے مطابق وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا۔ (شرح سعد الدین التفتازانی علی عقیدہ نجم الدین النسفی، صفحہ 190، دار البیروتی، دمشق)۔

لہٰذا، اگر آپ اسلام کے بنیادی اور اہم عقائد پر پختہ یقین رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ پہلے ہی مومن سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم، آپ کو اس دنیا میں مومن سمجھا جانے کے لیے اپنی عقیدہ کا اقرار اور اظہار شہادت (ایمان کا اعلان) کے ذریعے کرنا ضروری ہے۔

اسلام قبول کرنا بہت سادہ ہے اور اس کے لیے کوئی خاص طریقہ کار نہیں ہے، جیسے بپتسمہ وغیرہ۔ اسلام قبول کرنے کے لیے مسجد یا کسی ادارے میں جانا ضروری نہیں ہے۔ انسان اپنے طور پر اسلام قبول کر سکتا ہے۔ تاہم، یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایک علم والے مسلمان (ترجیحاً ایک عالم دین) کے پاس جائیں جو آپ کو اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں آگاہ کر سکے اور آپ کو ان عقائد کے قبول کرنے کے لیے مختصر اور جامع الفاظ سکھا سکے۔

عام طور پر اس مقصد کے لیے یہ جملے ادا کئے جاتے ہیں:

1 اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(2) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

"میں اللہ تعالی پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر (جیسا کہ وہ اصل حالت میں اس کے پیغمبروں پر نازل کی گئیں)، اس کے پیغمبروں پر، آخری دن پر اور یہ کہ اچھے اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، اور مرنے کے بعد زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لاتا ہوں۔"

اس لیے آپ کو اسلام کو زبانی طور پر قبول کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ اسلام کو قبول کرنے کے لیے کوئی شرائط یا پیشگی ضروریات نہیں ہیں۔ یہ وہ دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے، اور یہ واحد دین ہے جو آخرت میں ہمیشہ کی سزا سے بچائے گا۔ لہٰذا آگے بڑھیں اور فوراً اسلام قبول کریں، بغیر کسی تاخیر، جھجک یا اسلام کے عمل والے پہلو کے بارے میں سوچے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے،

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(ترجمہ کنزالایمان)

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

(پارہ:3، اٰلِ عمران:19)

قرآن مجید کی ایک دوسری آیت میں اللہ تعالی بیان فرماتا ہے،

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔

(پارہ:3، اٰلِ عمران:85)

اسلام قبول کرنے پر غور کر رہا ہوں مگر ختنہ کا مسئلہ ہے

سوال 107:

میں کیتھولک فرقے کا عیسائی ہوں اور اسلام قبول کرنے پر غور کر رہا ہوں۔ جو بات میں جاننا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے ختنہ کروانا ہر حال میں ضروری ہے؟ یہاں کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے۔

جواب:

مردوں کے لیے ختنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مؤکدہ ہے (یعنی اس پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے) اور یہ اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "فطرت (فطری انسانی طریقے) سے متعلق پانچ اعمال ہیں: ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال اُتارنا، مونچھوں کو تراشنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال صاف کرنا۔" (صحیح البخاری، حدیث نمبر 5550)

مذکورہ بالا کی روشنی میں، نوزائیدہ لڑکوں کا ختنہ بلوغت تک پہنچنے سے پہلے کر دینا چاہیے۔ ایسا نہ کرنے سے اسلام کی ایک اہم خصوصیت کو چھوڑنے کے مترادف ہوگا۔

وہ مرد جو اسلام قبول کرتا ہے اور بلوغت کی عمر سے تجاوز کر چکا ہے، یا ایک بچہ جس کا کسی وجہ سے بلوغت تک ختنہ نہیں کیا گیا، اس کے لیے تین امکانات ہیں:

1. اگر مرد ختنہ کرنے کے عمل کو برداشت کرنے کے قابل ہو اور اس میں اس کے جسم کو نقصان پہنچنے کا کوئی خوف نہ ہو، اور اگر یہ عمل خود اپنے طور پر کیا جائے تاکہ کسی دوسرے شخص کے سامنے ستر کھلنے (ننگے پن) کا مظاہرہ نہ ہو، تو پھر ختنہ کر لینا چاہیے۔

2. اگر کوئی شخص ختنہ کو برداشت کرنے کے قابل ہو اور اس میں نقصان پہنچنے کا کوئی خوف نہ ہو، لیکن اس کے باوجود اس عمل کے دوران دوسرے شخص کے سامنے ستر کھولنا ضروری ہو، تو وہ ایک عورت (جو ڈاکٹر یا نرس ہو) سے شادی کر سکتا ہے جو ختنہ کرنے کے قابل ہو، اور اس کی بیوی اس کا ختنہ کر سکتی ہے۔

3. تیسری صورت یہ ہے کہ جہاں بالغ مرد ختنہ کے عمل کا درد برداشت کرنے کے قابل نہ ہو، یا اس کے جسم کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو۔ ایسی صورت میں، ختنہ سے بچا جا سکتا ہے (اور بچنا چاہیے)۔

اسلام رحم کا مذہب ہے اور صرف وہی حکم دیتا ہے جس کو بجا لانے کی کوئی فرد صلاحیت اور استطاعت رکھتا ہو۔ یہ کبھی بھی ایسی چیز کا

حکم نہیں دیتا جو کسی کی استطاعت سے باہر ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

(ترجمہ کنزالایمان)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

(پارہ:3،البقرۃ:286)

عظیم حنفی فقیہ امام الحصکفی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

"اگر ایک بوڑھا شخص اسلام قبول کرے،اور (طبّی) ماہرین یہ رائے دیں کہ وہ ختنہ کو برداشت نہیں کر سکے گا،تو پھر ختنہ نہیں کرایا جائے گا۔"(الدالمختار،کتاب الختنی،صفحہ 758)

عظیم محدث ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

"اگر بچہ بلوغت کو پہنچ جائے،اور وہ اس قدر کمزور ہو کہ اگر اس کا ختنہ کرایا جائے تو وہ ہلاک ہو جائے گا،تو پھر ختنہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔"(فتح الباری،289/10)

البتہ،یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو شخص ختنہ نہ کرائے تو اسے اپنی شرمگاہ کے غلاف کے نچلے حصّے کو باقاعدگی سے صاف رکھنا چاہیے کیونکہ اسلام میں نماز ادا کرنے کے لیے جسم کی صفائی فرض ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آپ کو اسلام قبول کرنے میں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔اپنے علاقے کے لوگوں کو یہ بتائیں کہ اوپر بیان کردہ کچھ دلائل کی روشنی میں،ایک بالغ شخص کا ختنہ کروانا ضروری نہیں ہے اگر یہ اس کے لیے تکلیف دہ ہو۔اللہ تعالیٰ کے اس عظیم مذہب میں داخل ہوں اور آپ کبھی مایوس نہیں ہوں گے۔

میری نسل کے چند مسلمان

سوال108:

میں ایک سفید فام شخص ہوں اور میں نے اسلام قبول کیا ہے،لیکن اپنے ارد گرد مجھے زیادہ سفید فام مسلمان نہیں نظر آتے۔کیا اسلام

غیر سفید فام لوگوں کا مذہب ہے؟

جواب:

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام لوگوں، تمام جگہوں اور تمام زمانوں کے لیے نازل کیا گیا ہے۔اسے کسی خاص نسل یا قوم کے لیے نازل نہیں کیا گیا ہے۔یہ زندگی گزارنے کا ایک مکمل طریقہ ہے جو قرآن پاک کی تعلیمات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستند روایات پر مبنی ہے۔اگرچہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عرب تھے تاہم یہ فرض کرنا غلط ہوگا کہ تمام مسلمان عرب ہیں، یا یہ کہ تمام عرب مسلمان ہیں۔ حقیقت میں دنیا کے 2 ارب مسلمانوں کی غالب اکثریت عرب نہیں ہے۔

اسلام قبول کرنے کے لیے کسی خاص نسل یا قومیت کا ہونا شرط نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں اس حقیقت کو بہت جامع و مختصر انداز میں دہرایا ہے:

"ہر انسان آدم (علیہ السلام) اور حوا (رضی اللہ عنہا) کی نسل سے ہے، نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو عرب پر کوئی فوقیت حاصل ہے؛ نہ کسی سفید فام کو سیاہ فام پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی سیاہ فام کو سفید فام پر کوئی فوقیت حاصل ہے، سوائے تقویٰ اور اچھے عمل کے۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان ایک ہی بھائی چارہ پر ہیں۔"

اسلام قبول کرنے میں دوسروں کی مدد کرنا

سوال 109:

میں پیدائشی مسلمان ہوں لیکن بدقسمتی سے میں نے اپنے خوبصورت دین کے بارے میں جاننے کے لیے زیادہ وقت نہیں لگایا۔ میرے ایک دوست نے مجھ سے رابطہ کیا ہے اور وہ مسلمان بننا چاہتا ہے لیکن وہ اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیا وہ ابھی بھی مسلمان بن سکتا ہے؟

جواب:

اسلام قبول کرنے کے لئے اسلام کے بارے میں بہت کچھ جاننا ضروری نہیں ہے۔ گواہی کا معنی جاننا کافی ہے۔ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے، تو اس کے لئے دین سیکھنے کا وقت ہوتا ہے۔ جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی دباؤ میں آنا چاہیے۔ چیزوں کو آہستہ آہستہ لیکن اپنے انداز میں آگے بڑھائیں۔ اسلام کی تازہ روح پھونکنے والی خوبصورتی اور آسانی کو سمجھنے کے لیے اور تمام

انبیاء اور پیغمبران اسلام بشمول اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سیکھنے کے لیے بھی وقت دستیاب ہے۔ ایک مسلمان کبھی سیکھنا نہیں چھوڑتا؛ یہ ایک ایسا عمل ہے جو موت تک جاری رہتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "مومن کبھی اچھے چیزوں کو سننے (علم حاصل کرنے) سے تھکتا نہیں ہے یہاں تک کہ وہ جنت پہنچ جاتا ہے۔" (سنن ابو داؤد، حدیث 2686)

بہت سارے گناہ

سوال 110:

میں حال ہی میں مسلمان ہوا ہوں لیکن مجھے یہ فکر ہے کہ میں نے بہت زیادہ گناہ کیے ہیں۔

جواب:

جب کوئی شخص ایمان کی گواہی (شہادت) دیتا ہے، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو وہ بالکل نئے پیدا ہونے والے بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام پچھلے گناہ، چاہے وہ کتنے بھی بڑے یا چھوٹے ہوں، دھو ڈالے جاتے ہیں۔ اس کی سلیٹ صاف ہو جاتی ہے، گناہوں سے پاک، چمکدار اور سفید؛ یہ ایک نیا آغاز ہوتا ہے۔

قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے،

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔

(پارہ:9، الانفال:38)

اسلام کی سچائی کو قبول کرنے کے لیے کسی پر کوئی جبر نہیں ہے۔تاہم،اگر آپ کا دل یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہچکچائیں نہیں۔

قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے،

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

(ترجمہ کنزالایمان)

کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

(پارہ:3،البقرۃ:256)

کچھ لوگ کہتے ہیں، "میں مسلمان بننا چاہتا ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ کچھ گناہ ہیں جو میں نہیں چھوڑ سکتا۔"

اگر کوئی شخص(مرد یا عورت)حقیقت میں یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسے فوراً اسلام قبول کر لینا چاہیے، چاہے اسے یہ یقین ہو کہ وہ گناہ کرتا رہے گا۔جب کوئی شخص زندگی کو کسی بھی اخلاقی اصول کے تحت غیر منطقی طور پر گزارنے کا عادی ہو، تو ابتدا میں اسے اسلام ضوابط کا ایک مجموعہ نظر آ سکتا ہے جنہیں نبھانا تقریباً ناممکن لگے۔ مسلمان شراب نہیں پیتے، مسلمان خنزیر کا گوشت نہیں کھاتے، مسلمان خواتین کو اسکارف پہننا ضروری ہے، مسلمانوں کے لیے دن میں پانچ بار نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مرد اور عورتیں خود کو کہتے ہوئے پاتے ہیں کہ "میں شراب پینا کبھی نہیں چھوڑ سکتا/سکتی"، یا "پانچ بار تو دور کی بات ہے ہر دن نماز پڑھنا ہی میرے لیے بہت مشکل ہو گا"۔

تاہم حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص یہ قبول کر لیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ اللہ کے ساتھ ایک رشتہ قائم کر لیتا ہے، تو پھر ضوابط اور قواعد غیر اہم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی رضا پانے کی خواہش پیدا ہونا ایک تدریجی عمل ہوتا ہے۔ بعض افراد کے لیے خوشگوار زندگی کے اصولوں کو قبول کرنا چند دنوں، بلکہ چند گھنٹوں کا معاملہ ہوتا ہے، جبکہ دوسروں کے لیے یہ ہفتوں، مہینوں، یا یہاں تک کہ سالوں کا وقت لے سکتا ہے۔ ہر شخص کا اسلام کی طرف سفر مختلف ہوتا ہے۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ ایک مومن اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو سکتا ہے

چاہےاس نے کتنے ہی گناہ کیے ہوں۔دوسری طرف،ایک کافر،جو حقیقی رب (اللہ) کے سوا کسی دوسری چیز یا معبود کی عبادت کرتا ہے ،ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔لہذا،اگر آپ کو یہ انتخاب دیا جائے کہ اسلام کو بالکل نہ قبول کیا جائے یا ایک ایسا مسلمان بننا جس سے گناہ کاارتکاب ہو جاتا ہے،تو دوسرا آپشن یقیناً بہتر ہے۔

کیا (ایمان کی) گواہی دیتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

سوال111:

کیاایمان کی گواہی (شہادت) دیتے وقت گواہوں کی ضرورت ہوتی ہےاور وہ کون ہونے چاہئیں؟

جواب:

اسلام قبول کرنے اوراس کے لیے گواہی دینے کا فیصلہ ایک آزادانہ فیصلہ ہے، جس میں کسی شخص پر نہ تو دباؤ ڈالنا چاہئیے نہ ہی اسے دھوکے سے قبول کرنے پر آمادہ کرنا چاہئیے۔یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا معاہدہ ہے،آپ کے اور لوگوں کے درمیان نہیں۔اس لیے گواہوں کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔اسلام قبول کرنے کاارادہ بھی دل میں کیا جاتا ہے، جیسے نماز شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیت کی جاتی ہے،اوراللہ تعالیٰ جو سب سے باخبر ہے،اپنےاس نئے بندے کواس معاہدے میں شامل کرلیتا ہے۔

آج کے مغربی معاشرے میں جہاں مسلم کمیونٹی ایک چھوٹی سی اقلیت ہے،ایسے موقع پر گواہ بننے کا عمل اس بات کو یقینی بنانے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے کہ مسلم کمیونٹی بھی آگاہ ہو جائے تاکہ جیسے نئے مسلمان اس کمیونٹی میں شامل ہوتے جائیں،ان کی دیکھ بھال اور دینی ماحول میں ان کے انضمام میں مدد مل سکے، جیسے جنازہ (میت کی نماز) اور تدفین کے وقت وغیرہ۔

غسل

سوال112:

قبول اسلام کے حوالے سے (سوال ہے کہ) غسل کرنا کب ضروری ہےاوراس کو درست طریقے سے کس طرح کیا جائے؟

جواب:

غسل پورے جسم کو دھونے کا عمل ہے،جو ان حالات پر منحصر ہوتا ہے جن کے لیے آپ غسل کر رہے ہیں۔ان مواقع میں سے ایک

وہ ہے جب کوئی اسلام میں داخل ہو،یعنی کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد،اس سے پہلے نہیں۔شہادت کے اعلان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ذریعے روح تو پاک اور صاف کردی گئی ہے،اور اب وقت ہے کہ جسم کو پاک کیا جائے تاکہ وہ فرائض ادا کیے جا سکیں جو ہر مسلمان پر لازم ہیں۔

پورے جسم کو دھونے کے لیے ناک میں سخت ہڈی تک پانی ڈالنا اور صحیح طریقے سے کلی کرنا کافی ہے۔تاہم، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل یا سنت کے مطابق ہے، بہتر یہ ہے کہ غسل کا آغاز استنجاء سے کریں،اس کے بعد وضو کریں جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے، سوائے پاؤں کے، جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں دھوتے تھے۔پھر جسم کو اچھی طرح دھولیں، پہلے سر اور بال، پھر دائیں جانب، پھر بائیں جانب، اچھی طرح پانی بہائیں، اور آخر میں پاؤں دھولیں۔

حیض کے دوران (ایمان کی) گواہی دینا

سوال113:

کیا کوئی عورت (اپنے ایمان کی) گواہی دے سکتی ہے، جبکہ ابھی حیض جاری ہو؟

جواب:

جی ہاں۔

گوشۂ تنہائی میں رہ کر اسلام پر عمل کرنا

سوال114:

کیا خفیہ طور پر اسلام پر عمل کرنا جائز ہے؟

جواب:

کسی بھی ایسے معاشرے میں جہاں ایک مسلمان ہونا کسی فرد کے لیے مشکل ہو، تنہائی میں اسلام پر عمل کرنا جائز ہے۔یہ ممکن ہے کہ فیملی

والے، کولیگز یا دوست ایسے انداز میں رد عمل ظاہر کریں جس سے تعلقات خطرے میں پڑ جائیں یا اسلام پر عمل کرنا بہت مشکل بن جائے۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہم سب انسان ہیں اور اس لیے کمزوری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ایک بہتر زندگی کی طرف مخلصانہ ارادے کے باوجود، برائی نہ صرف موجود رہتی ہے بلکہ سچے راستے سے ہٹانے کی کوشش میں شدت اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

ایسے حالات میں زندگی کے دیگر کئی فیصلوں کی طرح اور اپنی ذاتی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے، شاید یہ بہتر ہو گا کہ آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ اپنی زندگی کے نئے راستے کے بارے میں مسلمان برادری کے علاوہ اور کن افراد کو اس بارے میں آگاہ کرنا ہے۔

یہ ہم سب مسلمانوں کے لیے بھی بہت اہم ہے کہ کسی دوسرے مسلمان پر کسی خاص صورتحال کے حوالے سے تنقید کرنے سے پہلے محتاط رہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ حالات اس سے ایسا کرنے کا تقاضا کرتے ہوں اور ہم اپنی محدود قابلیت کی وجہ سے ان حالات کو دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر ہوں۔

کلمہ شہادت پڑھ لیا تو جنت میں داخلہ ہو جائے گا

سوال 115:

کیا جنت میں داخل ہونے کے لیے صرف کلمہ شہادت پڑھ لینا ہی کافی ہے؟

جواب:

سب سے پہلے ہمیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

کا مطلب سمجھنا ضروری ہے۔

کیونکہ یہی وہ کلمہ ہے جس پر آپ اللہ تعالی کے ساتھ عہد باندھتے ہیں۔ کسی بھی معاہدے کو کرنے یا اس پر دستخط کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اسے بہت غور سے پڑھیں اور یہ یقینی بنائیں کہ آپ اس کے ہر لفظ کو سمجھتے ہیں۔

اس کا مطلب ہے، 'میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔' یہ عبادت صرف نماز تک محدود نہیں ہے بلکہ

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مسلمان کے لیے ہر چیز عبادت ہے،اس لیے اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو حکم دیا ہے، جو اللہ کو پسند ہے اور جو اس کے بندے کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔آپ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے اور اب یہ ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔

قرآن پاک ہمیں یاد دلاتا ہے،

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(ترجمہ کنزالایمان)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا سب اللہ کے لئے ہے۔

(پارہ:8،الانعام:162)

پھر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی زندگیوں کو کس طرح وقف کریں گے اگر ہم وہ نہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور وہ نہ چھوڑیں جو اللہ کو ناپسند ہے، یہاں تک کہ ہم اس سے جا ملیں، اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کرنا ہی ہماری زندگی کا آخری مقصد ہونا چاہیے؟ ہمیں یہ بھی یاد دلایا جاتا ہے کہ اسلام کی حالت میں مرنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو معاہدہ ہم نے کیا ہے، ہمیں اس معاہدے کی تکمیل کرتے ہوئے اپنی موت تک اپنی زندگی کے تمام فرائض ادا کرنا ہوں گے، اور صرف اسی وقت ہم اس معاہدے سے آزاد ہوں گے۔

کیا شہادت دینے کا سرٹیفیکیٹ ہونا ضروری ہے؟

سوال116:

کیا مسلمان ہونے کے ثبوت کے طور پر شہادت (ایمان کی گواہی) کا سرٹیفیکیٹ ہونا ضروری ہے؟

جواب:

اسلام میں ایسا کوئی تصور نہیں ہے، نہ ہی یہ چیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ملتی ہے، اور نہ ہی علماء اس بات کی وکالت کرتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے والوں کو شہادت کے سرٹیفیکیٹ فراہم کیے جائیں۔ یہ بات بالکل واضح طور پر سمجھ لینی چاہیے کہ اس سرٹیفیکیٹ کا شہادت قبول کرنے کے عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ، اگر کسی اور

وجہ سے، جیسے سفر کے لیے، قانونی مقصد کے لیے، اپنے خاندان کے ضدی افراد کو اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی پر قائل کرنے کے لیے، یا اسلامی تدفین وغیرہ کے لیے اس طرح کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہو، تو اسے ان لوگوں کے لیے دستیاب ہونا چاہیے جنہیں اس کی ضرورت ہو۔

اسلام میں جو چیز ممنوع ہے اس سے آگاہ ہونا

سوال 117:

کسی شخص کو شہادت کا اعلان کرنے کے بعد اُن اعمال سے رک جانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوں، لیکن لوگ صرف اُن چیزوں کے بارے میں جوابدہ ہیں جن کے بارے میں وہ جانتے ہیں۔ اس سے اس بات کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اُنہیں معقول طریقے سے کیا بتایا جائے۔ اس بارے میں آپ کی رہنمائی کیا ہے؟

جواب:

جب آپ کو یہ علم ہو جائے کہ اسلام میں کن چیزوں کو منع کیا گیا ہے تو آپ کو ان سے بچنا چاہیے۔ جو لوگ اس پوزیشن میں ہیں کہ دوسروں کو اسلام کے بارے میں رہنمائی دیں، ان کے لیے ہمیشہ یہ مسئلہ رہتا ہے کہ لوگوں کو کس طرح آگاہ کیا جائے اور انہیں کتنی معلومات دی جائیں۔

چونکہ ہم محض انسان ہیں، اس لیے ہم اسلام میں نئے آنے والے کے ساتھ ہمدردی محسوس کرتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ یہ ان کے ساتھ مہربانی کرنا ہے اگر ہم کچھ ایسی معلومات ان کو نہ بتائیں جس کے لیے ہمارے خیال میں وہ ابھی تیار نہیں ہیں۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، وہ حرام ہے اور نہ صرف ہمیں اپنے آپ کو غلط کرنے سے بچانا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی آگاہی دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم ہر حکم کے پیچھے جو وجوہات ہیں ان سے پوری طرح آگاہ ہوں تاکہ ہماری وضاحت جامع ہو اور معلومات پر مبنی ہو۔

یقیناً یہ معلومات ہمیشہ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وصول کرنے والا زیادہ سے زیادہ شکر گزار ہو، یہ بات پیش نظر رہے کہ موضوع کی نوعیت کیا ہے اور آپ اس موضوع پر کتنی معلومات فراہم کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ اگر ہم خود یا کسی اور کو کسی بھی ایسی چیز کرنے کی اجازت دیں جو اسلام کے قانون (شریعت) کے مطابق ممنوع ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے لیے جوابدہ ہوں گے۔

ڈائنوسورز

سوال118:

ہم یہاں مغرب میں رہتے ہیں اور ہمارے کچھ غیر مسلم دوست ہیں جو ہمارے ساتھ اسلام پر بات کرتے ہیں۔ وہ سائنس اور کائنات کے بارے میں نظریات میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں، اور ان کے پاس ایک سوال ہے: کیا اسلام میں ڈائنوسورز کا ذکر ہے؟ کیا یہ کسی صحیح حدیث میں ثابت ہے؟ چاہے جواب ہاں میں ہو یا نہیں میں، ہمیں انہیں کس طرح جواب دینا چاہیے؟

جواب:

قرآن مجید یا صحیح حدیث میں ان مخلوقات کی موجودگی کو ثابت یا رد کرنے کے لیے کچھ بھی ذکر نہیں کیا گیا۔

یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اس قدر بڑے سائز کی مخلوقات بھی موجود تھیں۔ صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ (cubits) تھا، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو امام البخاری رحمۃ اللہ علیہ (3326) اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (2841) نے نقل کی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ساٹھ ہاتھ لمبے قد کے ساتھ پیدا کیا، پھر فرمایا، جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کس طرح سلام کرتے ہیں، کیونکہ وہ تمہارا اور تمہاری نسل کا سلام ہوگا۔"

تو حضرت آدم علیہ السلام گئے اور کہا، "السلام علیکم" (تم پر سلام ہو) اور انہوں نے جواب دیا، "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" (تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو)۔ تو انہوں نے (الفاظ) 'ورحمۃ اللہ' کا اضافہ کیا۔ ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا، وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں ہوگا۔ انسانوں کا قد وقت کے ساتھ ساتھ آج تک کم ہوتا رہا ہے۔

یہ حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب قیامت کے قریب زمین کی برکتیں واپس آئیں گی، تو اس وقت ایک انار ایک گروہ کے لیے کافی ہوگا، اور وہ اس کے چھلکے کے نیچے سایہ لیں گے، جیسا کہ صحیح مسلم (حدیث 2937) میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اللہ کی طرف سے یاجوج ماجوج کی تباہی کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جسے کوئی مٹی یا بال کا گھر نہیں روک سکے گا؛ وہ زمین کو دھو ڈالے گی اور وہ چمکدار آئینے کی طرح ہو جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل نکال اور اپنی برکات واپس کر دے۔ اس دن ایک گروہ ایک انار سے کھائے گا اور اس کے چھلکے کے نیچے سایہ لے گا۔ دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی تعداد کے لیے کافی ہوگی، اور

ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگی، اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک خاندان کے لیے کافی ہوگی۔"

خلاصہ یہ کہ اسلام اس مخلوق کی موجودگی سے انکار نہیں کرتا کہ یا یہ کہ وہ اتنی بڑی تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب ان کی عمروں اور ان کی شکلوں اور زندگیوں کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں، تو یہ سائنس اور قیاس کا میدان ہوتا ہے۔ مسلمان کو اس میں مشغول نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس پر وقت ضائع کرنا چاہیے یا یہ یقین کرنا چاہیے کہ یہ اس کے دینی عہد یا ایمان پر کوئی اثر ڈالتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قرآن مجید اور سنت لوگوں کو ہدایت دینے اور انہیں صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل ہوئے ہیں؛ ان کی توجہ کا مرکز تاریخ، جغرافیہ، ارضیات یا حیاتیات نہیں ہے، اگرچہ ان میں ان شعبوں سے متعلق بہت سے حقائق ہیں۔ جانوروں کی کچھ قسم ایسی ہیں کہ جن کا ذکر قرآن مجید اور سنت میں بالکل نہیں کیا گیا، حالانکہ وہ اس وقت موجود تھے جب قرآن مجید نازل ہوا تھا۔

مسجد کی طرف سے مفت کھانے اور پناہ گاہ کی پیشکش

سوال 119:

ایک مسجد نے ایک چرچ میں مفت پناہ اور کھانے کی پیشکش کی تشہیر کی ہے جو کرسمس کی تقریب کے دوران منعقد ہوتا ہے، کمیونٹی کے یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ ایک چرچ ہے جس کی مسجد تشہیر کر رہی ہے، پھر بھی جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں "اس میں کیا غلط ہے؟ "

کیا یہ عمل کفر کے درجے تک پہنچ چکا ہے، کیونکہ بلاشبہ ہر مسلمان جو (اسلام کی) دعوت کے طریقوں پر عمل کرتا ہے (چاہے اس کا نظریہ کچھ بھی ہو) اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ عیسائی ان امداد میں دی گئی سہولتوں کو اپنے ہی دعوتی کام کے طور پر استعمال کرتے ہیں، جو کہ مسلمان کے عقیدہ اور منہج کے خلاف ہے۔

کیا ایک مسلمان پر یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے لوگوں پر، اور ان لوگوں پر جو ان کے اعمال کا دفاع کرتے ہیں، حجت قائم کرے کہ انہوں نے ایسا عمل کیا ہے جو کفر کے درجے تک پہنچ چکا ہے اور انہیں دائرہ اسلام سے باہر کر دیا ہے؟ یا یہ کسی مسلمان کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ حجت قائم کرے کیونکہ یہ وہ معاملات ہیں جو 'علم الضرورۃ' (فرض علوم) سے تعلق رکھتے ہیں؟

جواب:

یہ جائز نہیں ہے کہ کسی عیسائی کو چرچ میں لے جایا جائے، کیونکہ یہ گناہ میں تعاون کے دائرے میں آتا ہے؛ بلکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے، کیونکہ چرچ میں وہ واضح شرک سنا جائے گا، جیسے کہ ان کا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بیٹا ہے! اس کے حکم اور ایک عیسائی کو ان کے کسی مذہبی تہوار کے موقع پر چرچ کی طرف رہنمائی کرنے اور اسے فروغ دینے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ یہ اور بھی بڑا گناہ ہے،

کیونکہ اس میں جھوٹ پر مبنی مذہبی تہواروں میں تعاون کرنا شامل ہے۔ توان کا یہ عمل دو بڑے گناہوں میں مدد کرنا ہے: ایک گناہ چرچ جانے کااور دوسرا گناہ ان کے مذہبی تہوار میں شرکت کا۔

عیسائیوں کی ان کے تہواروں کی تیاری اور منانے میں مدد کرنا حرام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چرچ میں کرسمس کے موقع پر منعقد ہونے والی سرگرمیاں واضح طور پر اس تہوار کا جشن منانے کے زمرے میں آتی ہیں۔

اسی بنیاد پر، وہ لوگ جو عیسائیوں کے مذہبی تہواروں کو فروغ دیتے ہیں اور لوگوں کو ان کی جگہوں کے بارے میں بتاتے ہیں، شدید خطرے میں ہیں، اور بلاشبہ اس عمل کے ذریعے وہ ایک بڑے گناہ میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

کسی بھی مسلمان کے لیے غیر مسلموں کے تہواروں کے حوالے سے ان کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون کی اجازت نہیں ہے، جس میں ان کے تہواروں کا اعلان کرنا بھی شامل ہے۔

کیا عیسائیوں کی جانب سے کرسمس کا جشن اصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، جو کہ ایک انسان اور نبی تھے، کی پیدائش کا جشن ہے؟

جواب ہے کہ: نہیں؛ بلکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "خدا" یا "خدا کا بیٹا" مانتے ہوئے ان کا جشن مناتا ہے! اللہ تعالیٰ ان کے کہے سے پاک اور بلند ہے۔ تو ایک مسلمان کیسے یہ مان سکتا ہے کہ یہ کسی نبی کی پیدائش کا جشن ہے، جبکہ ان کے نظریے کے مطابق وہ "خدا" یا "خدا کے بیٹے" ہیں؟

تاہم، ایسے واقعات میں شرکت یا ان کی مدد کرنا ضروری نہیں کہ کفر کے زمرے میں آتا ہو جو کسی کو اسلام کے دائرے سے خارج کر دے، بشرطیکہ ایسا کرنے والا ان کے مذہب کو حق نہ سمجھے۔ لہٰذا ہماری رائے میں آپ کے لیے یہ کافی ہے کہ آپ ان کی مذمت کریں، انہیں نصیحت کریں اور ان پر زور دیں کہ وہ اپنے اس عمل کو ترک کر دیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ ان کے عمل کے حکم (فتویٰ) پر توجہ مرکوز کریں اور یہ فیصلہ کریں کہ یہ کفر ہے یا نہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ ان کا عمل حرام ہے، اور آپ انہیں ان کے اس عمل سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔

غیر مسلم کو تعویذ (رقیہ) دینا

سوال 120:

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا کسی غیر مسلم شخص کو بطورِ دعوتِ اسلام تعویذ دینا (رقیہ کرنا) جائز ہے؟ یعنی اگر اس (تعویذ) کے اچھے نتائج برآمد ہوں تو وہ شخص اسلام میں دلچسپی لینا شروع کر دے اور بعد میں اسلام قبول کر لے۔ یقیناً، اس شخص کو یہ بھی بتایا جائے گا کہ تعویذ یا رقیہ میں خود کوئی طاقت نہیں ہے، بلکہ جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

جواب:

اس میں کوئی وجہ نہیں کہ ایسا نہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں شفا رکھی ہے، جیسا کہ شہد، زیتون کے تیل اور دیگر چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ یہ سب شفا کے ذرائع ہیں اور شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا، اس شخص کے لیے رقیہ کرنے یا تعویذ دینے میں کوئی حرج نہیں، خاص طور پر جب آپ کو امید ہو کہ یہ غیر مسلم شخص مسلمان ہو سکتا ہے۔

اس بات کی حمایت میں ایک صحیح حدیث بھی ہے کہ غیر مسلم کو تعویذ دینا جائز ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ سفر پر روانہ ہوا اور سفر کرتے کرتے ایک عرب قبیلے کے قریب پہنچے۔ (یہ لوگ یا تو غیر مسلم تھے یا بہت کنجوس تھے)۔ انہوں نے ان سے مہمان نوازی کی درخواست کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا اور انہوں نے ہر ممکن علاج آزمایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر ان میں سے کچھ نے کہا، کیوں نہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو قریب ہی ٹھہرے ہوئے ہیں؟ شاید ان کے پاس کچھ ہو۔ تو وہ ان کے پاس گئے اور کہا: "اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہم نے ہر ممکن علاج آزمایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ ہے؟" ان میں سے ایک شخص نے کہا: "ہاں، اللہ کی قسم! میں اس کے لیے تعویذ/رقیہ کروں گا، لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے مہمان نوازی کی درخواست کی تھی اور تم نے ہمیں کچھ نہیں دیا، اس لیے ہم تمہارے لیے رقیہ نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہمیں اس کے بدلے میں کچھ نہ دو۔" تو انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر اتفاق کر لیا، پھر اس شخص نے اس پر پھونک مارنا شروع کیا اور سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کی۔ پھر وہ (سردار) تیزی سے شفایاب ہو گیا اور چلنے لگا، اور اس میں کوئی مسئلہ باقی نہیں رہا۔ پھر انہوں نے وہ چیز انہیں دے دی جس پر وہ متفق ہوئے تھے، اور بعض صحابہ نے کہا، "چلو، اسے آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔" جس شخص نے رقیہ کیا تھا، اس نے کہا، "تم کچھ نہیں کرو جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ پہنچ جائیں اور جو کچھ ہوا انہیں بتا دیں، پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ ہمیں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔" تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ رقیہ ہے؟" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، "تم نے درست کام کیا۔ اسے آپس میں تقسیم کر لو، اور مجھے بھی ایک حصہ دو۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے۔ (صحیح البخاری 2276؛ صحیح مسلم 2201)۔

حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت سے رقیہ کرنا جائز ہے، اور یہ اسی زمرے میں آتا ہے جس میں ذکر اور دعاء ماثورہ (قرآن وسنت میں ذکر کردہ دعائیں) شامل ہیں، اور دیگر دعائیں بھی بشرطیکہ یہ قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوں۔

جدید (ماڈرن) دنیا میں اسلام کی عظیم کامیابی

سوال 121:

جدید دنیا میں اسلام کی مسلسل کامیابی کی وجہ کیا ہے؟

جواب:

ترقی یافتہ دنیا اور دیگر جگہوں پر اسلام کو مسلسل کامیابی اس لیے ملی ہے کیونکہ اس کی دعوت انسانیت کی فطرت یا قدرتی میلانات کے مطابق ہے، اور یہ بہترین انسانی اقدار کا حامی ہے جیسے کہ برداشت، محبت، رحم، سچائی اور خلوص۔

اسلام لوگوں کو تعلیم (وتربیت) دیتا ہے اور صالح اعمال، اچھے آداب اور نیکی کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس کی دعوت دوسری دعوتوں سے اس کے حقیقت پسندانہ نقطہ نظر، توازن اور اعتدال کی وجہ سے ممتاز ہے۔ اسلام روح اور جسم دونوں پر یکساں توجہ دیتا ہے۔ یہ نہ تو جسمانی خواہشات کو دبا دیتا ہے اور نہ ہی اس حوالے سے اعتدال سے تجاوز کی اجازت دیتا ہے؛ بلکہ یہ دنیا کی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کی فطری تمنا اور ان ممنوع خواہشات کے درمیان فرق کرتا ہے جو بے راہ روی اور گمراہی کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔

لوگ اسلام کو اس لیے اختیار کرتے ہیں کیونکہ اس میں انہیں تحفظ، راحت اور امن ملتا ہے، وہ اپنی مشکلات کا حل اس میں پاتے ہیں، اور اس کے ذریعے وہ اپنی الجھنوں، اضطراب اور زیاں کے احساسات سے چھٹکارا پا لیتے ہیں۔

اسلام فطرت کا دین ہے، وہ قدرتی میلانات یا ڈھانچہ جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسی وجہ سے صحیح عقل و فطرت والے لوگ اسلام کو قبول کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'کوئی ایسا بچہ نہیں ہے جو فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا نہیں ہوتا، پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی (آگ کے پجاری) بنا دیتے ہیں۔' (رواہ البخاری، حدیث 1359)

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حق سیکھنے، توحید خالص کو قبول کرنے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ان کا فطری رجحان اسلام سیکھنے اور اسے پسند کرنے کی طرف ہوتا ہے، لیکن غلط تعلیم، کافرانہ ماحول، ان کی اپنی خواہشات اور آرزوئیں اور جنوں و انسانوں میں موجود شیطان انہیں سچائی سے دور کر دیتے ہیں۔ انسان بنیادی طور پر توحید کی طرف مائل ہے، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "میں نے اپنے تمام بندوں کو 'حنفا' (خالص موحد) پیدا کیا تھا، لیکن شیطانوں نے انہیں ان کے دین سے منحرف کر دیا۔"
(رواہ مسلم، حدیث 6853، روایت: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ)

اسی وجہ سے وہ شخص جو کفر کے بعد مسلمان ہوتا ہے، اس کو "اسلام کی طرف لوٹنا" کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ کہنا زیادہ درست ہے بجائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ اس نے "اپنا عقیدہ یا مذہب تبدیل کیا"۔ جب اسلام کسی ایسے ملک میں داخل ہوتا ہے جہاں قوم پرستی یا جاہلیت کے بڑے اثرات موجود نہ ہوں، تو یہ اپنی طاقت اور کم رکاوٹوں کی وجہ سے تیزی سے پھیلتا ہے۔

آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ اسلام تمام لوگوں کے لیے موزوں ہے، چاہے وہ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ، مرد ہوں یا عورت، بوڑھے ہوں یا جوان؛ ہر شخص اس میں وہ کچھ پا لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور جس کی اسے ضرورت ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں، وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ملک کی تہذیب اور قوانین، جو انسانوں کی خواہشات اور آرزوؤں پر مبنی ہیں، نے ان پر کتنے ظلم کیے ہیں، اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کے لوگ کس حد تک ذہنی کرب میں زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ

ٹیکنالوجی میں ترقی، ایجادات کی کثرت اور جدید انتظامی نظام میں پیش رفت کے باوجود نفسیاتی بیماریوں، اعصابی دباؤ، پاگل پن اور خودکشیوں کا کتنا زیادہ رجحان ہے۔ یہ سب اس لیے ہے کہ ان چیزوں کا تعلق (انسان کے) صرف جسمانی اور ظاہر سے ہوتا ہے، جبکہ یہ باطن کو نظر انداز کر دیتی ہے اور قلب و روح کو پرورش اور نشو نما میں ناکام رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ۝۷

(ترجمہ کنزالایمان)

جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں۔

(پارہ:21، الروم:7)

جب تک اسلام کے لیے کام کرنے والے مخلص رہیں گے، اس کے پیروکار اس پر قائم رہیں گے، اس پر ایمان رکھیں گے، اور اس کے احکامات پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اسلام کامیابی حاصل کرتا رہے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کچھ لوگ اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں یا کوتاہی کرتے ہیں لیکن یہ اسلام کی کامیابی کو نہیں روک سکتی؛ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی بھی اس کی خوبصورتی کو خراب نہیں کر سکتا۔ اس کا نور اس وجہ سے مدھم نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ اسے ترک کر دیں یا اس پر عمل کرنے میں ناکام ہو جائیں۔ انسانیت کو ترقی، تہذیب کے راستے میں اور ظلم و دشمنی کی تاریکیوں سے نکال کر بلند کرنے کے لیے اسلام نے جو کچھ دیا ہے، وہی اس کے لیے کافی فخر ہے۔

کیتھولک ہے لیکن تہوار نہیں منا سکتی

سوال 122

ایسا کیوں ہے کہ ایک کیتھولک لڑکی جس کی ایک مسلمان مرد سے شادی ہوئی ہے وہ اپنے مذہبی تہوار نہیں منا سکتی؟ اگرچہ اس نے ایک مسلمان سے شادی کی ہے، پھر بھی وہ ایک کیتھولک ہے۔ کیا اسے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے؟

جواب:

اگر ایک عیسائی لڑکی کسی مسلمان مرد سے شادی کرنے پر راضی ہوتی ہے، تو اسے ان چند باتوں سے آگاہ ہونا چاہیے:

1. اگر ایک عیسائی لڑکی کسی مسلمان مرد سے شادی کرنے پر راضی ہوتی ہے، تو اسے ان چند باتوں سے آگاہ ہونا چاہیے: بیوی

کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے، بشرطیکہ یہ کسی گناہ پر مبنی نہ ہو۔ اس معاملے میں مسلمان بیوی اور غیر مسلم بیوی کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اگر شوہر اسے کسی ایسی بات کا حکم دیتا ہے جو گناہ نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ حق دیا ہے کیونکہ وہ خاندان کے نگراں ہیں اور اس کے ذمہ دار ہیں، اور خاندانی زندگی تبھی خوش اسلوبی سے چل سکتی ہے جب اس کے اراکین میں سے ایک فرد انچارج ہو اور اس کی بات سنی جائے اور مانی جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرد کو یہ اجازت ہے کہ وہ اس حق کا غلط فائدہ اٹھائے یا اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ بدسلوکی کرے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے نبھائے، مخلصانہ نصیحت کرے اور ان سے مشورہ کرے۔

لیکن زندگی میں ایسے بہت سے معاملات ہوتے ہیں جنہیں فیصلہ کن انداز میں حل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک عیسائی لڑکی کو کسی مسلمان سے شادی کرنے سے پہلے یہ اصول سمجھنا ضروری ہے۔

2. اسلام عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کو جائز قرار دیتا ہے، یعنی ایک مسلمان مرد کو ایسی عورت سے شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہے۔ شوہر کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ وہ اُسے مسلمان بنانے پر مجبور کرے یا اُسے اپنے مذہب کی پیروی کرنے سے روکے۔ لیکن اُسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُسے گھر سے باہر جانے سے منع کرے، چاہے وہ چرچ جانے کے لئے جارہی ہو، کیونکہ اُسے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اُسے یہ بھی حق ہے کہ وہ اُسے گھر میں کھلے عام برائی کرنے سے روک سکے، جیسے کہ بتوں کا نصب کرنا یا گھنٹیاں بجانا۔

اس میں خود ساختہ تہوار جیسے ایسٹر کا جشن منانا بھی شامل ہے، کیونکہ یہ اسلام کے مطابق ایک برائی ہے اور اس میں جھوٹے عقائد بھی شامل ہیں، یعنی یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام کو قتل کر کے مصلوب کیا گیا، پھر قبر میں ڈالا گیا، اور پھر وہ اس سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی عیسیٰ علیہ السلام نہ تو قتل ہوئے اور نہ مصلوب ہوئے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ آسمانوں کی طرف اٹھالیا۔

شوہر کو اپنی عیسائی بیوی کو ان کے عقائد ترک کرنے پر مجبور کرنے کا حق نہیں ہے، لیکن وہ ان کے جھوٹے عقائد کا کھل کر اظہار کرنے کی مذمت کر سکتا ہے۔ ہمیں اس کے دین پر عمل جاری رکھنے کے حق اور اس کے گھر میں کھلے عام برے کاموں کے اظہار کے درمیان فرق کرنا ہوگا۔ ایک مثال یہ ہو سکتی ہے کہ اگر بیوی مسلمان ہو لیکن وہ کچھ ایسی چیز کو جائز سمجھتی ہو جو اس کے شوہر کے نزدیک حرام ہو، تو شوہر کو اسے ایسا کرنے سے روکنے کا حق ہے، کیونکہ وہ خاندان کا ذمہ دار ہے اور وہ جو کچھ غلط سمجھتا ہے اس کی مذمت کرنا اس پر فرض ہے۔

3. علماء کی اکثریت کا موقف یہ ہے کہ شریعت کے متعدد مسائل میں غیر مسلموں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے، جیسے کہ ایمان لانے کا حکم اس میں شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں، وہ غیر مسلموں کے لیے بھی حرام ہیں، جیسے شراب پینا، سور کا گوشت کھانا وغیرہ۔ شوہر کو اپنی بیوی کو ان اعمال سے روکنا چاہیے جو ان حرام چیزوں میں شامل ہوں۔

نفاس کا خون جاری ہونا

سوال 123:

ایک غیر مسلم عورت - جو پہلے ہی ایک غیر مسلم مرد سے شادی شدہ ہے، اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ اگر وہ نفاس کی حالت میں اسلام قبول کرتی ہے اور اس کا شوہر اس سے انکار کرتا ہے، تو کیا اس کے لیے کوئی عدت ہو گی؟ اگر ہاں، تو وہ کیا ہو گی؟

جواب:

اول: اس خاتون کو اسلام قبول کرنے میں جلدی کرنا چاہیئے، جو سچا دین ہے اور فطری انسانیت کا دین ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے منتخب کیا ہے؛ جو بھی کسی اور دین کو اختیار کرتا ہے، وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت کے دن وہ خسارے میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس کے دل کو اسلام کے لیے کھول دیا، کیونکہ یہ تمام برکات میں سب سے بڑی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اسے ثابت قدم رکھے اور اسے الجھن سے بچائے۔ حالت نفاس یا حیض میں بھی کلمہ شہادت درست ہے۔

دوم: جہاں تک غیر مسلم شوہر سے اس کے رشتے کا تعلق ہے تو جب وہ مسلمان ہو جائے، تو اپنے غیر مسلم شوہر کے ساتھ تعلقات ختم کر دینے چاہیے؛ حقیقت میں، اُسے اس سے علیحدہ رہنا چاہیے اور عدت گزارنی چاہیے۔

اکثر علما کے نزدیک، اُسے اسی طرح عدت گزارنی چاہیے جیسے ایک طلاق یافتہ عورت کو گزارنی ہوتی ہے۔ اگر وہ حاملہ ہو تو اُسے عدت اُس وقت تک گزارنی چاہیے جب تک کہ وہ بچہ نہ جنے؛ اور اگر وہ حاملہ نہ ہو، تو اُس کی عدت تین حیض والے مہینوں کی ہو گی جو ماہواری والی عورتوں کے لیے ہے، اور تین قمری مہینے ان عورتوں کے لیے جن کی حیض کی عمر گزر چکی ہے۔

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ عورت ان خواتین میں سے ہے جنہیں حیض آتا ہے، کیونکہ وہ حال ہی میں نفاس کی حالت میں تھی۔ لہٰذا اس کی عدت حیض کے تین مکمل چکر ہوں گے، جو اس وقت سے شروع ہوں گے جب وہ اسلام قبول کرے گی۔ یہ بات یاد رکھی جائے کہ اس کے نفاس کا وقت عدت کا حصہ نہیں شمار ہوتا۔ بلکہ نفاس کا عدت سے کوئی تعلق نہیں ہے؛ اُسے نفاس کے ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا، پھر اُس کے بعد اُسے حیض آئے گا اور وہ پاک ہو جائے گی، پھر اُسے دوسرا حیض آئے گا اور وہ پاک ہو جائے گی، پھر اُسے تیسرا حیض آئے گا اور وہ پاک ہو جائے گی۔ اس کے بعد اُس کے تین حیض کے چکر مکمل ہو جائیں گے اور اس کی عدت ختم ہو جائے گی، چاہے حیض کے درمیان کا وقت طویل ہو یا مختصر۔

لہٰذا حیض کو عدت کا حصہ شمار کیا جاتا ہے، جبکہ نفاس کو عدت کا حصہ شمار نہیں کیا جاتا۔

سوم: اسے عدت گزارنی ہو گی۔ لیکن اگر اس کا شوہر اس دوران مسلمان ہو جائے، تو وہ دونوں میاں بیوی رہیں گے، اور نئے نکاح کی ضرورت نہیں ہو گی۔

فیضانِ اسلام ڈیپارٹمنٹ کے چند اہم مقاصد و اہداف

پوری دنیا میں خوبصورت مذہب اسلام کی روشنی پھیلانا۔

شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) کے مثبت ذہن اور خوبصورت اخلاق کو سامنے رکھتے ہوئے نئے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت دینا۔

نئے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات اور آداب کے مطابق تعلیم دینا، تاکہ ان میں اسلام کی بنیادی اقدار جیسے کہ اچھے اخلاق، ہمدردی اور کردار سازی وغیرہ پیدا کی جا سکیں اور انہیں معاشرے کا باکردار اور تعمیری فرد بنایا جا سکے۔

نئے مسلمانوں، ان کے بچوں اور خاندانوں کو جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی، دارالمدینہ اور دیگر مختلف کورسز کے پلیٹ فارم سے تعلیمی مواقع فراہم کرنا۔

دینِ حق قبول کرنے کی وجہ سے آزمائشوں میں گھر جانے والے نئے مسلمانوں کی مدد کرنا، انہیں ان مشکلات سے نکالنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔

978-969-722-690-0
01013448

Aalami Madani Markaz, Faizan-e-Madinah, Mahallah Saudagaran
Purani Sabzi Mandi, Bab-ul-Madinah, Karachi, Pakistan
UAN: +92 21 111 25 26 92 | Ext: 7213
Web: www.maktabatulmadinah.com | E-mail: feedback@maktabatulmadinah.com